

تیرے عشق میں - از - ماہا گل رانا - کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri



کتاب نگری

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

# تیرے عشق میں

ماہاگل رانا

کیا تم پھر مجھے چھوڑ دو گی لہجے میں بے بسی اور دکھ شامل تھا  
وہ کچھ دیر اس کی طرف دیکھتی رہی اور پھر آہستہ سے دو قدم چل کر اس کے بالکل قریب آ کر اس کے دونوں  
ہاتھ تھام کے باقی کا بھی فاصلہ ختم کر کے اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی لگا کر ایک لمبی سانس کھینچ کر اس کی خوشبو کو  
محسوس کیا

www.kitabnagri.com

تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے اپنا ایک ہاتھ اس کے بائیں گال پر رکھا شاہ میر نے سکون سے اپنی آنکھیں بند کر لی جب کہ  
وہ کہہ رہی تھی تمہیں پتا ہے کی تم میرا عشق ہو تم ہوتے ہو تو مجھے لگتا ہے کہ زندگی ہے لیکن کچھ چیزیں اور لوگ  
ہمیشہ ادھورے ہی رہ جاتے ہیں ان کے نصیب میں مکمل ہونا نہیں لکھا ہوتا اور شاید کچھ رشتے بھی مجھے معاف کر

دینا۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

ماضی کچھ سال پہلے

یہ ایک بہت ہی خوبصورت بنگلہ تھا۔ جس میں اکرام صاحب اپنی چھوٹی سی فیملی کے ساتھ رہتے ہیں ان کی عائشہ بیگم سے پسند کی شادی تھی جو کہ ان کی کلاس فیلو تھی۔ شادی کے دو سال بعد اللہ نے ایک خوبصورت بیٹے سے نوازا۔

جس کا نام ماہر اکرام شاہ رکھا بیٹے کی پیدائش کے تین سال بعد اللہ نے بیٹی جیسی رحمت سے نوازا تو اکرام صاحب کی تو دنیا ہی مکمل ہو گئی جس کا نام انہوں نے دیا اکرام شاہ رکھا۔  
وقت جیسے پر لگا کہ گزر گیا ماہر اٹھا رہ جب کہ دیا پندرہ سال کی ہو گئی۔

بابا دیا نے کھانا کھاتے ہوئے اکرام صاحب کو پکارا جی بابا کی جان  
ہا ہا بابا جان تو آپ کی ماما ہے ہم تو جان کے ٹکڑے ہیں اس بات پر اکرام صاحب کے ساتھ ساتھ ماہر نے بھی قہقہہ لگایا جب کہ عائشہ بیگم اپنی منہ پھٹ اولاد کو شرمندگی سے گھور بھی نہ سکی

اچھا بتائیے کیا کہنا تھا بابا میں وہ کہہ رہی تھی کہ میں کس کالج میں ایڈمیشن لو جو کالج آپ کو اچھا لگے اس میں لے لیں یا پھر ماہر کا کالج بھی اچھا تھا وہی لے لیں

www.kitabnagri.com

جی پاپا میں بھی یہی سوچ رہی تھی اور بھائی کا کالج تو مجھے ویسے بھی بہت پسند ہے تو کل میں اپنے ڈاکو منٹس ریڈی رکھو گی پھر ہم ساتھ جائیں گے نہیں بیٹا کل تو میں بیزی ہو گا تم ایسا کرنا اپنی ماما یا ماہر کے ساتھ چلی جانا جی پاپا میں لے جاؤ گا مجھے ویسے بھی اپنے کچھ ٹیچرز سے ملنا ہے اوکے اب جلدی سے کھانا کھاؤ اور جا کر سو جاؤ دونوں پھر صبح میں جلدی اٹھا دوں گی

میرا تو ہو گیا شب بخیر پاپا ماما



## Posted On Kitab Nagri

اوکے تو میں بھی ذرا باہر واک کر کے آکر سو جاؤ گا میری طرف سے گڈنائٹ

کچھ دن بعد

تمہیں پتا ہے منہا یہاں سے جو لڑکا ٹاپ کر کے گیا تھا نہ وہ اپنی بہن کو لے کہ آیا تھا ایڈمیشن کے لیے کیا بتاؤں یار  
کتنا ہنڈسم تھا میں تو لائن کروانے کی کوشش بھی کی لیکن اس کی وہ گھمنڈی بہن ساتھ تھی  
منہا جو کب سے اپنی دوست کی بات سن رہی تھی اس بات پہ ہنسنے لگی اچھا ہوا تمہیں بھی تو کوئی اور کام نہیں ہے  
بہن کے بہانے سہی کوئی لڑکا بچ تو گیا نہ اگر اس لڑکے کی بیوی مجھے ملے تو میں اسے کہو گی اپنی نند سے بہت پیار کرنا  
کیونکہ اس کی وجہ سے تمہارا شوہر ایک آفت سے محفوظ رہا ہے جب کہ فخر اپنے مذاق بن جانے پہ منہ مسوس کہ  
رہ گئی ہا ہا ہا یار مذاق کر رہی تھی تم بتاؤ بھی پھر کیا ہوا منہا کو پتا تھا کہ اب وہ ناراض ہوئی ہے تو اپنی پسندیدہ موضوع  
کو شروع کرنے سے ہی مانے گی  
ہاں نہ یار میں بتا رہی تھی کہ اس کی بہن ساتھ تھی ورنہ ہیلو ہائے تو کر ہی لیتی میں اور یار ایک بات تو بتانا بھول ہی  
گئی میں

بات اور وہ بھی تم بھول گئی یہ آج سورج کس طرف سے طلوع ہوا ہے منہا نے پھر سے اس کا مذاق بناتے ہوئے  
کہا اسے پتا تھا ایسی باتوں سے کتنی جلدی چڑجاتی ہے جس کے نتیجے میں یا تو خاموشی ہوتی ہے یا پھر مزید شور  
یار رررر ایسے تو نہ کہو دیکھو میں ہی ایک تمہاری اچھی فرینڈ ہوں تم تو بورنگ اور انتہائی آدم بیزار اگر میں ہی

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں کچھ نہ بتاؤ تو مجھے اتنا یقین ہے تمہیں تو ہماری سب ٹیچرز کے نام بھی نہ پتا ہو شکر کیا کرو کہ تمہیں اتنی سوشل اور ایکٹیو فرینڈ ملی ہے

جی بالکل شکر کے ساتھ شکرانے کے نفل بھی

ہاں پڑھ سکتی ہو لیکن رہنے دو میں نے سنا ہے جس چیز کا جتنا شکر ادا کرے تعالیٰ اور عطا کرتا ہے تم شکر کرنے جاؤ دو چار اور میری جیسی اٹھالاؤ

تو بے ہے یار اچھا بات تو بتا دو پھر چھٹی ہونے والی ہے اور بابا ٹائم پہ آئیں ہوتے ہیں

ہاں میں بتا رہی تھی وہ لڑکی ہماری کلاس میں ہی آئی ہے اور دو ایڈمیشن اور ہوئے ہیں اب دیکھو کب سے جوائن کرتے ہیں اوووو چلو جب آئیں گے دیکھا جائے گا اور تم اب اس لڑکی سے دوستی کر لینا کیا پتا بھابھی بنالے تمہیں نہیں یار منہا اتنی سڑیل نند نہیں چاہیے میں اپنا یہ کرش اس کی بہن کی وجہ سے قربان کرتی ہوں اب جلدی چلو لیٹ ہونے پہ تمہارے ابا حضور نے مجھے قربان کر دینا ہے۔

Kitab Nagri

آج اس کا پہلا دن تھا اسی لیے تھوڑی نروس تھی نروس وہ لوگوں کی وجہ سے نہیں اپنے بھائی کی نصیحتوں کی وجہ سے تھی جو کے پورے راستے یہی بولتے آیا تھا دیکھو دیا میری کالج میں بہت عزت تھی اور ہے بھی سبھی ٹیچرز مجھے جانتے ہے کوئی الٹی سیدھی حرکت نہ کرنا اور اپنا غصہ اور

اپنے منہ کا بھی کم استعمال کرنا کیا مطلب بھائی میں زیادہ بولتی ہوں نہیں بے بی تم زیادہ نہیں بولتی بس دوسروں کی بولتی بند کر دیتی ہو اور کسی کو ایڈیٹیو ڈنہ دکھانا کیونکہ دو سال تمہیں یہی ہو اور یہی دن بعد میں یاد آتے ہے

## Posted On Kitab Nagri

سب سے اچھے سے رہنا کالج کی بیل سے ایک دم سے وہ اپنے خیالات سے باہر آئی اور ارد گرد دیکھا تو سٹوڈنٹس اپنی کلاس میں جارہے تھے

جلدی جلدی سے وہ اپنی کلاس میں پہنچی شکر تھا ابھی ٹیچر نہیں آئی تھی فرسٹ رو میں تو وہ مرکہ بھی نہ بیٹھتی اسی لیے تھرڈ رو میں جا کہ بیٹھ گئی جب تک وہ بیٹھی کلاس کہ دوسرے بچوں نے بھی آنا سٹارٹ کر دیا منہا اور فجر جوا بھی آئی تھی نئی سٹوڈنٹ کو دیکھ کہ اسی کے ساتھ بیٹھ گئی ہائے میں منہا ہوں اور یہ فجر ہم نے دو ہفتے پہلے ہی جوائن کیا ہے اور میں فجر جی بتا دیا انہوں نے دیا کہ جواب پہ منہا نے اپنی ہنسی چھپائی کیونکہ جتنا فجر اسے ٹونٹ مارنے سے منع کرتی اتنے ہی بیچاری کو پڑتے ہا۔۔ ہاں مطلب اس نے آدھا بتایا میں پورا بتاتی ہوں میں فجر آہ یہ نہیں آگے سے بتاتی ہوں یہ کہ ہم دونوں بچپن کی دوست ہی سکول اکیڈمی اور کالج سب جگہ ساتھ ساتھ اور آپ کا نام؟

پہلی بات نو آپ شاپ میرا نام دیا ہے اور آج فرسٹ ڈے ہے تم دونوں سے مل کہ بہت اچھا لگا ابھی وہ باتیں کر رہی تھیں کہ کلاس میں ٹیچر انٹر ہوئی گڈ مارنگ بچو جیسا کہ آپ کو پتا ہے آج آپ کی کلاس کمپلیٹ ہو گئی ہے تو اب سے آپ بچوں نے کوئی لیکچر مس نہیں کرنا آپ کو ٹف ٹائم نہیں دیا جائے گا ٹیچرز بہت کو پریٹیو ہیں سٹڈی کے ساتھ ساتھ دوسری ایکٹیویز بھی ہوگی تاکہ آپ بورن ہو اور سر علی کہ ہوتے تو ہو ہی نہیں سکتے وہ آپ کو ان کی کلاس میں پتا چل جائے گا باقی دو سٹوڈنٹس آفس میں ہیں رضا جائیں بلا کہ لائیں کہ کلاس سٹارٹ ہو گئی ہے جی میم

## Posted On Kitab Nagri

لاسٹ لیکچر فری تھا تو سبھی سٹوڈنٹس کلاس میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب کہ شاہ میر کھڑکی کے پاس چمیر رکھے آنکھیں مندے بیٹھا ہوا دیا کب سے اسے ہی دیکھے جارہی تھی وہ جب سے کلاس میں آیا تھا اس نے ارد گرد دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا جب کہ دیا نے اس کے آنے کے بعد اس کے علاوہ کہی اور دیکھا ہی نہیں تھا

وہ خود پہ حیران ہو رہی تھی کہ ایسا کیا ہے کہ بار بار نظر اسی پر جا رہی ہے ہینڈ سم ہے تو کیا اس نے پہلے بھی ہینڈ سم لڑکے دیکھے تھے اس کی تو آنکھیں بھی بلیک ہیں جب کہ اس کے بھائی کی نیلی سمندر جیسی گہری آنکھیں ہیں اب یہ آنکھیں کب کھولے گا فففففف دیا۔۔۔ دیا یاد دہان کہا ہے تمہارا آہ نہیں کچھ نہیں

جی بالکل منہانے اسے جواب دیتے ساتھ اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا نہیں تو یار میں بس دیکھ رہی تھی کتنا عجیب ہے کہیں دیکھتا ہی نہیں اچھا تو پھر کچھ ایسا کرتے ہیں کہ یہ دیکھے فجر نے شاہ میر کی طرف دیکھ کر کہا دیا اور منہانے فوراً اس کی طرف دیکھا کیا مطلب ایسا کیا کرو گی تم تم دونوں بس دیکھتی جاؤ

ہیلوو ہیلوو بوائز اینڈ بیوٹی فل گرلز جیسے کہ اب ہم کلاس میٹس ہے اور دو سال تک ساتھ ہے تو سب اپنا اپنا گروپس نہ بنائیں بلکہ سب ساتھ ساتھ رہے جو بھی لیکچر فری ہو اس میں ہم سب کوئی نہ کوئی گیم کھیلے گے اور جو کوئی فالتو کا لیٹیٹیوڈ دکھائے یہ بات کرتے ہوئے اس نے چور نظروں سے شاہ میر کی طرف دیکھا اور دیا نے بھی

## Posted On Kitab Nagri

تبھی شاہ میر نے آنکھیں کھولیں اور سیدھا دیا پر نظر گئی اس نے نظریں گھما کر تقریر کرنی والی کو دیکھا جب کہ وہ دونوں اس کے

ایک دم دیکھنے سے گڑ بڑا گئی

وہ۔۔۔ میں کیا کہہ رہی تھی ہاں یاد آیا ہم گیم کھیلتے ہیں

جس میں ہم ٹاسک دیں گے اور وہ پورا کرنا ہوگا

تو چلو کون کون، نہیں کون کون نہیں سبھی کھیلیں گے

چلو سبھی چسیرز ہٹاؤ اور نیچے دائرہ بناؤ

حال

تم نے اسے بتایا کہ کہا جا رہی ہو تم

نہیں ضروری نہیں سمجھا میں نے

بات تمہارے ضروری سمجھنے کی نہیں اس کی اجازت کی ہے

کس اجازت کی بات کر رہی ہے آپ

یہ بات تم بہتر جانتی ہو

جانتی تو آپ بھی ہیں تو پھر کیوں تماشا دیکھنا چاہتی ہیں

وہ محبت کرتا ہے کیا کیا نہیں دیکھا بچے نے تم نے بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی اور اب پھر جا رہی ہو اس پر نہیں تو خود

پر رحم کر لو



## Posted On Kitab Nagri

خود پر اور اس پر رحم کر رہی ہوں تو جا رہی ہوں  
گئی تو پہلے بھی ہو لیکن قسمت ہمیشہ اسی کے پاس لے آئی ہے نہ اس بار بھی ایسا ہوا تو مجھے ڈر ہے کہی اس کا ضبط  
جواب نہ دے جائیں اور جس چیز پر انسان صبر کر لیتا ہے نہ وہ سامنے بھی ہو تو نظر میں نہیں ہوتی

ماضی

چلو شاہ میر تم بھی آ جاؤ یار رضا شاہ میر کے پاس آتے ہوئے کہتا ہے  
تمہیں پتا ہے کہ مجھے ایسی گیمز میں کوئی انٹرسٹ نہیں اسی لیے اپنی شکل گم کرو یہاں سے  
میری شکل گم ہوتے ہی بتی تمہاری گل ہو جاتی ہے  
رضا کی بات پہ شاہ میر نے اسے ایک گھوری سے نوازا  
ایک تو وہ اسے کچھ کہہ نہیں سکتا تھا کیونکہ بالکل ٹھیک ہی کہہ رہا تھا وہ ایک وہی تو اس کا ہم راز اور ہر مشکل وقت  
میں ساتھ ہوتا ہے اسی کے وجود نے تو احساس دلایا ہے کہ دنیا میں خونی رشتوں کے علاوہ بھی ایک رشتہ ہے جو کہ  
بے غرض اور بے لوث محبت اور وفا سے بنا ہے ابھی جاؤ یار  
وہ دونوں جا کر لڑکوں والی سائڈ پہ بیٹھ گئے  
اب ایسا تھا کہ ایک طرف لڑکے اور ایک طرف لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں  
اب بتاؤ کون سی گیم کھیلی جائے یا وہ بھی میں بتاؤ فجر نے سب کی طرف دیکھ کہ ک  
شاہ میر جو کہ پین کو اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں میں گھما رہا تھا  
گیم میں بتاؤ گا اور وہی کھیلی جائے گی

## Posted On Kitab Nagri

اسی طرح سر جھکائے جواب دیا  
اور رضا جانتا تھا کہ یہ مہربانی کیوں کی گئی ہے  
تاکہ وہ کوئی ایسی گیم بتائے اور سب کی بند بچائے  
اوکے ٹھیک ہے آج بوائز گیم کھیلتے ہیں فجر تو ایکسائٹڈ ہی ہو گئی جس کے لیے یہ کھراک ڈالا تھا وہی گیم ڈیسائٹڈ کر رہا  
تھا

جی بالکل ورنہ لڑکیوں والی گیم میں کیا پتا آپ ہمیں کواڑا چڑیاڑی کھیلنے کا بول دیتی رضا جس کا صبح سے اس چڑیا کی  
طرح چچھاتی لڑکی کو دیکھ کہ دل بے قابو ہو رہا تھا تو اب بات کرنے کا موقع کیسے جانے دیتا  
اور وہاں کی تصویر تھال ہی بدلی ہوئی تھی وہ جو ہر روز نیو کرش بنالیتی تھی اب اس کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں  
کیا

واٹ ایو راب گیم بتائیں نہ آپ کیا ہیں اس نے شاہ میر کو مخاطب کر کے کہا  
یہاں کونسا ٹیچر اپنا پر سنل لیپ ٹاپ لاتا ہے  
کیونکہ کالج میں ہر ٹیچر کا کمپیوٹر تھا اسی لیے شاہ میر نے پوچھا  
سراسر دلاتے ہے اور فری ٹائم میں کینٹین میں بیٹھ کہ استعمال کرتے ہیں لیکن وہ بہت غصے والی ہیں شاہ میر کے  
ساتھ بیٹھے لڑکے نے جواب دیا

تو اب کہا ہو گے  
ہمارا اور ان کا لیکچر سیم ہوتا وہ بھی فری ہو گے  
اوکے تو گیم یہ ہے کہ سب کو ڈیر دیا جائے گا

## Posted On Kitab Nagri

اور اسے وہ ڈیر پورا کرنا ہو گا ورنہ سزا ملے گی

سب نے ہاں ملائی کہ سب ریڈی ہیں اس کے لئے

شاہ میر نے دیا کی طرف دیکھا جو کہ اسے ہی دیکھ رہی تھی شاہ میر کے دیکھنے سے ہڑبڑا کہ نظریں پھیر لیں

جس پر شاہ میر نے اپنا ہونٹ دبا کر مسکراہٹ روکی

ڈیر یہ ہے کہ لڑکے یا لڑکیوں میں سے کوئی ایک جا کر سر سے وہ لیپ ٹاپ لائے اور پھر دوسری ٹیم جا کر واپس کر

کے آئے

یہ ڈیر سن کے تو ایک دم سے سبھی بھونچکا کہ رہ گئے کیونکہ ان دو ہفتوں میں وہ سب ہی سر کی ڈانٹ سن چکے تھے

نہیں کچھ اور کریں فجر ایک دم گھبرا کہ بولی کیونکہ اس نے تو بس شاہ میر کی وجہ سے یہ گیم کھیلی تھی بس بہانہ تھی

یہ گیم کل تو آکر اس نے یہی کہنا تھارات گئی بات گئی لیکن ایسا کرنے پر اس نے ہی پھنسناتھا

ڈیر تو یہی ہو گا کھیلنا تو یہی منظور کرو ورنہ کوئی گیم نہیں ہو گی شاہ میر نے یہ بات کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ پیچھے کو کر

کے سراٹھایا جس سے اس کے گلے کی ہڈی نظر آرہی تھی

اور کالی آنکھوں میں روشنی پڑنے سے انہیں چمکدار بنا رہی تھی وہ اپنی جسامت کی وجہ سے کہی سے بھی کالج بوائے

نہیں لگتا تھا

شرٹ کے پہلے دو بٹن کھلے ہونے کی وجہ سے اس کا سفید سینا بھی واضح ہو رہا تھا صبح تو بند کر کے ٹائی لگائی ہوئی تھی

یہ تو لاسٹ اور فری لیکچر ہونے کی وجہ سے کھول لیے تھے

دیا جس کی غیر ارادہ نظر اس پر پڑی تو ٹھٹھک کہ رک گئی

اور جب اپنے سے کچھ دور بیٹھی لڑکی کو شاہ میر کو گھورتے

## Posted On Kitab Nagri

دیکھا تو ایک دم سے چہر اغصے سے لال ہو گیا

شاہ میر جو اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا اس کے ایسے رد عمل پر نہ جانے کیوں ایک دم سے سیدھے ہو کر بیٹھ گیا اور  
شرٹ کے بٹن بند کر لیے

رضانے بھی یہ بات نوٹ کی

تو ٹھیک ہے تم لیپ ٹاپ لے آؤ واپس گر لڑ جا کر آئیں گی رضانے یہ حل بتایا شوق تو اسے بھی نہیں تھا یہ تو بس  
فجر کی وجہ سے وہ بھی کھیلنا چاہ رہا تھا

اور اپنے دوست کے دماغ سے واقف تھا کہ گیم نہ کھیلنے کے لیے یہ نہیں تو کوئی اور بہانہ بنا لے گا اسی لیے جلدی  
جلدی اس نے حل پیش کیا

ہاں یہ ٹھیک ہے آپ جا کر لے آئیں واپس میں اور منہا کر آئیں گی دیا جواتنی دیر سے چپ بیٹھی تھی اسے بھی یہی  
ٹھیک لگا تو جلدی سے بولی

تو ٹھیک ہے میں لے کر آتا ہوں اور پھر آپ لوگوں کا ٹرن ہو گا

اوکے سب نے ایک ساتھ بولا

شاہ میر کینیٹین آیا تو سرکار نروالی سیٹ پہ بیٹھے چائے پی رہے تھے اور سامنے ان کا لیپ ٹاپ پڑا ہوا تھا  
اسلام و علیکم سر

و علیکم السلام جی بیٹا

شاہ میر نے بہانے سے گردن گھمائی تو اسے پتہ چلا کہ کلاس کا ایک بچہ اس پر نظر رکھ رہا ہے  
اس کے بعد اس نے سر سے کوئی بات کی

## Posted On Kitab Nagri

پہلے تو سرنے آرام سے سنی

لیکن پھر سر کہ چہرے پر غصہ ظاہر ہونے لگا وہ اسے غصے سے ڈانٹ رہے تھے

اور پھر اپنا لیپ ٹاپ دے دیا

لڑکا بھاگتا ہوا کلاس میں آیا تو سب پریشان ہو گئے

کیا ہوا سرنے دیا لیپ ٹاپ فجر نے جلدی جلدی پوچھا کیوں کہ بینڈ اس کی ہی بجنی تھی

نہیں سر شاہ میر کو ڈانٹ رہے تھے دور سے باتیں تو سمجھ نہیں آئی مگر سر کہ چہرے پر بہت غصہ تھا ایک دم لال ہوئے پڑے تھے

ابھی وہ بات کر ہی رہا تھا کہ شاہ میر آ گیا

یہ لیں لیپ ٹاپ اب دس منٹ تک جا کر واپس کر آئیں

کیا مطلب سر تو غصہ ہو رہے تھے نہ رضائے لیپ ٹاپ لیتے ہوئے پوچھا

اور باقی سب بھی یقین کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ سر تو غصہ تھے پھر

میر اکام لانا تھا وہ میں لے آیا جو بھی واپس کرنے جائیں یہ کہ دے کہ اس میں ایم ایس ایکسل نہیں ہے

کیوں کہ میں سٹڈی کے بہانے ہی لایا ہوں

اور جا کر اپنا بیگ پیک کرنے لگا کیونکہ چھٹی میں 15 منٹ رہ گئے تھے اور

یہ ڈیر ختم ہونے میں وقت کا پتہ نہیں لگنا تھا اور ابھی تو وہ ان کر رونی شکلیں بھی آرام و سکون سے دیکھنا چاہتا تھا

بیگ پیک کر کہ



## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)  
whatsapp \_ 0335 7500595

چمیر سے ٹیک لگا کہ بیٹھ گیا

چلو منہا

نہیں میں نہیں تم فجر کو لے جاؤ

منہا جو صدا کی ڈرپوک تھی ایسے کام تو بالکل بھی نہ کرتی

## Posted On Kitab Nagri

نہیں تم چلو یہ فجر وہاں بھی اپنی رام کہانی سنانے لگ جائے گی  
آج فرسٹ ڈے تھا لیکن وہ پھر بھی بہت اچھی دوستیں بن گئیں تھیں اس میں زیادہ ہاتھ فجر کی ہنس مکھ نیچر کا تھا  
منہا کا ہاتھ پکڑ کر بیچاری کی رونی صورت کی پرواہ کیے بغیر اسے ساتھ لے گئی

اسلام و علیکم سر

و علیکم السلام

سریہ آپکا لپ ٹاپ تھینکس

اتنی جلدی کام ہو گیا آپکا

ہاں۔۔۔ نہیں وہ ایکچوولی سر

وہ نہ اس لپ ٹاپ میں ایم ایس ایکسل نہیں ہے

اووو و آئی سی میں نے کبھی غور ہی نہیں کیا شاید

جی بالکل سر

بیٹا آپ بتائیں مجھے سچ سچ کہ اس کی ضرورت کیوں پڑی تھی اور جھوٹ تو بالکل بھی نابو لیے گا

منہا جو پیچھے ڈری سہمی کھڑی تھی سر نے اس سے پوچھا

سر کے پوچھنے پر وہ دیا کہ پیچھے چھپنے کی ناکام کوشش کرنے لگی

سر دیا نے جو کہا وہی تو ہے

سر نے پہلے منہا کو اور پھر دیا کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

بیٹاجی مجھے وہ لیپ ٹاپ لاد دیجئے گا جس میں ایم ایس ایکسل نہ ہو اور بنا پاسورڈ لگائیں آپ کو اس کے اندر کے راز پتا لگ جائیں

اب جاسکتی ہیں آپ دونوں وہ دونوں جو سر کو منہ کھولے دیکھ رہی تھیں ساری بات سمجھ آنے پر  
رونی شکلیں لے کر کلاس کی طرف چل پڑی  
چھوڑو گی نہیں میں اس جلاد، سڑیل انسان کو

سمجھتا کیا ہے ہمارے ساتھ ہی گیم کھیل گیا دیا جس کا غم اور صدمے سے برا حال تھا بس نہیں چل رہا تھا کہ  
اتنی خوبصورت شکل والے کا بیڑا غرق کر دے

یار چھوڑو نہ وہ پھر کچھ اور الٹا کرے گا  
اور اس الٹے سیدھے میں ہم بھی پسے گے  
جب تک وہ کلاس میں پہنچی چھٹی ہو گئی

دیانے جیسے ہی کلاس میں قدم رکھا

سامنے ہی شاہ میر بیٹھا تھا

دیا کو دیکھ کہ اس نے آنکھ دہائی اور اپنا بیگ اٹھا کر باہر کی جانب آنے لگا

دیا کے پاس سے گزر کر آگے جا کر رکھا

دیا جو ابھی اس کی خوشبو میں کھوئی غصہ وغیرہ بھول چکی تھی

شاہ میر کے واپس سامنے آکر رکنے پر حیران ہوئی

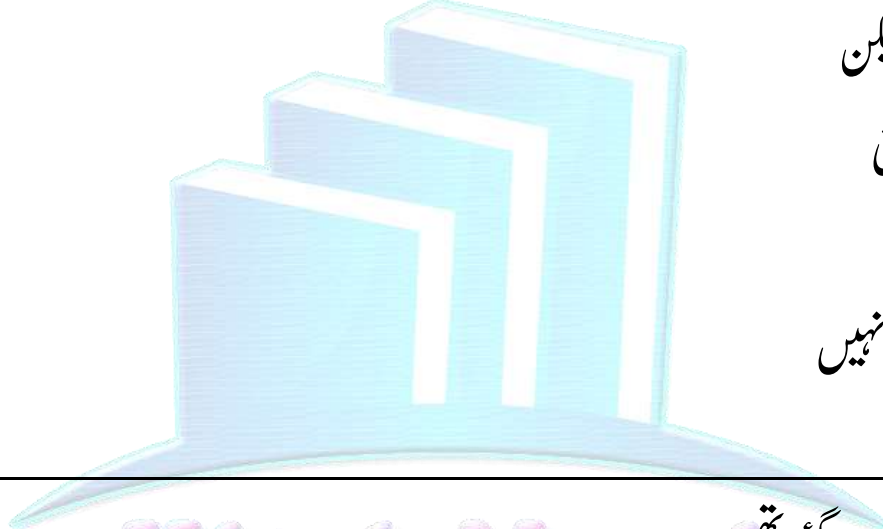
شاہ میر جو دیا کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ایک دم سے جھکا

## Posted On Kitab Nagri

کہ دیا اپنا سانس تک روک گئی  
اور غور سے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا  
اور ایک دم سے پاس ہو کر اس کے کان کہ پاس سرگوشی کی

### Beauty with no Brain

دیا جو اس کے جھکنے پر اس کی گال کا ہلکا سا لمس اپنی گال پر محسوس کر رہی تھی ایک دم سے  
خیالات سے باہر آئی لیکن  
جب تک وہ جواب دیتی  
وہ جاچکا تھا  
تمہیں تو میں چھوڑو گی نہیں



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ گھر آ کر بنا کھانا کھائے سو گئی تھی  
اب شام کے وقت اٹھی تو  
روم سے باہر آئی  
ماہر جو باہر ٹی وی لاؤنچ میں بیٹھا تھا  
دیا کو دیکھ کے ہلکے سے مسکرایا  
کیسا گزرا دن ہماری ڈان کا  
بہت اچھا بھائی

## Posted On Kitab Nagri

لیکن میں ڈان نہیں کیونکہ کہ آج آپ کی ڈان کے ساتھ کوئی ڈان گیری کر گیا

دیا کی بات پر ماہر نے قہقہہ لگایا

باہر نہ صحیح گھر میں تو تم ہی ڈان ہونا

ہماری مجال جو اپنی ڈان کے ساتھ ڈان گیری یا حکم کی خلاف ورزی کریں

بس یہی باتیں تم باپ بیٹا سے سکھانا

عائشہ بیگم جو کچن سے ماہر کے لیے چائے لارہی تھیں

ان کی باتیں سن کر بولی

ان باتوں پر آپ کو شکایت ہیں لیکن جو آپ ظالموں کی طرح بابا اور بھائی کے جانے کے بعد کام کرواتی ہیں انکا کچھ نہیں

تو کون سا غلط کرتی ہوں

سسرال جا کر یہی کام آتے ہیں

ہاں تو میں آپ کے لیے ایسا داماد ڈھونڈوں عائشہ بیگم کے آنکھیں دکھانے پر جلدی سے دیا نے اپنی بات بدلی

میرا مطلب بابا اپنے لیے ایسا داماد ڈھونڈیں گے نہ

جو مجھ سے بالکل کام نہ کروائیں

ہاں وہ بھی تمہارے جیسا نکمہ ہو اور پھر اولاد ماہانگی ہوگی

ماہر جو کے ماں بیٹی کی تکرار سن رہا تھا چپ چاپ

اٹھ کر اپنے روم میں چلا گیا



## Posted On Kitab Nagri

کیونکہ یہ تو ان کا روز کا تھا جب بھی ماہر اور اکرام صاحب گھر آتے تو  
دیا اپنے بابا سے شکایتیں کرتی کے ماما نے یہ یہ کام کروائیں  
اور عائشہ بیگم ماہر سے کہ اللہ نے انہیں کتنی نکی اولاد دی  
ان کے گھر کی خوشیاں انہیں نوک جھوک میں تھیں کیونکہ کے کزن تو کوئی پاس تھی نہیں اور بہن بھائی بھی تھے  
نہیں

دوست ہوتی بھی تو سکول کی حد تک  
اسی لیے دیاسب لاڈ پیار نوک جھوک اپنی ماما سے ہی کرتی  
لیکن اس نوک جھوک میں کبھی بھی بتمیزی نہیں کی  
کبھی کبھی تو جب زیادہ موڈ میں ہوتی تو انہیں پیار سے اپنی آپنی بلاتی کیوں کہ اسے بڑی بہن کو خواہش تھی  
اور عائشہ بیگم لگتی بھی بڑی بہن جیسی ہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ میر نے جیسے ہی گھر میں قدم رکھا سامنے صوفے پر اس کے  
چچا بیٹھے فون پر مصروف تھے

وہ جو اتنے اچھے موڈ کے ساتھ گھر آیا تھا اب ایسے تھا جیسے منہ میں کسی نے بادام رکھ دیا ہو  
چار سال پہلے اس کے بابا کا ہارٹ اٹیک سے انتقال ہو گیا  
ان کا بزنس سنبھالنے والا کوئی نہیں تھا  
تب ان کا چھوٹا بھائی جو بھائی کے جنازے کے لیے آیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

مستقل رک گیا

اب یہ حال تھا کہ بزنس تو سنبھالہ سارا پیسہ بھی خود کے قبضے میں کر لیا  
اور جب شاہ میر اور اس کی والدہ کو پیسے کی ضرورت ہوتی تو ان کی منتیں کرنی پڑتی  
اور وہ کاروبار نقصان میں جا رہا ہے کہہ کر مشکل سے رقم دیتے  
شاہ میر بنا سلام کیے غصے سے اپنے کمرے میں آکر ٹھک سے دروازہ بند کیا  
عمران صاحب ایک دم ڈر کر ایک دم سے اچھلے کے صوفہ سے گرتے گرتے بچے  
اس لڑکے کو اصل پسٹل کی کیا ضرورت بتیمیز انسان دروازوں کی ٹھاٹھا سے مجھے مار دے گا  
ہائے میرا دل گیا پہلے ہی کمزور ہے یہ ناکارہ کر کے چھوڑے گا  
عمران صاحب وہی طبعیت کے مالک ہے جب سے بھائی کی موت ہارٹ اٹیک سے ہوئی انہیں اب ہر وقت یہی  
وہم رہتا کہ ان کی موت بھی ایسے نہ ہو  
وہ جو دل ہر ہاتھ رکھے بیٹھے تھے شائستہ بیگم کے کچن سے نکلنے پر ان پر بھڑک پڑے  
بھابھی یہ نالائق اولاد پیدا ہونے والی تھی تو کیا بھائی کے ساتھ روز جنگ کے میدان میں جاتی تھی آپ  
وہ جو شاہ میر کے پاس جا رہی تھی  
ان کی عجیب و غریب بات سن کر حیران ہو کر رک گئی  
کیا مطلب بھائی میں سمجھیں نہیں  
کچھ نہیں بس پانی لادیں اور سمجھ اس دن آجائے گی  
جب آپ کی اولاد کی وجہ سے میرا دل رک گیا

## Posted On Kitab Nagri

لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے بولے جیسے ابھی دل بند ہو رہا ہے  
شائستہ بیگم کو زیادہ سوال جواب کرنے کی عادت نہیں تھی۔ اسی لیے انہوں نے زیادہ پوچھا نہیں  
اور جانتی تھی اولاد کا ذکر کر رہے ہیں تو ان کے سپوت نے ہی کچھ کیا ہوگا  
اور جی بھائی کہہ کر کچن میں چلی گئی

عمران صاحب کو پانی دینے کے بعد وہ شاہ میر کے روم میں آئی  
تو وہ چہنچ کیے بنا

ویسے ہی سونے کے لیے لیٹ گیا تھا  
تو وہ ویسے ہی دروازہ بند کر کے آگئی

شاہ میر کا کہنا تھا کہ وہ بزنس ان کا ہے تو وہ کیوں ان سے پیسے مانگے  
جب کہ شائستہ بیگم کا کہنا تھا

بیٹا تم چھوٹے تھے وہ جیسے بھی ہے  
تمہارے بابا کے جانے کے بعد ان کا اس گھر میں ہونا میرے لیے بہت بڑا سہارا ہے  
میں تمہیں اکیلے کو کیسے سنبھالتی

اور ایک اکیلی عورت کا شوہر یا گھر میں مرد کے بغیر گزارا کرنا ناممکن ہے ہر روز کوئی نئی بات بن جاتی  
تم گھر سے باہر ہوتے تو میں گھر میں اکیلی ہوتی لیکن ندا عمران صاحب کی بیگم اور ان کی بچیوں کی وجہ سے مجھے  
حوصلہ ہوتا ہے

وہ جیسے بھی ہیں کبھی مجھ سے بتمیزی نہیں کی

## Posted On Kitab Nagri

وہ پیسہ چاہتے ہیں لیکن کبھی تمہارا برا نہیں کیا  
ورنہ کیا تھا تمہیں غلط راستے لگا دیتے یا کچھ اور کر دیتے میں کیا کر لیتی  
اور دولت کا کیا ہے

ہمیں اتنا تو ملتا ہے نہ کہ ضروریات پوری ہو جائے  
تم اور میں محفوظ ہیں

عزت ہے تو دولت کا کیا ہے بیٹا  
ایسے دل چھوٹا نہیں کرتے

لیکن ماما مجھے ان سے مانگنا پسند نہیں اپنی ہی چیز کے لیے ان کے آگے منتیں کروں  
بیٹا تم غلط سوچ رہے ہو وہ تمہارے بابا کی جگہ ہے  
تمہارے بابا ہوتے تو ان سے بھی تو مانگنے پڑنے تھے نہ

اس نظر سے دیکھو گے تو کچھ بھی غلط نہیں  
اور وہ جو ہر چیز کا حساب مانگتے ہیں شاہ میر کا بس نہیں چلتا تھا کے سچ میں ان کا دل بند کر دے  
وہ تو میں بھی مانگتی ہوں نہ ماں ہوں تو ٹھیک وہ بھی تو چچا ہیں نہ

یہ عمر ایسی ہی ہوتی ہے

اس عمر میں اپنا آپ بالکل ٹھیک لگتا ہے ہم بھی اسی عمر سے گزر رہے ہیں اس عمر میں غلطیاں بھی ہونے تو ہم دنیا کو  
اندھا ہی سمجھتے ہیں کہ کسی کو کچھ نہیں پتا چل رہا لیکن اندھی دنیا نہیں ہم ہوتے ہیں اپنی خواہشات کے پیچھے لیکن یہ

## Posted On Kitab Nagri

ہمارے بڑے جو ہوتے ہیں نہ اسی وجہ سے ہمیں اس عمر میں سنبھالنے کی کوشش کرتے ہیں ہر ممکن طریقے سے  
اور

بیٹا ماں باپ حساب مانگتے ہیں کہ انہیں پتا ہو کہ اولاد کیا کر رہی ہے اور کیا نہیں  
جب کوئی آپ کو دے آپ پر خرچ کرے تو اسے حساب تو دینا پڑتا ہے نہ  
رب بھی تو حساب لے گا نہ کہ زندگی دی جوانی دی وقت دیا رزق دیا تو کہاں خرچ کر کے آئے ہو  
اس لیے کوئی بھی ایسا کام نہ کرو کہ جب کوئی حساب مانگ لے تو شرمندگی ہو  
ان کی پیسے کے فطرت کو چھوڑ کے دوسری باتوں پر غور کرو تو انہیں اپنا مخلص پاؤ گے  
وہ جیسے بھی ہیں ڈانٹتے بھی ہیں لیکن کسی باہر یا خاندان والوں کو ہمیں کوئی بات نہیں کرنے دیتے بڑے ایسے ہی  
ہوتے ہیں

ان کو فکر اور پیار کا اظہار

ایسے ہی کرنا آتا ہے

وہ ہمیشہ اسے ایسے ہی سمجھاتی تھی

وہ سمجھتا تھا یا نہیں لیکن کچھ دیر تک اس کا موڈ ٹھیک رہتا

اور پھر جب کوئی بات عمران صاحب کرتے تو وہ شائستہ بیگم کو ایسی نظروں سے دیکھتا کہ یہ نہیں سدھر سکتے تو میں  
بھی نہیں

پھر وہ ایسے چیزوں کو پٹک پٹک کے ٹھا کرتا کہ عمران صاحب اپنا دل لے کہ بیٹھ جاتے

## Posted On Kitab Nagri

وہ آج صبح جلدی کالج آگئی تھی کیونکہ شاہ میر سے اپنی انسلٹ کا بدلہ لینا تھا  
فجر اور منہا بھی ابھی تک نہیں آئی تھیں وہ کافی دیر کلاس کے باہر ان کا ویٹ کرتی رہی  
کیونکہ جذبات میں آکر جلدی آتو گئی تھی  
لیکن نہ تو شاہ میر آیا نہ ہی فجر اور منہا اور اب وہ بور ہو رہی تھی  
کیا ضرورت تھی تمہیں جلدی آنے کی بریک ٹائم یا فری لیکچر میں تم اپنی جنگ کر لیتی منہا جو صبح سے دیا کا دکھ سن  
رہی تھی کہ وہ کب سے ان کا انتظار کر رہی تھی اور وہ کیوں جلدی آئی تھی  
اب اکتا کر بولی

یار تم بہت بے مروت ہو ایک تو میں ہم دونوں کی انسلٹ کا بدلہ لینے کے لیے جلدی آئی  
اور اب تو حد ہی ہو گئی صبح سے سب پوچھ رہیں کہ سرنے کیا بولا  
اور وہ مینسا انسان کیسے کھی کھی کر رہا تھا منہ نیچے کر کے جیسے مجھے تو پتا نہیں لگ رہا نا  
بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے دیا اگر نہیں کھیلنا تھا تو بتا دیتا نہ  
انتاشو خا ہونے کی کیا ضرورت

آؤ دیا ہم ڈھونڈتے ہیں گراؤنڈ میں یا کینیٹین میں ہی ہونگے  
فجر جو خود صبح سے دونوں دوستوں کی جلانے والی مسکراہٹ دیکھ کے آگ بگولہ ہو رہی تھی  
وہ کیسے پیچھے رہتی

وہ دونوں باہر آئی تو شاہ میر تو نظر نہ آیا لیکن رضاء دوسری طرف منہ کیے کسی سے بات کر رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

رضا کو دیکھتے ہی فجر کا حلق تک کڑوا ہوگا

اسنے آگے جاتی دیا کا ہاتھ پکڑ کر روکا

دیا تم اس سے پوچھ لو کہ اس کا دوست کہا میں آگے دیکھ کے آتی ہوں

نہیں یا تم ساتھ ہی چلو

اب فجر اسے کیا بتاتی کہ جو یہ کل اتنے ایڈیٹیوڈ سے آئے تھے آج صبح سے

اتنے ہی ٹھڑکی بنے ہوئے ہیں

صبح سے رضا اسے بے شرموں کی طرح گھور گھور کر دیکھ رہا ہے

اس بیچاری سے تو ٹھیک سے کوئی لیکچر بھی نہیں لیا گیا

اور جب وہ اسے غصے سے آنکھیں دکھاتی تو آگے سے بے شرموں کی طرح دانت نکالنے لگ جاتا جیسے کوئی لطیفہ

سنایا ہو

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نہیں تم جاؤ ٹائم بچے گا نہ سمجھو

اچھا ٹھیک ہے جاؤ تم

فجر کو تو بس ہاں کا انتظار تھا دیا کے تھوڑا آگے جاتے ہی

وہ بھاگ کر کلاس میں گم ہو گئی

سنور رضا جو کسی لڑکے سے بات کر رہا تھا دیا کی آواز سن کر مڑا

جی فرمائیں

تمہارا دوست کہاں ہے ابھی دیا آگے کچھ کہتی

## Posted On Kitab Nagri

رضانے اپنا ہاتھ اٹھایا

دیاجو یہ سمجھیں کہ وہ اسے تھپڑ مارنے لگا ہے ایک دم سے آنکھیں بند کر لی

رضانے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے بالوں میں بائیں طرف کو ہاتھ پھیرا اور

پھر تھوڑا جھک کے بولا

میں بھی اگر یہی پوچھو کہ آپ کی دوست کہاں ہے

دیاجو آنکھیں بند کر کے یہ سوچ رہی تھی کہ یہ بھلا اسے کیوں تھپڑ مارے گا

رضاکے بات پر ایک دم سے آنکھیں کھولیں

واٹ کیا مطلب ہے تمہارا

لوجی مطلب تو سیدھا ہے میرا

لیکن چھوڑیں آپ

لا بیری میں ہیں

دیاجو اس کی بات سن کر جانے لگی تھی رضا کی اگلی بات سن کر اس کا دل چاہا کہ گلابا دے اس کا

اگر آپ نے پرائیویٹ ملاقات کرنی ہے تو میں

دروازے کے باہر نظر رکھ سکتا ہوں جیسے ہی کوئی آیا تو سیٹی بجادوں گا آتی ہے مجھے سیٹی بجانی مار کر دکھاؤ

شٹ اپ بیہودہ انسان

اوکے میں نے تو بس اس لیے کہا تھا کیا پتا آپ میری فیوچر بھابھی بن جائیں

اور میں آپ کو تب اپنا یہ احسان یاد کروا کر مزے مزے کے کھانے کھا سکوں

## Posted On Kitab Nagri

رضا بھی آگے بھی کوئی بکواس کرتا دیا وہاں سے چلی گئی  
پہلے اس کے دوست کو تو دیکھ لوں

دیاجب لائبریری آئی تو وہاں اکا دکاسٹوڈنٹس تھے کیونکہ کے بریک ٹائم تھا تو زیادہ بچے کینیٹین اور گراؤنڈ میں ہی  
تھے

اس نے آگے جا کر دیکھا تو شاہ میر کوئی بک ڈھونڈ رہا تھا  
دیانے جاتے اس کا ہاتھ پکڑا اور جب تک وہ کچھ سمجھتا اس کو کھینچ کر ایک کونے میں لے گئی  
اسے دیوار کے ساتھ پن کر کے اس کا کالر دونوں ہاتھوں سے دبوچا  
تم نے کل کیا بولا تھا سر کو  
کیا تم یہ پوچھنے کے لیے مجھے یہاں لائی ہو

شاہ میر نے ڈرامائی انداز میں ارد گرد نظریں گھما کر کہا  
اس طرح کرتے وہ اتنا کیوٹ لگا کہ دیا کو پھر سارا غصہ ختم ہوتا ہوا محسوس ہوا  
لیکن وہ کل والا تو چھوڑ بھی دیتی لیکن آج وہ کس طرح ہنس رہا تھا

اس کا مذاق بنا کر اور اس کی وجہ سے دوسروں کے سامنے جھوٹ بولنا پڑا کہ سر نے کچھ نہیں کہا  
ہم نے کہا کہ ہمارا کام ہو گیا ہے

اور جب وہ کسی سے جھوٹ بولتی تب وہ دونوں دوست ایک دوسرے کو دیکھ کے قہقہے لگاتے جیسے وہ تو آپس میں  
بات کر رہے ہیں

## Posted On Kitab Nagri

بات مت گھماؤ بتاؤ کیا کہا تھا

شاہ میر نے یک دم سے اپنا دایاں ہاتھ دیا کی کمر میں ڈال کر اسے پکڑا اور اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر اسے دیوار سے پن کر دیا

دیا تو اس آفت پر بوکھلا گئی جب تک وہ اسے روکتی وہ اس کے دائیں بائیں جانب اپنے دونوں ہاتھ دیوار سے ٹکا کر کھڑا ہو گیا

بے بی گرل کچھ خاص نہیں کہا تھا  
بس میں نے جا کر سر سے کہا کہ

شاہ میر کینیٹین آیا تو سرکار نروالی سیٹ پہ بیٹھے چائے پی رہے تھے اور سامنے ان کا لیپ ٹاپ پڑا ہوا تھا



اسلام و علیکم سر

و علیکم السلام جی بیٹا

شاہ میر نے بہانے سے گردن گھمائی تو اسے پتہ چلا کہ کلاس کا ایک بچہ اس پر نظر رکھ رہا ہے  
سرایکچولی آج میرا فرسٹ ڈے ہیں جس کی وجہ سے  
کلاس کے بچوں نے مجھے ڈیر دیا ہے

## Posted On Kitab Nagri

اگر میں نے یہ پورا نہ کیا تو وہ مجھے کوئی سزا دیں گے  
اوو تو کیا ڈیر ہے

سر آپ کا لپ ٹاپ لانے کا بولا ہے  
نام بتائیں آپ مجھے اور میرے ساتھ پر نسیل کے آفس چلیں  
نو سر میری بات پوری سن لیں شاہ میر نے ایسی معصوم شکل بنا کر کہا  
اگر اس کے چچا دیکھ لیتے اور ایسی میٹھی آواز سن لیتے تو ان کا سچ میں دل بند ہو جانا تھا  
سر آپ کمپلین کریں گے تو وہ سوری کر لیں گے  
لیکن پھر بعد میں مجھے تنگ کریں گے  
میں پر امس کرتا ہوں آپ کے لپ ٹاپ کو کچھ نہیں ہوگا  
سر

آپ اپنے لیفٹ سائیڈ بہانے سے دیکھیں ایک سٹوڈنٹ مجھ پر ہی نظر رکھ رہا ہے  
آپ بس اپنے فیس پرائیگریسوائیکسپریشنس لائیں تاکہ انہیں لگے کہ آپ مجھے ڈانٹ رہے ہیں  
اور پھر لپ ٹاپ دے دیجئے گا

ہمم تو تمہیں کیا لگتا ہے وہ دوبار کوئی ڈیر نہیں دیں گے  
سر یہ تو سٹوڈنٹس گیم کھیلتے ہی رہتے ہیں

لیکن میں آپ سے جھوٹ نہیں بولنا چاہتا تھا کیونکہ میرا ماننا ہے سٹوڈنٹس کی گیمز ان تک ہونی چاہیے کسی ٹیچر کے  
ساتھ ایسے جھوٹ بول کے اپنی ڈیر نہیں پوری کرنی چاہیے

## Posted On Kitab Nagri

آپ کمپلین کر دے گے تو وہ ناراض ہو جائیں گے اور شاید مجھ سے دوستی بھی نہ کریں  
میں انھیں سمجھا دوں گا کہ نیکسٹ ٹائم ایسی گیمز میں ٹیچرز کو انوالو نہیں کرنا  
پھر سرنے ویسا ہی کیا جیسا شاہ میر نے کہا

تو دیکھا بے بی گرل ایک ساتھ کلاس میٹس کی نظر میں ہیر و  
اور ٹیچرز کی نظر میں شریف اور معصوم بچہ بن گیا  
شاہ میر نے دیا کا گال تھپتھپا کر کہا  
تم کتنے دھوکے باز انسان ہو

ہم سب کو برا بنا کر خود اچھے بن گئے شرم نہیں آئی  
نہیں کیونکہ مجھے لگتا شرم مانے والا کام لڑکیوں پر سوٹ کرتا ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Don't you think so

اور اب تو مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم سچ میں

Beauty with no Brain

ہو بے بی گرل

اس کی بات پر دیا نے چونک کر دیکھا کیا مطلب  
مطلب یہ کہ کل صرف میرا نہیں تمہارا بھی فرسٹ ڈے تھے  
تو سر یہی سمجھے ہو گے کہ تمہیں بھی ڈیر ہی دیا ہو گا



## Posted On Kitab Nagri

اپنے ساتھ ساتھ تمہیں بھی سیو کر چکا ہوں میں

خفت اور غصے سے دیا کا چہرہ اسے لال ہو گیا تھا

اوو و و تم تو ابھی سے شرما کر لال ٹماڑ ہوئے جا رہی ہو

میں نے تو ایسا کچھ کیا بھی نہیں

پیچھے ہٹو جاہل انسان

دیا نے شاہ میر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دینا چاہا لیکن مجال ہو جو وہ ذرا سا بھی ہلا ہو

جب وہ اسے پیچھے ناکر سکی تو اس کے دائیں بازو کے نیچے سے بھاگنے کی کوشش کی جسے شاہ میر نے ناکام بنا دیا

وہ بائیں جانب سے جانے لگی تو تب بھی اس نے ایسا کیا

اب دیا کو لگ رہا تھا کہ اس بتمیز انسان سے وہ بلا وجہ الجھ پڑی

رونے جیسی شکل لے کر اب وہ شاہ میر کو دیکھ رہی تھی

اور اس کا چہرہ اپنی ہنسی دبانے کے چکر میں لال ہوئے جا رہا تھا

دیکھو ہٹو یہاں گرمی ہے میرا سانس بند ہو رہا ہے

اب تو مجھے بھی لگنے لگا ہے کہ مجھ میں کوئی بات تو ہے

جو میری کسی سے بات کرنے پر لوگوں کے ساتھ کچھ ہونے لگ جاتا ہے

چچا سے بات کروں ان کا دل بند ہونے لگتا ہے

ماما سے کروں تو ان کا دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے

اب تمہارا سانس شاہ میر نے لب دبا کر اپنا قہقہہ روکا

## Posted On Kitab Nagri

اچھا جانے دیتا ہوں ہوں لیکن ایک شرط ہے

دیا جس کی اب آنکھیں آنسوؤں سے بھرنا شروع ہو گئی تھی اپنے آنسوؤں چھپانے کے لیے سر جھکایا ہوا تھا کہ  
اسے لگے کہ اس کی بکواس سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا

اب جب نظریں اٹھا کر دیکھا تو

شاہ میر کو اپنا دل ان میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوا

اس نے کب چاہا تھا کہ وہ روئے

وہ تو بس مزاق کر رہا تھا

شاید لڑکیوں سے ایسے مزاق نہیں کرتے میں نے زیادہ کر دیا کیا

اب وہ دل میں سوچ رہا تھا

اب مناؤ کیا

لیکن کس والی بات پر روئی ہو گی ایسا تو کچھ بھی نہیں کہا تھا

ابھی کہہ تو دیا سر اسے غلط نہیں سمجھ رہے

شاید نو برین والی بات پر لیکن وہ تو سچ تھی کہ اس میں دماغ نہیں

اس کے گھر والوں نے بھی تو بتایا ہو گا

شاید لڑکیوں کے منہ پر ایسا سچ نہیں بولتے

مام بھی تو یہی کہتی ہیں ہر انسان مکمل نہیں ہوتا کوئی نہ کوئی کمی ہوتی ہے اسے ویسے ہی قبول کرنا چاہیے اب اس میں

دماغ نہیں تو کیا ہوا

## Posted On Kitab Nagri

میں بھی تو اسے قبول کر کر ہا ہوں نہ

قبول مطلب دوست جیسا بھی وہ اپنے خیالات کی دنیا میں اور گم ہوتا جب دیا کی آواز نے اسے حقیقت کی دنیا میں  
پڑکا

کیا شرط ہے

آہ۔۔۔ ہاں۔۔۔ وہ شرط۔۔۔ اچھا شرط یہ ہے کہ تم میری ٹیم میں آ جاؤ  
دیا جو اس پاگل شخص کو دیکھ رہی تھی اب اس کی بات پر حیران ہوئی  
کوئی ٹیم

میں رضا اور تم چاہے اپنی ان دونوں فرینڈز کو بھی شامل کر لو  
اور کس خوشی میں

خوشی میں نہیں یہاں سے نکلنے کی شرط ہے

دیکھو اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے

تمہیں رضا جیسا بھائی مل جائیں گا

اور تم جیسا بھی

استغفر اللہ

تو بہ کرو دماغ سے پیدل لڑکی

دیا بچاری جو اس کے ایک دم چلانے سے ڈر کر ارد گرد

دیکھ رہی تھی کہ اگر کوئی آگیا تو کیا سمجھے گا

## Posted On Kitab Nagri

اس کی بات پر چونکی  
مطلب

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

## Posted On Kitab Nagri

رضا بھائی بنیں گا اور میں تمہارا پارٹنر نہ اب اتنے بھائی بنا کر کیا کرو گی

ویسے بھی میری گھر میں دو چچا زاد بہنیں ہیں

ایک بھائی تمہارا گھر ایک یہاں حساب برابر

شرط منظور تو جاسکتی ہو

ہاں ٹھیک ہے اب جانے دو مجھے

بریک بھی ختم ہونے والی ہے

ہاں جاؤ

لیکن شاہ میر تھوڑا سا جھک کر آگے آیا اور اس کے کان میں سرگوشی کی

اگر دھوکہ دینے کا سوچا تو سزا کے لیے تیار رہنا

کیونکہ میری قید سے رہائی تو ناممکن ہے اب تمہاری بے بی گرل

اور دیا کی حیرت سے کھلی آنکھوں میں پھونک مار کر وہاں سے چلا گیا

دیا جو سانس روکے وہی کھڑی تھی بیل کی آواز میں ہوش میں آئی اور کلاس کی طرف بھاگی

تم تو دیا کے ساتھ گئی تھی نہ

فجر جو وہاں سے بھاگ کر منہا کہ پاس آ کر بیٹھ گئی تھی اس کے سوال پر گر بڑا گئی

ہاں وہ ایکچولی میں نے سوچا کہ ایسی سچویشن کو ڈیل کرنا اسے آنا چاہیے نا

اب میں ہر جگہ تو تم لوگوں کے ساتھ نہیں ہو سکتی

## Posted On Kitab Nagri

جیسے پہلے تو تم اس کے ساتھ جنگوں پر جاتی رہی ہونا  
تم یہ چھوڑو کچھ کھاتے ہیں یا شدید بھوک لگ رہی ہے  
تب تک دیا بھی آجائے گی اس کے لیے بھی  
لے آتے ہیں

چلو چلتے ہیں میں بھی یہی سوچ رہی تھی کہ تم لوگ تو چلی گئی ہو میں اکیلے اب کیسے جاؤ  
ظاہر سی بات ہے بیٹا اپنے پاؤں سے جانا تھا  
اب بھی کونسا میں گود میں اٹھا کر لے جاؤ گی  
فجر کی بات پر منہا نے اس کے بازو پر زور سے چٹکی کاٹی  
اففففف یار

میرا مطلب تھا اکیلے جا کر کیا کرنا تھا میں نے تم لوگ آ جاتی تو ساتھ جاتی میں  
ہاں تو ظالم اس میں اتنی زور سے کاٹا کیوں  
تاکہ تم اور فضول نہ بولو  
اب تو جیسے میں چپ کر گئی ہوں نا  
وہ مجھے پتا لگ گیا بہت ڈھیٹ ہو

کیا کل میں اس کے گروپ میں سچ میں جاؤ گی  
دیا اب چھٹی ٹائم شاہ میر کی شرط بتا رہی تھی



## Posted On Kitab Nagri

ایسا کچھ نہیں ہو گا کل کی کل دیکھ لے گے انتہا کے بتمیز اور ٹھڑکی ہیں دونوں فجر نے تو سرے سے اس بات کو  
سیریس ہی نہیں لیا

ٹھیک کہہ رہی ہے فجر اس نے ڈرانے کے لیے کہا ہو گا  
اور ویسے بھی گرلز ایک سائیڈ پر اور بوائز ایک سائیڈ پر بیٹھتے ہیں

کلاس میں تو تم ان کی سائیڈ جانے سے رہی  
اور فری ٹائم ہاں ہم انہیں نظر ہی نہیں آئیں گی  
چلو بائے یار میرے بابا آگئے ہو گے  
میں بھی ساتھ ہی جاتی ہوں آج بھائی جلدی آنے والے تھے  
اوکے فجر کل ملتے ہیں



دیا اور منہا باہر آئیں تو

منہا کے پاپا تو نہیں

لیکن ماہر باہر کھڑا تھا

دیا منہا کا ہاتھ پکڑ کر ماہر کے پاس ہی لے آئی

بھائی یہ میری دوست ہے منہا

السلام و علیکم کیسی ہیں آپ

منہا جو اس کا ہاتھ پکڑ کر روکنے کی کوشش کر رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اب ماہر کے اسلام کرنے پر مروت میں جواب دینے لگی  
وعلیکم السلام

کیسی ہوں کا جواب دینا اس نے ضروری نہیں سمجھا وہ کونسا اس کے مامے کا بیٹا تھا جو اسے اپنی خیریت بتاتی  
تمہارے پاپا نہیں آئے تو میں ڈراپ کر دیتی ہوں بھائی آپ کو تو پر اہلم نہیں  
دیا نے منہا کو بولنے کا موقع دیے بغیر ہی ماہر سے پوچھا

نہیں مجھے تو نہیں اپنی فرینڈ سے پوچھ لو  
کیونکہ منہا کے چہرے سے ہی لگ رہا تھا کہ وہ نہیں جائیں گی  
اس سے کیوں پوچھیں فرینڈ ہے میری  
بات مانے گی میری

کیوں منہا

وہ دیا پاپا آنے والے ہو گے راستے میں ہی ہو گے  
تو کوئی بات نہیں بھائی کے فون سے کال کر کے بتا دو کہ فرینڈ کے ساتھ جا رہی ہوں اب چلو  
ابھی منہا کچھ کہتی دیا اس کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی میں بٹھا چکی تھی اور خود بھی ساتھ بیٹھ گئی  
تب تک ماہر بھی آگے آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا

اور اپنا موبائل نکال کر دیا کو دیا

منہا جو دیا کے ساتھ تو نہ جاتی کسی طرح منع کر ہی لیتی لیکن ماہر کے سامنے کنفیوز ہو گئی تھی  
اب دیا کے موبائل پکڑانے پر اپنے پاپا کو کال ملائی جو پہلی ہی رنگ پر اٹھالی گئی

## Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم پاپا میں منہا بات کر رہی ہوں

پاپا میں اپنی فرینڈ کے ساتھ آرہی ہوں

آپ نہیں آئے تو میں

ابھی وہ کچھ کہتی آگے سے کچھ کہا گیا اس نے جی پاپا کہہ کر

فون بند کر دیا

دیا جو اس کی ہی طرف دیکھ رہی تھی فون بند ہوتے ہی

اس سے پوچھنے لگی کیا کہہ رہے تھے انکل

وہ کہہ رہے تھے ان کو کوئی کام آگیا تھا انہوں نے لیٹ ہو جانا تھا اچھا ہوا کہ میں آگئی

اور پھر سارے راستے دیا تو اس سے باتیں کرتی رہی لیکن

وہ اپنے چہرے پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتی رہی

اور جب وہ سامنے دیکھتی تو ماہر ڈرائیونگ کر رہا ہوتا

اور وہ اپنے وہم سمجھ کر جھٹک دیتی

لیکن جیسے ہی وہ دیا کی طرف دیکھتی پھر ایسا محسوس ہوتا

تو اس نے انور کرنا ہی بہتر سمجھا



www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

اتنے دن تو کسی کو ڈھنگ سے بات کرنے کا موقع نہیں ملا کیونکہ سلیبس بہت زیادہ تھا سب اسی کو کور کرنے میں بیزی تھے اور آج ان کلاسٹ ویکی ٹیسٹ تھا جسے دے کر سب پر سکون ہو کر بیٹھیں تھے

یار کالج والوں کی باتوں پر یقین نہیں کرنا چاہیے فجر نے گراؤنڈ میں بیٹھتے ہوئے کہا کیسی باتوں پر دیا جو خود ٹیسٹ دے کر تھک گئی تھی فجر کے کندھے سے ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے پوچھا دیکھو نہ کالج کے سیکنڈ ویک ٹیچر نے بولا تھا ٹائم نہیں دیا جائے گا اور اب سارا سلیبس جیسے اسی مہینے ختم کرنا ہے

ذرا ترس نہیں آتا بچوں پر اتنا ظلم کر رہے ہیں یہ لوگ فجر کو تو زیادہ ہی دکھ تھا کیونکہ پڑھنے سے تو اس کی جان جاتی تھی یار تم دونوں اور ریکٹ کر رہی ہو اچھا ہے سلیبس کو رہو جائے گا باقی کا سال ٹینشن فری گزرے گا منہانے دونوں کا دکھ کم کرنے کو کہا

ابھی دیا اسے کوئی جواب دیتی کہ اسے سامنے سے شاہ میر اور رضا آتے ہوئے دکھائی دیے اگر میری آنکھیں غلط نہیں دیکھ رہی تو یہ ہم لوگوں کی طرف ہی آرہے ہیں نہ فجر جو آنکھیں پھاڑے ان دونوں کو اپنی طرف آتا دیکھ رہی تھی

دیا کا کندھا ہلا کر کہا

دیانے جب اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا اس کا بھی کچھ ایسے ہی حال تھا نہیں یار ابھی نہیں

## Posted On Kitab Nagri

یہ تو دماغ کی دہی کر دیں گے

میں جارہی ہوں چلو فجر دیا نے جلدی جلدی اپنی چیزیں سمیٹتے وہاں سے نو دو گیارہ ہونے کا سوچا  
ہاں چلو

اور میں منہا جوان دونوں کو وہاں سے بھاگنے کی تیاری کرتے دیکھ رہی تھی اپنے بارے میں پوچھنے لگی  
تم ان سے کہنا ہمیں ٹیچر نے بلایا ہے

وہ پاس آرہے تھے جب دیا اور فجر وہاں سے بھاگی

وہ جو کافی دنوں سے اس سے بات کرنے کا سوچ رہا تھا کوئی موقع ہی نہیں مل رہا تھا  
دیا سے بات کرنے کے چکر میں وہ جلدی ٹیسٹ کر کے بیٹھ جاتا

اور انتظار کرتا رہتا شاید وہ جلدی کر لیں اور جب کلاس سے باہر جائے تو وہ اس سے بات کریں  
لیکن شاید وہ انتہا کی نالائق سٹوڈنٹ تھی ٹیسٹ کا ٹائم اوور ہونے کے بعد بھی رونی شکل لے کہ پانچ منٹ اور پلینز  
میم کر رہی ہوتی تھی

www.kitabnagri.com

اور جب آج وہ فری ہو کر اس سے ملنے آیا تھا تو وہ اسے دیکھ کر بھاگ رہی تھی جو وہ دور سے ہی سمجھ گیا تھا

ابھی دیا اور فجر آگے جاتی شاہ میر نے بھاگ کر اس کے بیگ کو پیچھے سے کھینچا

جس سے دیا اپنا توازن برقرار نہ رکھ پائی اور گرنے لگی تو شاہ میر نے بروقت اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اوپر کو  
کھینچا

## Posted On Kitab Nagri

دیانے پٹ سے آنکھیں کھولیں اور خود کو محفوظ محسوس کر کے سکون کا سانس لیا ابھی وہ پیچھے مڑتی کے شاہ میر کی سرگوشی سنائی دی

دھیان سے بے بی گرل ابھی میرا نقصان کر دیتی تم  
دیا جسے اب احساس ہوا تھا کہ وہ کسی کے سہارے کھڑی ہے اس نے اپنے پیٹ پر لپٹے ہاتھ کو دیکھا  
تو اس نے

زور سے ناخن شاہ میر کے ہاتھ میں گاڑ دیے  
سی آف جنگلی

شاہ میر نے جلدی سے اپنا ہاتھ سامنے کر کے دیکھا  
لیکن ابھی بھی اس نے دوسرے ہاتھ سے دیا کا بیگ پکڑا ہوا تھا  
ہاں اور تم کیا ہو شرم نہیں آتی ایک لڑکی کے ساتھ ایسا بیہو کرتے ہوئے  
دیانے اسے شرم دلانے کی کوشش کی مگر وہ جانتی نہیں تھی کہ وہ تو صدا کا بے شرم ہے بقول اس کے چچا  
میں نے ایسا کیا کیا انسانیت کی خاطر تمہیں بچایا  
www.kitabnagri.com

اور اب چھوڑوں

ان باتوں کو

آؤ لینچ کرتے ہیں

وہ ایسے اسے آفر کر رہا تھا جیسے وہ بچپن کے دوست ہو

دماغ ٹھیک ہے تمہارا میں کیوں تمہارے ساتھ لینچ کرنے لگی



## Posted On Kitab Nagri

دیا کا تو دماغ ہی گھوم گیا کیا مصیبت تھا وہ پہلے تو ڈیسنٹ اور معصوم لگا تھا  
اب اتنی ہی بڑی بلا لگ رہا تھا جو چپک ہی گیا تھا  
دیکھو دماغ والی بات نا کرو پھر رونے لگ جاؤ گی  
اور کون سا ڈیٹ پہ لے جا رہا ہوں سب فرینڈز بیٹھ کر لہینچ کریں گے  
اور ہم فرینڈ کب بنے

اسی دن بے بی گرل جس دن میں تمہیں باہوں میں قید کیا تھا  
شاہ میر کی بات پر دیا کا چہرہ اشرم سے لال ہو گیا  
شاہ میر نے یہ منظر اپنے دل میں قید کیا  
سورج کی کرنیں دیا کے چہرے پہ پر رہی تھیں اور غصے سے لال چہرہ  
چہرے پر آتی زلفیں جنہیں وہ اپنے ہاتھ کی پشت سے پیچھے کر رہی تھی  
شاہ میر کو یہ منظر اپنی زندگی کا سب سے خوبصورت منظر لگا  
وہ جو پہلی نظر میں ان آنسوؤں بھری آنکھوں پہ دل ہار بیٹھا تھا  
اس دن تو اسے بس اٹرکیشن لگی تھی

لیکن یہ پورا مہینہ اس کے دل نے کتنا تڑپایا تھا بس وہی جانتا تھا  
اور جب وہ روز آکر اس کا چہرہ دیکھتا تھا تو جیسے جلتے دل پر ٹھنڈی پھوار پڑتی تھی  
وہ بے خود ہوا بس دیکھے جا رہا تھا  
اسے محبت ہو گئی تھی اور وہ سمجھ گیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

محبت کو سمجھنے کے لیے مہینوں اور سالوں کی ضرورت نہیں ہوتی اس کا ادراک تو یک دم سے ہوتا ہے اور کچھ لوگوں کو اس کا ادراک ہونے میں زندگی لگ جاتی ہے اور تب تک ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں بچتا اور اس پر واضح ہو گیا تھا

اب اپنے سامنے کھڑی لڑکی وہ نہیں کھو سکتا تھا

وہ ابھی اس کی زندگی میں تو نہیں آئی لیکن وہ اس کی دل میں ضرور آگئی تھی

اب اسے پتہ تھا اس کا دل سامنے کھڑی لڑکی کی سانسوں کے ساتھ ہی دھڑکے گا

میں نے لینچ کر لیا ہے

دیا کی آواز پر اس کا تسلسل ٹوٹا

ناکھانا مجھے کھاتے ہوئے دیکھ لینا اب چلو وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر منہا کہ پاس آیتا کہ اسے بھی ساتھ لے سکے

Kitab Nagri

وہ جو دیا کہ ساتھ بھاگی تھی

آگے جا کر اس کا سر اتنی زور سے ٹکرایا جب اس نے سامنے دیکھا تو رضا تھا

ہائے چڑیا

مجھے مس کیا

میں نے تو بہت کیا

فجر جو اپنا ماتھا سہلا رہی تھی اور ساتھ رضا کو بھی گھور رہی تھی اس کے چڑیا کہنے پر تپ گئی

تم ہو گے بندر

## Posted On Kitab Nagri

باہا باہا

تو دیکھتے ہیں بندر اور چڑیا کی جوڑی کیسی لگتی ہے  
بالکل ویسی جیسی کہاوت ہے انگور کے ساتھ لنگور

فجر کی بات پر وہ بس اپنے دانت کچکا کر رہ گیا  
فجر کو لگتا تھا کہ بس وہی نالائق ہے

لیکن اس عرصے میں جو حرکتیں اس نے رضا کی دیکھی وہ بس افسوس ہی کر سکتی تھی  
رضا کا ٹیسٹ کے دوران بس نہیں چلتا تھا کہ اگلے بندے کے ٹیسٹ میں ہی گھس جائے

ٹیچر کا دھیان آگے پیچھے ہوتا تو وہ آگے والے کی سیٹ پر جھکا ہوتا

اور پر سنیلٹی ایسی تھی کہ جیسے ٹاپر

ہو فجر کا تو خیال تھا اگر کلاس میں کسی لڑکی کو اس پر کرش بھی ہوا ہوگا

اب اس کی ایسی حرکتیں دیکھ کر وہ بھائی بھی نابنائیں

دیکھو مسٹر ہمارا اپنا گروپ ہے اور ہم تین ہی کافی ہیں

تم لوگ جان چھوڑو ہمارے

اور اب ہٹو کام ہے مجھے

ہٹو نہیں وہ دیکھو

تمہاری دونوں دوست جارہی ہیں

جب فجر نے اپنے پیچھے دیکھا شاہ میر دیا اور منہا کو کینیٹین لے کر جارہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اب وہ منہ کھولیں انہیں دیکھ رہی تھی جب رضانے  
اس کی تھوڑی پرانگی رکھ کر  
اس کا منہ بند کیا  
مکھی چلی جائے گی چڑیا  
آجاؤ

ابھی رضا آگے بڑھتا کہ فجر اس سے بھی تیزی سے کینیٹین کی طرف بھاگی

فجر جب کینیٹین پہنچی تو دیا او منہا حیران نظروں سے ٹیبل کو دیکھ رہی تھی جب اس نے دیکھا تو وہ بھی حیران ہوئی  
کیونکہ وہ کھانا تو آٹھ سات لوگوں کا لگ رہا تھا اور وہ سمجھ رہی تھی شاید کوئی اور بھی آئے گا  
تب تو ان کی آنکھیں حیرت سے مزید کھل گئی جب رضانے پیچھے سے آکر کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یار شاہ میر یہ تھوڑا نہیں

ہم پانچوں کیسے کھائیں گے

یہ سب ہم کھائیں گے منہا نے حیرت سے پوچھا

Of course

یہ ہم کھائیں گے آجاؤ فجر تم بھی

فجر بھی حیران پریشان سی دیا کے ساتھ آکر بیٹھ گئی

مجھے تو یہ دونوں جن لگ رہے ہیں

## Posted On Kitab Nagri

کوئی ایسا کیسے ہو سکتا ہے  
فجر نے دیا اور منہا کے کان میں سرگوشی کی  
جو دونوں شاہ میر اور رضا کو کھاتے ہوئے دیکھ رہی تھیں  
اور ہمیں انہیں چھیڑنا ہی نہیں چاہیے تھا  
اور دیکھوں لینچ پر ہمیں بلایا اور کھا خود رہے ہیں  
کتنے بے مروت ہیں دونوں فجر کو اب کھانا دیکھ کر بھوک لگ رہی تھی اور وہ انتظار کر رہی تھی جب وہ دونوں  
انہیں بھی آفر کریں  
چڑیا تم بھی کھاؤ نا  
رضانے سینڈوچ فجر کی طرف کرتے ہوئے کہا  
غصہ تو اسے بہت آیا مگر اب اسے بھوک لگی تھی اس نے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا  
اور ویسے بھی انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ ان دونوں دوستوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی  
وہ اپنے گھروں میں ہی شیر تھی

www.kitabnagri.com

اسی لیے آرام سے سینڈوچ لے کر کھانے لگی  
لنچ کرنے کے بعد رضا اپنی اور شاہ میر کی بچپن کی باتیں  
بتانا شروع ہو گیا وہ جو پہلے منہ پھلا کر بیٹھیں تھی لاکھ ناچا ہنے کے باوجود بھی  
وہ اپنے قہقہے ناروک سکیں

## Posted On Kitab Nagri

اور پھر رضا اور فجر کی نوک جھوک بھی انہیں ہنسنے پر مجبور کرتی  
ایک اور بات بتاؤں شاہ میر کی  
ہمارے کہنے سے تم چپ کر جاؤ گے تو بتا ہی دو  
فجر نے گویا ناک سے مکھی اڑائی  
تم کہو تو میں ساری عمر خاموش ہو جاؤ  
اور اسی خاموشی سے تمہیں دیکھتا رہوں  
رضانے فجر کے کان میں سرگوشی کی اور باقی سب کو ایسے دکھایا جیسے وہ پھر سے اسے تنگ کر رہا ہے  
فجر تو اس کی بات پر بوکھلا گئی  
تو میں کہہ رہا تھا  
یہ جو اتنا لائق سٹوڈنٹ ہے بچپن میں بالکل نہیں تھا  
یہ سکول ٹائم میں ہوم ورک کر کے نہیں جاتا تھا  
اور وہاں بچوں سے رشوت دے کر کاپیز لیتا  
اور رشوت کیادیتا تھا منہا نے پوچھا کیونکہ وہ اسے نالائق تو بالکل نہیں لگتا تھا  
یہ بچوں سے کہتا اس ویک جو بچہ مجھے کاپی دے گا اسے نیکسٹ ویک میں پیسے دوں گا  
اور پھر جب وہ پیسے لینے آتے تب یہ ٹیچر کے پاس چلا جاتا کہ  
وہ بچے اس سے اس کے پیسے مانگ رہے ہیں  
پھر انہیں ڈانٹ پڑتی



## Posted On Kitab Nagri

اور جب پھر ہوم ورک نہیں کرتا پھر اس کی رشوت بدل جاتی  
اور تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی ہوگی تم شاہ میر کی کاپیز سے کام چلا لیتے ہو گے  
افففف یار کتنی جلدی جان گئی ہو مجھے چڑیا تم  
تم خود ہو گے چھچھو ندر کہی کے  
کہی کے کیوں ہم تو یہی کے ہیں  
وہ دونوں پھر سے شروع ہو گئے تھے اور اب مشکل سے ہی چہ کرنے تھے  
منہا کے پاپا اس دن سے کافی بیزی تھے اور انہیں کام کی وجہ سے شہر سے باہر جانا پڑا  
انہوں نے تو منہا سے کہا تھا کہ وہ اسے کچھ ٹائم تک وین لگوا دیتے ہیں  
اور جس دن وہ وین میں آئی تو دیا نے دیکھ لیا  
اور پھر وہ اس سے ناراض ہوئی کے اس کے ہوتے اس نے وین کیوں لگوائی  
اور پھر اس نے زبردستی  
منہا کو پک اینڈ ڈراپ کرنا شروع کر دیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور اس مہینے میں اسے گاڑی میں خاموش بیٹھے وجود کی نظروں کی تپش کی عادت ہو گئی تھی  
وہ کچھ نہ بھی کہے بنا بہت کچھ کہہ جاتا تھا  
منہا کو اس کی خاموشی بھی باتوں سے بھری لگتی تھیں  
آج وہ ادا اس تھی کہ کل سے شاید وہ اسے نہ دیکھ سکیں کیونکہ اس کے پاپا آج شام میں واپس آنے والے تھے

## Posted On Kitab Nagri

وہ بجھے دل سے دیا کے ساتھ چل رہی تھی  
وہ اپنی دوست کو نہیں بتا سکتی تھی کہ وہ اس کے بھائی کے لیے فیلینگز رکھتی ہے وہ کیا سوچے گی اس کے بارے  
میں

اور اس کا بھائی کیا سوچے گا  
تم ادا اس لگ رہی ہو منہا دیا جو مسلسل اس کی خاموشی کو محسوس کر رہی تھی آخر کار بول پڑی  
نہیں بس تھک گئی ہوں  
تھک تو میں بھی گئی ہوں  
آج جا کر ریٹ کریں گے کل بالکل فریش ہو گے اور تم تو اپنے ٹیسٹ کار زلٹ دیکھ کر ڈبل فریش ہو جاؤ گی  
ہا ہا ہا اتنے بھی اچھے ٹیسٹ نہیں ہوئے میرے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ ایسے ہی باتیں کرتی ہوئی باہر آئیں  
تو سامنے ہی ماہر کھڑا تھا  
منہا کی نظر اس پر پڑی تو پلٹنا بھول گئی  
بلیک جینز  
پروائٹ شرٹ پہنے اوپر بلیک جیکٹ پہنے  
بالوں کو جیل سے سیٹ کیے  
اسکی وجہہ شخصیت منہا کے دل کی دھڑکن بڑھا گئی

## Posted On Kitab Nagri

وہ دھک دھک کرتے دل کے ساتھ آکر سیٹ پر بیٹھی

اس کی آنکھوں میں پسندیدگی تو ماہر کو بھی نظر آگئی تھی

اور اس کے لبوں پر جاندار مسکراہٹ نے احاطہ کیا

ماہر فرنٹ سیٹ پر آکر بیٹھا اور سیٹ بیلٹ باندھتے اس نے مر میں دیکھا تو تبھی منہا کی غیر ارادی نظر اس پر پڑی

آج تو وہ اپنے جذبات کے آگے بے بس ہوئے جارہی تھی کہ لاکھ کوشش کے باوجود بھی وہ خود کو ان آنکھوں

میں دیکھنے سے روک ناپائی

اووشٹ میں اپنی بک بھول آئی ہوں

بھائی میں بس دو منٹ میں آئی

او کے

دیا کے جاتے منہا کو گھبراہٹ ہونے لگی ایک تو وہ اپنی حرکت پر شرمندہ تھی

اور اب پھر سے اسے ماہر کی نظریں خود پر محسوس ہو رہی تھی

ماہر جو کب سے منہا سے بات کرنے کا بہانا تلاش کر رہا تھا

وہ کسی بھی طور پر اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا

منہا مجھے آپ سے بات کرنی ہے

منہا جو اپنی انگلیوں کو چٹخانے میں مصروف تھی

ماہر کے پکارنے پر چونکی

اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ براہ راست مخاطب کریں گا

## Posted On Kitab Nagri

منہا نے پہلے ڈر کر باہر دیکھا کہی دیا تو نہیں آرہی پھر نظریں اٹھا کر سامنے  
وہ دھک سے رہ گئی کہ وہ اتنی مگن تھی کہ پتہ ہی نہ چلا  
کہ وہ بالکل اس کی طرف چہرہ کیے بیٹھا تھا  
دیا کی فکر مت کریں وہ جلدی نہیں آئے گی  
ماہر جو منہا کا بار بار باہر دیکھنا نوٹ کر چکا تھا  
اسی لیے بولا

جج۔۔ جی کیا کہنا تھا آپ نے

مجھے کیا کہنا تھا اس کا اندازہ تو آپ کو بخوبی ہوگا

نہیں تو نہیں مجھے کیسے اندازہ ہوگا منہا جو پہلے اداس تھی کہ وہ اسے کل سے شاید دیکھنا سکے

اب بوکھلاہٹ کا شکار ہو رہی تھی اور بس چاہ رہی تھی کہ دیا جلدی سے آجائیں

آئی سی لیکن مجھے تو لگا تھا شاید آپ میری نظروں میں چھپی اپنے لیے محبت محسوس کر چکی ہیں اسی لیے میرے

دیکھنے پر آپ کے چہرے پر اتنے خوبصورت رنگ آتے ہیں

منہا تو ماہر کی اتنی بے باکی پر گنگ رہ گئی

ایسا کچھ بھی نہیں منہا نے جلدی سے اپنی صفائی دی

لیکن ایسا ہی ہونا چاہیے

میں اپنی محبت کی وجہ سے آپ کے چہرے پر یہ رنگ ہمیشہ دیکھنا چاہتا ہوں اور صرف اور صرف اپنی وجہ سے

آپ کا انٹر ہو جائے پھر میں دیا اور ماما پاپا کے ساتھ رشتہ لے کر آؤگا

## Posted On Kitab Nagri

آپ کو اس لیے بتا رہا ہوں کہ تب تک خود کو میری امانت سمجھے  
اب اسے دھونس سمجھے محبت یا جنون یا کچھ بھی  
آپ کی آنکھوں میں خود کے لیے پسندیدگی دیکھ چکا ہوں وہ اگر وہم بھی تھا تو اب میں ان آنکھوں میں اپنے لیے  
محبت دیکھنا چاہوں گا

آپ کے پاس کچھ دن کا وقت ہے آپ سوچ لے اور پھر مجھے جواب چاہیے  
تاکہ مجھے حوصلہ ہو کہ اس سفر میں اکیلا نہیں ہوں میں  
اگر جواب نامیں بھی ہوا تو مجھے فرق نہیں پڑتا

پھر میں آپ کے انٹر کمپلیٹ کرنے کا بھی ویٹ نہیں کروں گا اور رشتہ لے آؤ گا  
منہا تو حیرت سے اس پاگل شخص کو دیکھ رہی تھی اسے اندازہ تو تھا کہ  
وہ اسے پسند کرتا ہے

لیکن کوئی ایسے اپنی پسند کا اظہار کرتا ہے  
جو اظہار کم اور دھمکی زیادہ لگے  
www.kitabnagri.com

منہا کے چہرے پر تو سچ میں ماہر کی باتوں سے اتنے رنگ کھل گئے تھے جنہیں چھپانے کے لیے اس نے چہرا جھکا لیا  
جس پر ماہر نے اپنی مسکراہٹ روکی

ویسے مجھے بیوی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے والی چاہیے تھی  
لیکن اب مجھے اندازہ ہوا ہے کہ اس لڑکی سے تو مجھے ہر بار نئے سرے سے عشق ہو جائیں گا جو یوں میری باتوں پر  
چہرا جھکا لے گی جس پر میری محبت کے اتنے پیارے رنگ آئیں ہو گے

## Posted On Kitab Nagri

منہالا کھ چاہنے کے باوجود بھی کچھ نہیں بول پارہی تھی  
اسے لگ رہا تھا کہ وہ کبھی اس شخص کے سامنے بول نہیں پائے گی وہ اس کی باتوں کا جواب دینا چاہتی تھی لیکن  
ہمت نہیں ہو رہی تھی

لگ رہا تھا وہ بولے گی تو بولا نہیں جائے گا

اسی لیے خاموشی سے سر جھکائیں رکھا

اور ماہر تو اسے جی بھر کے نظروں کے رستے دل میں اتار رہا تھا

آپ ایسے شرماتی رہے گی تو انتظار مشکل ہو جائے گا

میرے جذبات بڑھ جائیں گے

ابھی وہ اور بے باکی دیکھتا کہ دیا کار میں آکر بیٹھ گئی

مل گئی شکر بھائی چلیں میری وجہ سے منہا پہلے ہی لیٹ ہو چکی ہوگی

دیا کو اب منہا کی فکر تھی کیونکہ وہ ٹائم پہ آنے جانے والی بچی تھی اس کی نظر میں

پھر سارے راستے وہ اس کی نظروں کے حصار میں رہی پہلے جو وہ اس کے دیکھنے میں

نظریں پھیر لیتا تھا

آج ڈھٹائی سے دیکھ رہا تھا

اور منہا سوچ رہی تھی ابھی اس نے جواب نہیں دیا تو یہ حال ہے

اگر وہ جواب دے دیں تو یہ تو اور بے شرم ہو جائے گا جسے اپنی بہن تک کا خیال نہیں



## Posted On Kitab Nagri

شائستہ بیگم شاہ میر کے کمرے میں آئی تو وہ سو رہا تھا

شاہ میر اٹھو بیٹا

نہیں ماما سونے دیں

شاہ میر نے کروٹ بدلتے کہا

نہیں کوئی بہانا نہیں ایک تم کالج سے آکر سو جاتے ہو اور رات تک اٹھتے نہیں ہو

کچھ اپنی صحت کا خیال کرو

اور باہر سب کھانا کھانے لگے ہیں تم بھی ساتھ کھاؤ آج سب کے

باہر آ جاؤ

ورنہ بات مت کرنا مجھ سے

شائستہ بیگم لائٹس اون کر کے باہر چلی گئی تو شاہ میر بیزاریت سے اٹھا

اب ان کا بھی چچا بھتیجا شودیکھنے کا دل کر رہا ہو گا جو اتنے دن سے نہیں دیکھا تو میرا کیا قصور

www.kitabnagri.com

وہ جو بنا شرٹ کے سویا تھا ایسے ہی منہ ہاتھ دھو کر باہر چلا آیا

وہ ڈائننگ ہال میں آیا تو سب کھانا شروع کرنے والے تھے

وہ آکر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا

شائستہ بیگم کی نظر پڑی تو وہ بس دانت کچکا کر رہ گئی

وہ تو ابھی عمران صاحب نے اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

انہیں پتا تھا کہ ابھی وہ کوئی بات کرتے پھر دونوں کی بحث ہونی تھی  
اور ان کا کھانا اس کی ٹھاکی نظر ہو جانا تھا  
اسی لیے پہلے وہ کھانا کھا کر پھر اس کی روٹین پوچھنے کا ارادہ رکھتے تھے  
لیکن جیسے ہی پانی کا گلاس لبوں سے لگاتے ان کی غیر ارادی نظر سامنے اٹھی تو  
پیسا ہوا سا راپانی منہ سے باہر آگیا  
ایک دم سے انہیں کھانسی کا دوڑہ پڑا  
نڈایگم نے جلدی سے ان کی پیٹھ سہلائی لیکن انہوں نے ہاتھ سے روک دیا  
تم جاہل کھوتے انسان کوئی شرم حیا ہے گھر میں جو ان بہنیں ہیں اور تم بے شرموں کی طرح گھوم رہے ہو  
میں پوچھتا ہوں جب پہننی ہی نہیں ہوتی تو ہر ہفتے میرا سر کیوں کھاتے ہو  
پیسوں کے لیے  
لیکن شاہ میر کے کان پر جو بھی نہ رہی تھی  
وہ ویسے ہی کھانا کھاتا رہا جب کہ  
میرب اور حنا منہ نیچے کر کے اپنی ہنسی چھپا رہی تھی  
وہ ان کے ابو کے ساتھ جیسا بھی تھا لیکن ان کو کبھی بھائی کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی  
وہ ان کا سگے بھائیوں سے بھی زیادہ خیال رکھتا تھا اور یہ بات عمران صاحب کو بھی معلوم تھی  
لیکن وہ دونوں ایک دوسرے سے لڑنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے  
آپ کھانا کھائیں بھائی میں اسے پوچھتی ہوں شائستہ بیگم نے ان کا غصہ کم کرنا چاہا

## Posted On Kitab Nagri

وہ بہت احساس تھی انہیں ڈر ہی لگا رہتا تھا کہ بات بڑھ نہ جائے

لیکن ندامت کو فرق نہیں پڑتا تھا انہیں پتا تھا

کہ ان کے شوہر بس گرج ہی سکتے ہیں برس نہیں اور جب تک وہ برسنے کا سوچتے ہیں تب تک شاہ میر ضرور کوئی

ٹھا کر دیتا اور وہ اپنا دل لے کر بیٹھ جاتے اور بات ختم

نہیں بھا بھی مجھے ہی بات کرنے دیں دیکھیں کتنا بر شرم ہے

میں پاگلوں کی طرح بکواس کیے جا رہا ہوں اور اسے کھانے سے فرصت نہیں

فاتے کاٹ کے آیا ہے جیسے

لیکن شاہ میر کے پھر سے جواب نادینے پر وہ تلملا گئے

گدھے کی اولاد آئندہ میں ایسے نادیکھو تمہیں ورنہ آگ لگا دوں گا الماری کو پھر چاہے جیسے بھی گھومنا

لیکن شاہ میر آرام سے کھانا کھاتا رہا

وہ کچھ دیر تو اسے گھورتے رہے لیکن اس کے جواب نہ دینے پر کھانا شروع کرنے لگے

کہ جب انہیں شاہ میر کی آواز سنائی دی

آپ بولیں میں نے سنا اب میں بولوں گا اور آپ سنیں گے

انہوں نے پلیٹ پیچھے کھسکائی اور اپنی آبر و آچکا کر اس کی طرف دیکھا جیسے بولنے کا اشارہ دیا ہو

تو آپ کی پہلی بات کا جواب ایسے گھومنے کا

تو جب سنڈے والے دن آپ صبح صبح دھوتی بنیان پہن کر پورے لان کا پوسٹ مارٹم کر رہے ہوتے ہیں تب آپ

کو گھر میں جوان بیٹیوں گھر کی چھوڑے ہمسائیوں کی چھت پر کھڑی لڑکیوں سے شرم آتی

## Posted On Kitab Nagri

میں تو پھر گھر میں ہوں

اس کی بات پر عمران صاحب کی آنکھیں غم اور غصے سے پھٹنے والی ہو گئی تھی  
وہ سنڈے کو تین بجے تک سویا ہوتا تھا لیکن اس کی نظریں پھر بھی ان پر ہوتی تھی

اور ہر ہفتے میں اپنے باپ کے پیسوں میں سے اپنا حق لیتا ہوں

اور آپ نے میرے باپ کو گدھا بولا تو اس حساب سے آپ بھی

بکو اس بند کرو عمران صاحب اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی دھاڑے

اففف پیارے چچا میں نے کب کی میں تو بس بتا رہا تھا نا

اور اب یہ کہ

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر آرام آرام سے چل کر ان کے پاس آ رہا تھا

عمران صاحب بھی اپنی سرخ آنکھوں سے اسے گھور رہے تھے

شاہ میر نے ان کے پاس آ کر آنکھ دبائی اور یہ میرے باپ کو گدھا کہنے کے لیے

ابھی وہ کچھ سمجھتے اس نے پانی کا جگ آٹھ آ کر نیچے پھینکا

اور ٹھاکا کی آواز سے عمران صاحب اپنا دل لے کر بیٹھ گئے ابھی وہ اس سے نہیں سنبھلے تھے کہ شاہ میر نے کمرے کا

دروازا اٹھا کر کے بند کیا تو انہیں لگا کہ اب وہ زندہ نہیں بچے گے

اور اب اسے باہر سے اپنی ماں کے بولنے کی آوازیں آرہی تھیں جنہیں وہ مکمل انور کرتا دو بار اسونے کے لیے

لیٹ گیا

## Posted On Kitab Nagri

ان سب کی کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی  
ہستے مسکراتے وقت کے گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوتا تھا  
لیکن ان سب کے باوجود اگر کوئی اداس تھا تو وہ تھی منہا  
جوانے دنوں سے ماہر کو دیکھ بھی نہ پائی  
وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ بھی اسے پسند کرتی ہے  
لیکن اتنے دنوں سے نہ ہی ماہر آیا اگر آیا بھی تو وہ پہلے چلی جاتی تھی اس لیے اسے دیکھ بھی نہ سکی  
اب بھی وہ سب کلاس میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے لیکن منہا ابھی بھی ماہر کے بارے میں سوچ رہی تھی  
پتا ہے آج نیوٹیچر آئیں گے  
سر علی کالج چھوڑ گئے ہیں اور جب تک نیوٹیچر نہیں آجاتا  
تب تک یہ سر ہمیں پڑھائیں گے  
منہا فجر کی بات پر چونکی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کرنا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/Fb/Pg/Kitab-Nagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

ایسے کونسے ٹیچر ہے جو کچھ دن کے لیے آئیں گے منہا نے حیرانگی سے پوچھا  
سر کے کوئی پرانے سٹوڈنٹ ہیں وہ اسی لیے شاید  
زیادہ مجھے کچھ نہیں پتا

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اور آج لیکچر کی ٹائمنگ چینج ہوئی ہے فرسٹ لیکچران کا ہوگا  
دن ایک لیکچر فری ہوگا اس کے بعد دو لیکچر اور پھر بریک  
اس کے بعد شاید کوئی لیکچر فری نہ ہو

اوووو چلو جو بھی ہو بس اچھا پڑھانا ہو منہا کو بس اپنی پڑھائی کی فکر تھی اسی لیے اسے ٹیچر سے زیادہ اس کے  
پڑھانے کے طریقے سے مطلب تھا



## Posted On Kitab Nagri

ہاہا اور ہمیں ٹیچر سے کوئی سروکار نہیں کیوں کہ اینڈ ٹائم پہ ہم نے تم سے ہی توپڑھنا ہوتا اور ہمیں تمہاری ہی سمجھ آتی ہے

ابھی وہ باتیں کر رہی تھیں کہ لیکچر سٹارٹ ہونے کی بیل بجی  
السلام وعلیکم سٹوڈنٹس

منہا جو بیگ سے پنسل نکالنے کے لیے جھکی تھی اس آواز پر ساکت ہو گئی  
کتنے دن سے وہ اس آواز کو سننے کے لیے ترس گئی تھی  
منہا نے جھٹکے سے سر اٹھایا

اور سامنے ماہر اکرام شاہ کو دیکھ کر

خوشی اور حیرانگی کی ملی جلی کیفیت میں اسے دیکھی گئی

آف وائٹ پینٹ کے ساتھ لائٹ گرین کلر کی شرٹ پہنے جس کی سلیوز کمنیوں تک فولڈ کیے ہوئے تھے

اور جیل سے بالوں کو سیٹ کیا ہوا تھا وہ اس وقت اتنا ہینڈ سم لگ رہا تھا کہ منہا کا نظریں ہٹانا مشکل تھا

کلاس کا خیال کر کے ماہر نے ہی پہلے نظریں ہٹائی اور سٹوڈنٹس سے بات شروع کی

حیران تو دیا بھی ماہر کو دیکھ کر ہوئی تھی لیکن وہ جلد ہی سمجھ گئی

اس کی دوست اور بھائی جتنا بھی اس سے چھپانا چاہے لیکن وہ سب جانتی تھی

منہا کے سامنے جب وہ ماہر کی باتیں کرتی تھی اور اس کے چہرے پر جو خوبصورت رنگ آتے تھے انہیں پہلے تو وہ

اگنور کر گئی

لیکن جب گھر وہ منہا کی کوئی بات کر رہی تھی اپنی ماما سے

## Posted On Kitab Nagri

اور جب اس کی نظر ماہر ہر پڑی تو وہ اس کے ذکر پر ایسے ہی مسکراتا رہتا  
اور بعد میں وہ جان بوجھ کر دونوں کے سامنے ان کا ذکر کرتی  
اور وہ دونوں سمجھتے تھے کہ کسی کو پتا ہی نہیں

ماہر جو کالج ختم ہونے کے بعد بھی ٹیچرز سے کونٹیکٹ میں تھا  
ایک دن پرنسپل سے بات کرتے ہوئے اس نے دیا کی سٹیڈیز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا وہ اچھا پڑھتی  
ہے اب اس کے ٹیسٹ بھی پہلے سے اچھے ہو رہے ہیں  
لیکن ابھی ایک ٹیچر کالج چھوڑ کر گیا ہے تو وہ نیو ٹیچر دیکھ رہے ہیں  
بچوں کی پڑھائی کا حرج ہو رہا ہے اگر اس کی نظر میں کوئی ہے تو بتائیں  
وہ جو اتنے دنوں سے منہا کو دیکھنا اس سے بات کرنا چاہتا تھا یہ موقع کیسے جانے دیتا  
پھر اس نے سر سے کہا کہ وہ ابھی کچھ ٹائم فری ہے جب تک ٹیچر نہیں مل جاتا وہ لیکچر دے دے گا تاکہ بچوں کا  
حرج نہ ہو اور پرنسپل صاحب کو اور کیا چاہیے تھا  
اور اب وہ منہا اور دیا کی کلاس میں ان کو پڑھا رہا تھا  
لیکچر کر آو رہے تھے ہی ماہر کلاس سے چلا گیا  
تو دیا بھی اس سے بات کرنے کے لیے اس کے پیچھے بھاگی

اور اس کے بعد کچھ سٹوڈنٹس کلاس میں ہی رہے اور کچھ باہر گراؤنڈ کی طرف چلے گئے

## Posted On Kitab Nagri

فجر منہار ضا اور شاہ میر بھی گراؤنڈ کی طرف جانے لگے تو شاہ میر کو دیا کا خیال آیا

اس لیے وہ واپس کلاس کی طرف چلا گیا

اس نے دیا کو کلاس میں دیکھا وہ وہاں نہیں تھی

وہ اسے ڈھونڈتے ہوئے کوریڈور کی طرف آیا وہاں اس ٹائم ابھی کوئی نہیں تھا

وہ واپس جانے لگا تو اسے کسی کے بولنے کی آواز آئی

اسی لیے وہ آگے چلا گیا

شاہ میر کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گا اشتعال کی شدید لہر اس کے وجود میں سرایت کر گئی

کیونکہ سامنے دیا کلاس ٹیچر کے گلے لگی ہوئی تھی

اس ٹیچر نے اسے کندھوں سے پکڑ کر پیچھے کیا اور اپنے ایک ہاتھ سے اس کے بال بگاڑے اور وہ دونوں ہنس ہنس

کر باتیں کر رہے تھے

اس کے بعد ٹیچر نے کچھ کہا اور وہاں سے چلا گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دیا جو ماہر کے پیچھے جارہی تھی اس سے پہلے وہ سٹاف روم میں جاتا اس آواز دے کر روک لیا

بھائی رکیں مجھے بات کرنی ہے

دیا یہاں بھائی نہیں سرہوں ماہر جو دیا کی آواز پر رکا تھا اسے ٹوکے بغیر نہیں رہ سکا

ادھر آئیں بات کرنی ہے

دیا اس کا ہاتھ پکڑ کر کوریڈور کی طرف کے آئی

## Posted On Kitab Nagri

اب بتائیں یہاں آنے کی وجہ  
تو ماہر نے سر کی اور اپنی بات بتادی  
اوووو مطلب یہ صرف سر کی وجہ سے ہے

Of course

بیٹا جی

بھائی جھوٹ مت بولیں

کیا مطلب کیسا جھوٹ ماہر سچ میں اس کی بات پر حیران ہوا تھا

آپ یہاں منہا کی وجہ سے نہیں آئے

ماہر دیا کی بات پر گڑ بڑا گیا

کیا مطلب

بھائی ایسے نا کرے نایار

مجھے سچ سچ بتادے اور اسے بھی

پتا اتنے دنوں سے کیسی شکل بنا کر پھر رہی تھی۔ اور آج آپ کو دیکھنے کے بعد پاگلوں کی طرح مسکرائے جا رہی ہے

دیا نے منہ بنا کر کہا

ماہر کو بھی پتا تھا کہ اب وہ چھپا نہیں پائے گا اور وہ چھپانا بھی نہیں چاہتا تھا

تو تم نہیں چاہتی کے تمہاری دوست تمہاری بھابی بن جائے

سچ بھائی



www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

مچ بھائی کی ڈان

یا ہو وو

دیانے خوشی سے جمہ کر کے ماہر کے گلے لگ گئی

اس سے اپنی خوشی سنبھل ہی نہیں رہی تھی

جب ماہر نے اسے کندھوں سے پکڑ کر پیچھے کیا

اور اب گڑیا یہ بات اس کے سامنے نا کرنا

ورنہ وہ تمہارے بھائی سے کوئی بات نہیں کرے گی

او کے ماہر نے دیا کے بال بگاڑتے ہوئے کہا

اور وہاں سے چلا گیا

دیا جو ماہر اور اپنی دوست کو ایک ساتھ سوچ رہی تھی اپنی کلائی کو زور سے کھینچنے پر مڑی

شاہ میر جو غصے سے جانے لگا تھا لیکن اس ٹیچر کے جاتے ہی دیا کی طرف بڑھا

اور اس کی کلائی کو اپنی مضبوط گرفت میں لیے

سٹور روم کی طرف جانے لگا

شاہ میر کیا کر رہے ہو پاگل ہو گئے ہو

You are hurting me

Leave my hand psycho man

## Posted On Kitab Nagri

دیا اپنی کلائی چھڑواتے ہوئے دبی دبی آواز میں چیخی لیکن شاہ میر ایک بھی سنے بغیر سٹور روم میں داخل ہوا

اور زور سے کلائی کو جھٹکا دے کر دیا کو دیوار سے لگایا

اور خود مڑ کے دروازہ الاک کرنے لگے

دیا جو اپنے سر کے اتنے زور سے دیوار سے لگنے پر یہی سمجھ رہی تھی کہ ضرور پھٹ گیا ہو گا دروازہ الاگانے کی آواز پر با

مشکل چکراتے سر کو سنبھال کر

سامنے دیکھا

اور شاہ میر کو دروازہ الاگاتے

دیکھ اس کی طرف بڑھی

یہ کیا کر رہے ہو باہر سب کیا سوچے گے شاہ میر دروازہ اکھولو

ابھی وہ کچھ کہتی کہ شاہ میر نے زور سے دیا کا جبر اپنے ہاتھ میں دبوچا اور اسے دیوار سے پن کر دیا

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئے ایسی گھٹیا حرکت کرنے کی ہاں

شاہ میر اپنی سرخ آنکھیں لیے دیا پر اتنی زور سے دھاڑا کہ خوف سے اس کا رنگ سفید پر گیا

کی۔۔ کی۔ کیا مطلب ش۔۔ ا۔۔ ہ می۔۔ ر

لیکن پھر بھی ہمت کر کے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں اس سے پوچھنے کی کوشش کی

شیٹ اپ دل تو میرا کر رہا ہے جن باہوں کا ہار تم نے اس گھٹیا شخص کے گلے میں ڈالا تھا ان باہوں کو ہی کاٹ

دوں یا اس شخص کا گلا

ہمت بھی کیسے ہوئی تمہاری یہی سوچ لیتی کہ وہ ٹیچر ہے



## Posted On Kitab Nagri

یا تم سچ میں پاگل ہو جو تمہیں میری آنکھوں میں میرے انداز سے یہ بات پتہ نہیں چلی کے میں کتنی محبت کرتا ہوں تم سے

نہیں شاہ میرا سا کچھ -- کچھ نہ -- نہی -- نہیں ہے تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے  
دیانے اپنے ہاتھ کو شاہ میر کے چہرے پر رکھتے ہوئے اسے بتانا چاہا لیکن شاہ میر نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا

Don't touch me damn it

ابھی کوریڈور میں جو دیکھا کیا وہ جھوٹ تھا ہاں  
بولو

شاہ میر نے اپنے ہاتھ کا مکہ بنا کر دیا کے کان کے پاس دیوار میں مارا  
آہہ دیا کی ڈر سے ایک دم چیخ نکل گئی جس کا گلا شاہ میر نے اپنا ہاتھ رکھ کر دبا دیا  
تمہیں سچ میں میری محبت محسوس نہیں ہوئی دیا  
آواز میں ایک دم سے بے بسی شامل ہو گئی اور شاہ میر نے اپنا ہاتھ دیا کے ماتھے کے ساتھ ٹکا دیا  
میں نے تو سنا تھا عشق سچا ہو تو اس کی تپش محبوب تک ضرور پہنچتی ہے  
پھر کیوں دیا تمہیں کیوں محسوس نہیں ہوا

ابھی دیا کچھ کہتی کہ وہ ایک دم سے پیچھے ہٹا اب چہرے پر سنجیدگی تھی جو بے بسی اور تکلیف آواز میں کچھ پل پہلے  
تھی اب کہی نہیں تھی اگر تم نے یہی سب کرنا تھا تو باہر کر لیتی اگر میرے علاؤہ کوئی دیکھ ابھی شاہ میر کا جھلا پورا  
بھی نہیں ہوا تھا کہ دیا کا ہاتھ اٹھا اور شاہ میر کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا  
بھائی ہے وہ میرا جاہل انسان بھائی ہے میرا

## Posted On Kitab Nagri

دیا جو شاہ میر کو سمجھنا چاہتی تھی کہ اسے غلط فہمی ہوئی ہے  
لیکن اس کی اگلی باتوں پر اس کا دل کر رہا تھا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے وہ  
اسے کتنا گھٹیا سمجھ رہا تھا

اس سے وضاحت تک نہیں مانگی بس اپنی سنائے جا رہا  
تھا

شاہ میر نے دیا کی بات پر شاکی نظروں سے اس کی طرف دیکھا  
وہ اپنی جنونی طبیعت کی وجہ سے کتنا غلط کر چکا تھا

دیا۔۔ وہ میں

ابھی وہ بات مکمل کرتا کہ دیا نے اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر دھکا دیا اور باہر کی طرف بڑھی  
دیا کے دھکا دینے سے شاہ میر لڑکھڑایا لیکن سنبھل کر دیا کے پیچھے لپکا

نہیں میری بات سنو

شاہ میر نے بازو پکڑ کر اسے روکنا

چاہا

نہیں مجھے تم جیسے شخص کی کوئی بات نہیں سننی جسے ایک منٹ میں میرا کردار خراب لگنے لگا

ایم سوری دیا پلیزیار سمجھو نہیں دیکھ سکتا تمہیں کسی کے ساتھ

نہیں کر سکتا میں یہ بات برداشت کہ کوئی تمہاری طرف دیکھے بھی

یہاں تو میں جانتا بھی نہیں تھا کہ تمہارا اس کا رشتہ کیا ہے

## Posted On Kitab Nagri

مطلب کل کو پھر سے کسی کے ساتھ دیکھو گے تو پھر شک کرو گے

تم غلط سمجھ رہی ہو

ایسا کچھ نہیں

ایسا ہی ہے آج تو یہ میرا بھائی تھا اگر کل کو دیکھو گے

تو پھر

تو پھر یہ کہ ایسی نوبت میں آنے نہیں دوں گا

اگر تم یہ سمجھ رہی ہو کہ میں یہ کہو گا کہ میری بیوی غیر مردوں کی باہوں کا ہار بنے

اور میں خاموشی سے دیکھتا رہوں تو ایسا کچھ نہیں ہے

پہلے

تو میں انہیں تو جہنم واصل کرو گا ہی لیکن تمہیں بھی قید کر دوں گا کیونکہ تمہیں مارنے کا حوصلہ نہیں ہو گا

اب غلط فہمی ہوئی اور معافی مانگ رہا ہوں

دیا تم بیوی ہو گی میری اور میاں بیوی کا رشتہ ہر رشتے سے مضبوط ہوتا ہے

غصہ ہو سکتا ہے جلن بھی شک نہیں ہو سکتا اب بھی جلن اور حسد ہی تھی تم میری محبت ہو صرف اس وقت تم

جانے کا کہو گی تو کس حق سے روک لیتا تمہیں میں

تم اگر آج کہہ دیتی کہ تم سچ میں کسی اور کو چاہتی ہو تو میں چیختا چلاتا لیکن کیا تمہیں روک پاتا

تم وہ بے بسی محسوس نہیں کر سکتی جو میں نے تمہیں یہاں لانے تک محسوس کی اگر تم کہہ دیتی تو

میں جیتے جی مرجاتا یا

## Posted On Kitab Nagri

مجھے نہیں سمجھ آرہا کیسے سمجھاؤں کیسے یقین دلاؤں کے شک نہیں تھا  
بس یہی کہو گا کی

I can't leave you babe girl

If he weren't your brother and you say you love him, I  
would probably lose my heartbeat today, not just my love  
(اگر وہ تمہارا بھائی نہ ہوتا اور تم کہتی کہ تم اس سے محبت کرتی ہو تو آج میں صرف اپنی محبت ہی نہیں شاید  
دھڑکنیں بھی کھودیتا)

تم محبت ہو دھڑکن ہو

سوچو محبت چلی جاتی تو دھڑکنوں کا کیا فائدہ رہتا

وہ دم سادھے اس کی گھمبیر آواز میں ہوئی سرگوشیوں کو سن رہی تھی  
وہ ایک دم سے ساکت ہو گئی جب شاہ میر نے اپنا چہرہ اس کی گردن میں چھپایا تو اسے نمی محسوس ہوئی کیا وہ رو رہا تھا  
پھر اسے سسکی کی آواز سنائی دی اب اس سے اپنی ٹانگوں پر کھڑا رہنا محال لگ رہا تھا  
جب شاہ میر نے اپنا چہرہ اوپر اٹھایا اور دیا کی آنکھوں میں دیکھا  
شاہ میر کی آنکھیں اس وقت ضبط کرنے کے چکر میں سرخ انگارہ ہو رہی تھی  
دیا کو ان سے خوف محسوس ہوا اس نے شاہ میر کے کندھوں کا سہارا لے کر خود کو گرنے سے بچایا

## Posted On Kitab Nagri

شاہ میر نے تھوڑا سا جھک کر دیا کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا اور کافی وقت ویسے ہی کھڑا رہا پھر وہ بنار کے وہاں سے نکلتا چلا گیا اور پیچھے دیا اس کے لمس پر پتھر بنی کھڑی رہ گئی

منہا بھی واش روم سے باہر آرہی تھی کہ کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے کھینچ کر سائیڈ پر لے گیا منہا نے کافی مزاحمت کی خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنا شروع ہو گئے

لیکن لانے والا جو بھی تھا اب دیوار سے پیٹھ لگا کر کھڑا ہو گیا

اور منہا کی پیٹھ اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی

وہ اب بھی مزاحمت کر رہی تھی

جس کا پیچھے والے پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا

منہا کو اپنی گردن ہر کسی کی گرم سانسوں کی تپش محسوس ہوئی جیسے وہ اس کی خوشبو کو محسوس کر رہا ہے

اس بات پر اس نے اپنے چہرے پر رکھے ہاتھ پر ناخن مارنا شروع کیے لیکن پیچھے والا شاید بہت ڈھیٹ تھا ویسے ہی

کھڑا رہا

www.kitabnagri.com

اس نے منہا کے بال گردن سے ایک سائیڈ پر کر کے

منہا کے کان میں سرگوشی کی

It's me Mahir

ماہر کی سرگوشی سن کر اس کے مزاحمت کرتے ہاتھ تورک گئے لیکن

اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا اور وہ کچھ نہ کر پاتی اپنی بے بسی سوچ کر منہا نے بے آواز رونا شروع کر دیا

## Posted On Kitab Nagri

ماہر نے جب اپنے ہاتھ پر آنسوؤں گرتے محسوس کیے تو  
چہرے سے ہاتھ ہٹا کر اسے کندھوں سے تھام کر چہرہ اپنی طرف کیا  
منہا اب بھی سر جھکائے رونے میں مصروف تھی  
یہ تو نہیں کہو گا کہ رونہ میں نے مزاق کیا تھا  
شاید ہیر و بننے کے چکر میں زیادہ ہو گیا  
فرسٹ ٹائم تھانہ تو سمجھ ہی نہیں آیا  
ماہر نے اپنے شرمندگی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر کہا  
منہا ابھی بھی رو رہی تھی ماہر نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے نزدیک کیا  
اور اسے گلے لگا کر اس کی پیٹھ سہلانے لگا  
ہششش چپ کر جاؤ یا اب مجھے بہت برا لگ رہا  
سوری مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا  
منہا جسے اب اپنی پوزیشن کا احساس ہوا تھا ایک دم سے پیچھے ہونے لگی کہ  
ماہر نے اس کی کمر میں دونوں ہاتھ باندھ کر اسے لوک کر دیا  
ماہر چھوڑیں مجھے بات نہیں کرنی آپ سے  
منہا نے غصے اور شرم کی ملی جلی کیفیت میں ماہر کے بازو ہٹاتے ہوئے کہا  
جس پر ماہر نے گرفت اور مضبوط کر دی  
پہلے میرے اس دن کے سوال کا جواب دیتی جائیں



## Posted On Kitab Nagri

آپ نے تو کہا تھا کہ آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا جواب جو بھی ہو  
کرنی تو آپ نے اپنی مرضی ہی ہے نا  
جی بالکل لیکن فرق صرف نا کو سن کر نہیں پڑے گا کیونکہ شادی تو میں آپ سے ہی کرنے والا ہوں  
لیکن ہاں سن کر بہت فرق پڑے گا  
ماہر نے منہا کی طرف جھک کر شوخی سی کہا  
ہاں سن کر کیوں پڑے گا منہا نے ہمت کر کے نظریں اوپر اٹھا کر پوچھا  
لیکن زیادہ دیر وہ ان لودیتی نظروں میں دیکھنا پائی اور نظرے جھکالی  
ماہر کے لبوں پر ایک جاندار مسکراہٹ نے احاطہ کیا  
یہ آپ پہلے ہاں بولے پھر بتاتا ہوں  
تو اب کریں ہاں  
تو پھر آپ مجھے جانے دے گے  
جی بالکل  
جلدی بولے اس سے پہلے کوئی آجائے  
ماہر کی بات پر منہا نے گھبرا کر جلدی سے ہاں بول دیا  
مجھے منظور ہے  
آپ جب مرضی رشتہ لے آئے  
منہا کی بات پر ماہر نے جھک کر اس کے ماتھے اور آنکھوں پر اپنا لمس چھوڑا



## Posted On Kitab Nagri

ابھی کے لیے اتنا ہی

باقی قبول ہے کے بعد

منہا جو ماہر کے عمل سے ایک دم سے لڑکھڑائی تو اس نے ماہر کے بازوؤں پکڑ کر خود کو بچایا اور اب وہ سرخ چہرہ  
لیے شاکی نظروں سے ماہر کو دیکھ رہی تھی  
منہا کے ایسے دیکھنے پر ماہر نے آنکھ دبائی

یہ چہرہ غصے سے لال ہوا ہے کیا کے میں نے پینڈینگ میں کر دیا  
مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ابھی وہ پھر سے جھکتا کہ منہا نے ماہر کو دھکا دے کر وہاں سے بھاگنا چاہا  
ماہر نے اس کے بھاگنے پر ہلکا سا قہقہہ لگایا  
اور منہا کا بازو پکڑ کر کھینچا کے جس سے اس کی پیٹھ  
ماہر کے سینے سے ٹکرائی تو وہ اپنا سانس تک روک گئی  
میں سوچ رہا ہوں کہ ان پیپرز کے بعد نکاح  
اور نیکسٹ کے بعد رخصتی رکھ لیتے ہیں  
کیا خیال ہے

می۔۔ میرا ایسا کوئی خیال نہیں آپ زیادہ مت پھیلیں  
اور اپنی کہنی ماہر کے پیٹ میں مار کر بھاگ گئی  
اففف ظالم لڑکی

اس کے جانے کے بعد ماہر دلکشی سے مسکراتا ہوا اسٹاف روم کی طرف چلا گیا

## Posted On Kitab Nagri

فجر جو بیٹھی اپنے نیکسٹ لیکچر کا پڑھ رہی تھی اب رضا کی حرکتوں سے اس کا دماغ گھومنے والا تھا  
کبھی وہ پین سے اس کے رجسٹر پر کچھ بنانے لگ جاتا  
اور کبھی اپنی دو انگلیوں کو چلاتے ہوئے لاتا اور بک پر رکھے فجر کے ہاتھ سے ٹریس کرتا اس کے سر تک جاتا اور  
وہاں تھپڑ مار کر واپس آتا  
اور پھر ہاتھ پر آکر وہی عمل کرتا  
اور فجر کے کوئی جواب نادینے پر اس کی پیچھے بیٹھ کر اس کے بالوں کے ساتھ کھیلنے لگتا  
اس کے کرلی بالوں میں رنگ کی شپ والے چسپ ڈال دیتا  
لیکن فجر بھی ڈھیٹ بنی بیٹھی رہی اور اب تو اس کے صبر کا اینڈ ہو گیا تھا جب رضا نے  
اس کے پین کا آپریشن کرتے ہوئے اسے کھولا لیکن پیچھے سے اس سے نہیں کھل رہا تھا تو اس نے زور لگایا تو وہ دو  
حصوں میں ہو گیا  
اور پین سے نکلنے والی انک فجر کے چہرے اور بک پر گر چکی تھی  
اب وہ خونخوار نظروں سے رضا کو گھور رہی تھی  
دیک۔۔ دیکھو فا۔۔ فا۔ فجر میری معصوم چڑیا یہ تمہارا پین ہی خراب تھا  
میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا  
فجر کے اتنے خوفناک تاثرات دیکھ کر رضا گڑبڑا گیا  
تم چھو نہ رکھی کے اب بچو میرے ہاتھوں

## Posted On Kitab Nagri

فجر ایک دم سے اٹھ کر اس کی طرف بھاگی  
فجر کے اپنی طرف آنے پر رضا بھی گرتا پڑتا وہاں سے بھاگا  
کیونکہ وہ اس وقت کسی چڑیل سے کم نہیں لگ رہی تھی  
نہیں۔۔۔ بچا و فجر سوری یار غلطی سے ہوا  
غلطی جنگلی انسان  
تم خود ایک بہت بڑی غلطی ہو  
آج آ جاؤ ذرا میرے ہاتھ  
یہ غلط بات ہے فجر جب میں چاہتا ہوں تم میرے ہاتھ آ جاؤ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تب تم آتی نہیں  
اب جب میں نہیں چار ہا تو یہ زبردستی ہے یار رضا نے بھاگتے ہوئے پیچھے دیکھ کر کہا  
تم بتمیز جاہل چھو ندر ر کو  
ابھی وہ آگے بھاگتا کے رضا کا پاؤں ٹکرایا اور وہ دھڑام سے نیچے گرا  
ہا ہا ہا ہا  
بہت اچھا ہوا  
فجر نے وہاں کسی کی گری ہوئی پانی کی بوتل اٹھائی رضا جو اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا  
اس کے پاس جا کر اس کے چہرے پر وہ پانی گرا دیا  
اور جب تک وہ سمجھتا فجر نے وہاں سے مٹی اٹھا کر اس کے گیلے چہرے پر لگادی  
ابھی وہ اٹھ کر بھاگتی کہ رضا نے ہاتھ پکڑ کر روک لیا

## Posted On Kitab Nagri

پہلے وہ خود کھڑا ہوا

ساتھ فجر کو بھی کو بھی کھینچ کر کھڑا کیا دیکھو رضا میں چھوڑو گی نہیں

ابھی وہ کملہ مکمل کرتی کے رضا نے مٹی والی گال فجر کی گال سے لگا کر زور سے رگڑ کے ساری مٹی اس کے منہ پر لگا کر بھاگا

کہ فجر نے اس کے سر کے بالوں سے پکڑ لیا

تمہیں ذرا شرم نہیں

بال چھوڑو فجر میں گنجا ہو جاوگا

میں تمہیں آج گنجا کر کے ہی چھوڑو گی

فجر سمجھو یا سب میری بیوی کو کہے گے اس کا شوہر گنجا ہے

جب اسے تم جیسا شوہر مل گیا تو گنجا ہو یا پاؤں تک زلفوں والا اس کا نصیب پھوٹ چکا

فجر کی بات پر رضا نے بھی اس کے بال پکڑ لیے تو ٹھیک ہے

تمہارے بارے میں بھی یہی خیال ہو گا سب کا

ابھی وہ دونوں ایک دوسرے کے بال کھینچ رہے تھے کے دیا نے آکر چھڑوایا

تم دونوں

کیوں جنگلیوں کی طرح لڑ رہے ہو

اس نے پہلے تنگ کیا مجھے

اس نے پہلے بال کھینچے میرے

## Posted On Kitab Nagri

چپ کر جاؤ دونوں اور جا کر حلیہ درست کرو لیکچر سٹارٹ ہونے والا ہے  
ہنسنہ جاہل چھوہند انسان  
اور تم چوں چوں کرنے والی چڑیا  
دفع ہو جاؤ دونوں یہاں سے دیا کے چلانے پر وہ دونوں وہاں سے نود و گیارہ ہو گئے  
چھٹی تک شاہ میر نے بہت بار بات کرنے کی کوشش کی لیکن دیا نے اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا  
وہ محبت کرتا تھا یہ بات دیامانتی تھی لیکن جو اس نے شک کیا  
ابھی اسے غصہ تھا اس بات پر  
شاہ میر کو اپنی بیوقوفی اور دیا پر بھی اب غصہ آ رہا تھا

شائستہ اور ندا بیگم حنا رومیرب کے ساتھ شاپنگ گئی ہوئی تھی  
وہ گھر آیا تو اسنے ارد گرد دیکھا تو اندازہ ہوا شاید کوئی گھر نہیں  
لیکن وہ جب تک روم میں جاتا عمران صاحب کچن میں سے پانی لیتے باہر آ رہے تھے  
نہ سلام نی دعایٹا تمہارا مسلمان گھرانے سے ہی تعلق ہے نا  
بے شرموں کی طرح منہ اٹھا کر جا رہے ہو

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی اس وقت شاہ میر نے ان کی طرف دیکھ کر جواب دیا تو  
اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر اور ان میں نمی دیکھ کر وہ گھبرا گئے  
کیا ہوا ہے تمہیں وہ ایک دم سے دھاڑے نشہ و شہ کر کے آئے ہو کیا



## Posted On Kitab Nagri

پیار سے تو وہ پوچھ نہیں سکتے تھے اور انہیں پتہ تھا کہ وہ ایسی حرکت نہیں کر سکتا لیکن اب کسی بہانے پوچھنا بھی تھا  
نا

لیکن شاہ میر ان کی بات کا جواب دیے بنا روم میں چلا گیا اور پھر ٹھا سے دروازہ بند کیا  
اور اس بار عمران صاحب کو اپنے دل سے زیادہ بھتیجے کی فکر تھی

انہوں نے جلدی سے گلاس وہی رکھا

اور رضا کے گھر کا ل ملائی

پتہ چلا کہ

وہ ابھی تک گھر نہیں آیا

تو انہوں نے جلدی سے کالج پر نسیل کو کال کی

السلام و علیکم

عمران شاہ بات کر رہا ہوں

جی جی بولے بولے آپ کیا کہنا ہے سر

www.kitabnagri.com

آج میرے بھتیجے سے کسی نے لڑائی کی ہے کالج میں کوئی جھگڑا ہوا ہے کیا

جی نہیں کالج میں تو کوئی جھگڑا نہیں ہوا شاید سٹوڈنٹس کی آپس میں کوئی بات ہوئی ہو تو میں نہیں جانتا

میری بات کان کھول کر سنو پرنسپل اگر کسی نے میرے بھتیجے کو کچھ کہا ہوا تو تمہارے کالج کی اینٹ سے اینٹ بجا

دوں گا

فون بند کر کے وہ اپنے کمرے کی طرف دوڑے

## Posted On Kitab Nagri

عمران صاحب کو پیسے کمانے کا شوق تھا ہر بار کاروبار شروع کرتے لیکن ہر بار نقصان ہو جاتا  
اسی لیے وہ پیسے کمانے کی ہر ممکن کوشش کرتے جس کی وجہ سے وہ خاندان کی نظروں میں لالچی بن گئے  
اور جب بھائی کی وفات ہوئی تو ان کے دل میں ایسی بات نہیں تھی پر خاندان والوں کا کہنا تھا کہ انکی بھابھی نئی  
شادی کر کے گی اور ساری دولت ساتھ لے جائے گی تو وہ خود سنبھال لے

ان کے دل میں وقتی لالچ آ بھی گیا تھا  
لیکن بعد میں انہیں اپنی سوچ پر شرمندگی ہوئی  
وہ اپنی بیوی اور بیٹیوں کی شائستہ بیگم اور شاہ میر سے محبت دیکھ چکے تھے تو انہیں افسوس ہوا کہ  
ان کا تو شاہ میر سے خونی رشتہ ہے تو وہ ایسے کیسے سوچ سکتے ہیں  
لیکن انہوں نے اپنے دل ایمانداری کی گواہی کسی کو دینا ضروری نہیں سمجھا

وہ جلدی سے چابی لے کر شاہ میر کا دروازہ کھول کر داخل ہوئے تو انہیں لگا کسی نے انکا دل میٹھی میں بند کر دیا ہو  
وہ نیچے زمین پر بیٹھا اپنے دونوں ہاتھ ٹانگوں کے گرد لپیٹے منہ چھپائے بیٹھا تھا  
اوڑے شاہ میر پتر

وہ جلدی سے اس کے پاس آئے اور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا تو اس کی سوجی آنکھیں دیکھ کر ہول گئے  
بتا اپنے چاچے کو کس نے میرے شیر کو کچھ کہا ہے  
شاہ میر ایک دم سے ان کے گلے لگ گیا

## Posted On Kitab Nagri

چاچو غلطی میری تھی میں اسے ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا شک بھی نہیں کیا

لیکن پتا نہیں غصے میں کچھ پتہ نہیں چلا

میں اسے نہیں کھونا چاہتا چاچو

عمران صاحب اس کی بات سمجھ کر ہولے سے مسکرا دیے دل سے بوجھ ہلکا ہو گیا

ان کا بھائی بھی تو ایسا ہی تھا

کچھ نہیں ہوتا تیرا چاچو اسے لے آئے گا اور منانے کے طریقے بھی بتائے گا اب آٹھ یاں اور پر بیٹھ

اسے بیٹھا کروہ کچن میں گئے اور فرج میں سے سینڈویچ اور دودھ نکال کر اس کے لیے لے آئے اور کچھ تو آتا نہیں

تھابس گرم کر سکتے تھے

پھر شاہ میر کے نانا کرنے کے باوجود اسے زبردستی کھلا کر ساتھ

میڈیسن بھی کھلا دی

اور دروازہ لگا کر سونے کی ضرورت نہیں

قور پھر خود کی ہی بات کی نفی کرتے ہوئے بولے

دروازہ اچھوڑوں تم سو جاؤ میں یہی ہوں

آپ جائے یا رنند نہیں آئے گی

سوتے ہو یا تمہاری ماں کو بتاؤ پھر اور شاہ میر ان کی بات پر بنا بحث کیے سو گیا

جب انہیں اس کے سونے کا یقین ہوا تو روم سے باہر آ گئے

انہیں ڈر تھا کہ وہ خود کو کوئی نقصان نہ پہنچالے وہ اس کی جنونی طبیعت سے اچھے سے واقف تھے

## Posted On Kitab Nagri

شاہ میر نے اتنے دن دیا کو منانے اس سے بات کرنے کی بہت کوشش کی  
لیکن وہ اس سے بات تو دور دیکھنا بھی گوارا نہ کرتی  
جہاں شاہ میر ہوتا وہاں سے اٹھ کے چلی جاتی  
یہ بات اب منہا فجر اور رضانے بھی نوٹ کی  
تمہاریے اور شاہ میر کے درمیان کچھ ہوا ہے کیا  
دیا اور منہا جب اکیلی تھی تب منہانے پوچھا  
نہیں تو ایسی کوئی بات نہیں

دیانے ٹالنا چاہا  
تم نہیں بتانا چاہتی وہ الگ بات ہے ورنہ سب یہ بات نوٹ کرتے ہیں جب شاہ میر کے بات کرنے پر تم اٹھ کر چلی  
جاتی ہو

میں تمہاری دوست ہوں کوئی پریشانی ہے تو تم جب مرضی سنیر کر سکتی ہو  
دیا کچھ دیر خاموشی سے سوچتی رہی  
وعدہ کرو کسی کو بتاؤ گی نہیں

خاص کر فجر کو اس کے پیٹ میں کوئی بات نہیں بچتی  
تمہیں ایسے لگتا ہے دیا کہ میں تمہاری باتیں بتاؤ گی کسی کو  
نہیں یا ایسا نہیں لیکن میں بس یہ چاہتی ہوں کسی کو پتہ نا چلے  
اچھا ٹھیک ہے اب بتاؤ

## Posted On Kitab Nagri

پھر دیا نے شاہ میر سے ہوئی سب باتیں اور اس دن والا سارا قصہ سنادیا  
اور منہا بیچاری منہ کھولے سن رہی تھی  
حد ہے یار تم نے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا  
اسے چھوڑو یہ بتاؤ اب میں کیا کرو

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

Posted On Kitab Nagri  
whatsapp \_ 0335 7500595

دیکھو دیا غلطی ہوئی اور اس نے معافی بھی مانگ لے  
جہاں تک میں سمجھتی ہوں مرد اگر کسی عورت کے سامنے جھکتا ہے تو مطلب وہ اسے سچ میں بہت پیار کرتا ہے  
اس نے جو بھی کیا تم بات نا کر کے بدلہ لے لیا نا  
اب دوستی کر لو اس سے ناراضگی ختم کرو یار  
ٹھیک ہے کر لوں گی  
لیکن اس کی مجنوں والی شکل دیکھ کر مزا آتا ہے  
ہاں اور جس دن وہ مجنوں بھڑک گیا نا پھر دیکھنا  
ایوے ہی دیا نے ناک سے مکھی اڑائی  
جی بالکل اندازہ ہو گیا آپ کی کہانی سن کر  
ہاں تب تو میں کنفیوز ہو جاتی تھی ویسے بھی وہ بڑا ہے  
بڑوں کی عزت کرنی چاہیے  
ہا ہا ہا ہا

دیا کی بات پر منہا نے قہقہہ لگایا اور یہ عزت تم ہمیشہ کرنے والی ہو  
منہا کی بات کا مطلب سمجھ کر دیا نے خجالت چھپانے کے لیے بات بدل دی



## Posted On Kitab Nagri

وہ سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ جب شاہ میر آیا اسے امید تو تھی کہ دیا اٹھ کر چلی جائے گی  
لیکن وہ ویسے ہی بیٹھی رہی تو اسے خوشگوار حیرت ہوئی  
جو کہ اس کے چہرے سے واضح محسوس ہو رہی تھی  
تب شاہ میر دیا سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا  
تم کہا تھے رضائے شاہ میر کو دیکھ کر پوچھا  
کہی نہیں آفس گیا تھا

اوووو

خیر ہے آج نواب صاحب کے چہرے کی مسکراہٹ ہی کم نہیں ہو رہی  
رضائے شاہ میر کے مسلسل مسکرانے پر چوٹ کی  
جس پر شاہ میر نے اسے گھوری سے نوازا

لیکن ایک دم شاہ میر کی آنکھوں میں چمک آئی تو وہ رضا کی طرف متوجہ ہوا  
ہاں نابالک وہی وجہ ہے جو تمہاری ہے  
شاہ میر نے طنز کیا جو رضا اور باقی سب کو تو سمجھنا آیا

کیا مطلب میری ایسی کونسی وجہ رضائے لا پرواہی سے سموسہ کھاتے ہوئے جواب دیا  
یار وہی وجہ نا جس کے ناراض ہونے پر تمہارے چہرے کی بتی گل ہو جاتی ہے اور بولنے پر یہ بتیسی اندر ہی نہیں  
جاتی

اور جس کی وجہ سے میں بھی اب نظر نہیں آتا شاہ میر ابھی اور گل افشانی کرتا کہ رضا کو شدید قسم کا پھندا لگا

## Posted On Kitab Nagri

اور فجر بھی یک دم سے گڑ بڑا گئی

بکواس مت کر

ایسا کچھ نہیں ہے

رضانے سانس بحال کرتے اسے ٹوکا

لیکن وہ شاہ میر ہی کیا جو بعض آجائے

مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے

کیوں فجر

شاہ میر کے فجر کو مخاطب کرنے پر وہ بیچاری گڑ بڑا گئی

کی۔۔ کیا مطلب مجھے کیسے پتا

تمہیں بھی نہیں پتا مجھے لگا تم سارا دن ساتھ ہوتی ہوگی تو اس کی ایکٹیویز پر دھیان بھی ہوگا

شاہ میر نے تاسف سے سر ہلایا جیسے بہت دکھ ہوا ہوا ہے

نہیں تو میں کب سارا دن ساتھ ہوتی ہوں بس جب کبھی لیکچر فری ہو

یہ بھی ہے

ویسے فری ٹائم ہی سارا ٹائم نہیں ہوتا کیا اب کلاس میں بھی ساتھ بیٹھنا تھا کیا

شاہ میر کی زبان جو اتنے دنوں سے بند تھی

آج سارے دنوں کی کسر پوری کر رہی تھی اور رضا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کا گلاد بادے

مجھے اسائنمنٹ کا پوچھنا تھا ٹیچر سے فجر نے تو وہاں سے بھاگنا ہی ضروری سمجھا

## Posted On Kitab Nagri

اور مجھے تیری یہ شکل نہیں دیکھنی جارہا ہوں کرتارہ بکواس  
ہاہا کیوں تمہیں بھی ٹیچر سے اسائنمنٹ کا پوچھنا ہے  
لیکن رضائے جواب دینا ضروری نا سمجھا

ان دونوں کے جانے کے بعد وہاں تو خاموشی ہی چھا گئی  
منہانے سراٹھا کر دیکھا تو دونوں کو اپنے اپنے ہاتھوں کو گھورتے پایا  
وہ چاہتی تھی کہ وہ دونوں آپس میں بات کریں اس لیے وہاں سے چپکے سے اٹھ کر چلی گئی  
شاہ میر نے منہا سے بات کرنے کے بہانے جیسے ہی سراٹھایا منہا تو نہیں تھی  
لیکن دیا سر جھکائے ضرور بیٹھی تھی  
وہ جو اتنے دنوں بعد اسے اتنے پاس سے دیکھ رہا تھا  
بے خودی میں دیکھتا ہی رہا  
لیکن ایک دم اس کی سامنے نظر اٹھی تو غصے سے چہرہ لال ہو گیا  
سامنے بیٹھا لڑکا مسلسل دیا کی طرف دیکھ رہا تھا  
اور مسکرائے جارہا تھا

شاہ میر پہلے تو اٹھ کر جانے لگا لیکن پھر وہی بیٹھ گیا  
اس نے لڑکے کی طرف آبرو آچکا کر اشار کیا کہ کیا مسئلہ ہے  
لڑکے کا شاہ میر پر دھیان گیا تو گڑ بڑا گیا

## Posted On Kitab Nagri

اور ارد گرد دیکھنے لگا

شاہ میر نے سر جھٹک کے دیا کی طرف دیکھا

اور اس کے بالکل سامنے آکر بیٹھ گیا کے اس طریقے سودیا بالکل کور ہو گئی  
دیانے شاہ میر کو اپنے سامنے بیٹھا محسوس تو کیا لیکن وہ گھبرا رہی تھی کہ وہ کیا بات کرے

اور دوسری طرف شاہ میر سوچ رہا تھا

ابھی اگر وہ اس لڑکے کو کچھ کہتا تو اس

Beauty with no Brain

نے یہ کہنا تھا کہ وہ شک کر رہا ہے

یہ بات وہی جانتا تھا کہ اپنا غصہ کیسے کنٹرول کیا تھا

اب اس نے دیا کے ہاتھوں کو دیکھا جن پر وہ نجانے کیا تلاش کر رہی تھی

پھر شاہ میر نے ایک دم سے ہاتھ بڑھا کر اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے

دیانے ہاتھ کھینچنے چاہے جس پر شاہ میر نے گرفت مضبوط کر دی

کیا تلاش کر رہی ہو ان ہاتھوں میں

شاہ میر نے دیا کی طرف دیکھ کر کہا

تو دیانے آہستہ سے نظریں اٹھائی

جو سیدھا شاہ میر کی آنکھوں سے ٹکرائی

وہ جو اتنی دیر سے بولنے کی ہمت پیدا کر رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اب ان بولتی آنکھوں کے آگے وہ پھر سے خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی

میرے ہاتھ میری مرضی

لیکن پھر بھی ہمت کر کے جواب دیا

شاہ میر نے اس کی بات پر سر ہلایا ہو جیسے بات سمجھ آگئی ہو

پھر اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ پر رکھ کر

دوسرے ہاتھ سے اس کی ہتھیلیوں میں لیکیریں کھینچنے لگا

دیا کو ایک دم سے جھرجھری سی آئی

جسم کا سارا خون جیسے چہرے پر سمٹ آیا ہو

میں بتاؤ ان ہاتھوں کی لکیروں میں کیا ہے

شاہ میر نے ویسے ہی سر جھکائے دیا کو مخاطب کیا

لیکن دیا کے جواب نادینے پر پھر بولا

ان ہاتھوں کی لکیروں میں

شاہ میر شاہ ہے

اس کی محبت اس کا جنون اس کا زندگی بھر کا ساتھ ہے

اگر کوئی پوچھے تم سے کہ تمہارے ہاتھ کی لکیروں میں کیا ہے تو بلا جھجک کہنا

میر شاہ میر شاہ

سمجھ آئی بے بی گرل

## Posted On Kitab Nagri

دیا تو دم سادھے اس کا جنون سن رہی تھی جو اپنی  
کہہ کر اس کے ہاتھ کی ہتھیلیوں پر جھکا اور اپنا شدت بھرالمس چھوڑ کر سیدھا ہوا  
اور ان ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کر لیا

اور اب

دیا کے چہرے کو بغور دیکھنے لگا

جسے خود احساس نہیں ہوا تھا کہ

وہ بے خیالی میں کب سے شاہ میر کو دیکھی جا رہی تھی

شاہ میر کے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ آئی

بے بی گرل ایسے دیکھو گی تو تمہارے لیکن مشکل ہو جائے گی

ویسے بھی تمہارے چچا سر کا کہنا ہے

میں پھلنے میں ماہر ہوں بس موقع مل جائے

اور تمہارا یوں مسلسل

دیکھنا مجھے موقع سے بھی آگے رضامندی کا احساس دلارہا ہے

شاہ میر کی گل افشانی پر دیا کو احساس ہوا اور اس نے جلدی سے نظریں پھیری

اور اپنے ہاتھ کھینچنے چاہے جن پر گرفت اور مضبوط ہو گئی

کوشش بھی مت کرنا دیا

نہ آج نہ پھر کبھی



## Posted On Kitab Nagri

اتنے دنوں سے بے رخی برداشت کر رہا تھا  
کیونکہ اپنی غلطی کا احساس تھا مجھے  
لیکن اب اگر تم نے کبھی میرے پاس آنے پر دور جانے کی کوشش کی تو انجام بہت برا ہوگا  
اس نے ایک دم سے دیا کے ہاتھ پر دباؤ بڑھایا کہ درد سے دیا کی آنکھوں میں آنسو آگئے  
تم نہایت ہی جنگلی انسان ہو  
دیانے بے بسی سے کہا  
شاہ میرے گرفت ہلکی کی  
ہاں نا میں جنگلی ہو گا تو میری اولاد ڈارزن پیدا ہوگی نا  
شاہ میرے قہقہہ لگا کر خود کی ہی بات کو انجوائے کیا  
اور دیا بچاری تو اس کی بے تکی بات پر بس دانت ہی پیس سکی  
شاہ میر خاموش ہو کر دیا کی طرف متوجہ ہوا  
جواب دوسری طرف دیکھ رہی تھی  
www.kitabnagri.com  
دیا تم نخرے دکھانا میں پورے دل سے تمہارے ناز نخرے اٹھاؤ گا  
فرمائشیں کرنا

لیکن ناراض ابھی وہ بات پوری کرتا کہ دیا نے ایسے دیکھا کہ تمہاری حرکتیں ہے کہ بندانا ناراض نا ہو  
اچھا ٹھیک ہے ہو جانا

کیونکہ اس کے بنا تم لڑکیوں کا گزارا نہیں

## Posted On Kitab Nagri

لیکن دور کبھی مت جانا یہ بات میں برداشت ہر گز نہیں کروں گا  
اور یہ بات اپنے خالی دماغ میں ڈال لو  
کیونکہ میں بار بار ایک بات پر بحث نہیں کر سکتا  
اور دیا تو اسے بس گھور کر رہ گئی کے پیار سے بات کرتے کرتے وہ اپنے اصلی جنگلی پن پر اترے بنا کیسے رہ سکتا ہے

فجر جو وہاں سے اٹھ کر آگئی تھی ابھی اس نے سکھ کا سانس بھی نہیں لیا تھا کہ رضا بھی اس کے پیچھے ہی آگیا  
جس پر فجر کا دل کیا کہ اپنا سر پھاڑ لے  
اس انسان کی حرکتیں ہی ایسی تھی  
کہ کوئی شک کیے بنا کیسے رہ سکتا تھا  
چڑیا یا رتم مجھے وہاں ہی چھوڑ کر آگئی  
رضانے آتے اتنے دکھ بھرے انداز میں کہا کہ فجر کو بھی شک ہوا  
کہ پتا نہیں بچارے کو کس جنگ میں اکیلا چھوڑ آئی تھی  
گزارا نہیں نا ہوا تمہارا بندر

پیچھے پیچھے آگئے اب تمہارا وہ دوست اور ریکارڈ لگائے گا میرا  
تو میں ساتھ ہو گا نا تمہاری طرح اکیلے چھوڑ کر نہیں آؤ گا  
رضانے سر جھکاتے جواب دیا

کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے تمہاری

## Posted On Kitab Nagri

فجر نے اٹھ کر جانا چاہا تو رضائے ہاتھ تھام کر روکا  
اچھا سنو تو نیکسٹ ٹائم ایسا نہیں ہوگا  
لیکن تم نے اچھا نہیں کیا مجھے وہاں اکیلے چھوڑ کر  
بہت ظلم کر دیا ناگو د میں اٹھا کر ساتھ لانا چاہیے تھا نا  
تمہیں فجر نے دانت پیس کر جواب دیا  
ہا ہا مجھے تو کوئی اعتراض نہیں تم اٹھا لیتی چڑیا اسی بہانے ہم نیا ٹرینڈ بنا لیتے  
فجر نے رضا کی بات پر ایک گھوری سے نوازا  
تم بہت بیہودہ انسان ہو  
فجر نے دانت پیس کر کہا تا کہ اسے کوئی شرم آئے لیکن وہ دونوں دوست تو انتہا کے بے شرم تھے  
ہا ہا ہا بیہودہ نہیں لیکن رومنٹک بہت ہوں لیکن فکر مت کرو ایک دن تم خود یہ بات مان جاؤ گی  
رضائی بے شرمی کا مقابلہ تو وہ کبھی نہیں کر سکتی تھی اسی لیے وہاں سے جانا چاہا  
تو رضائے پھر سے کلائی پکڑ کر روکا  
فجر جو جلدی میں بھاگنے والی تھی کلائی کھینچنے پر توازن برقرار نہ رکھ پائی اور سیدھا رضا کے سینے سے ٹکرائی  
فجر نے جلدی سے اپنے ہاتھ سینے پر رکھ کر خود کو مکمل کرنے سے بچایا  
رضائے فجر کے چہرے پر آئے بال ہاتھ سے پیچھے کیے اور اس کا شرم سے لال پڑتا چہرہ دیکھا  
وہ آج اسے اتنے قریب سے دیکھ رہا تھا  
وہ تو پہلے دن ہی اس کے دل میں آ بسی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اور اب تو وہ اپنے دل کے دھڑکنے کی آواز اپنے کانوں میں سن رہا تھا  
یہی حال فجر کا تھا

رضانے یک دم سے تھوڑی سی کروٹ بدل کر فجر کو درخت کے ساتھ لگایا اور خود اس پر جھک آیا  
چڑیا تمہیں نہیں لگتا کہ ہمیں بہت جلد گھر والوں سے بات کر کے اپنا گھونسلہ بنالینا چاہیے  
جہاں تمہیں مکمل حق اور اپنی مرضی سے جی بھر کر محسوس کر سکو  
فجر کی قینچی کی طرح چلتی زبان کو اس وقت بریک لگا ہوا تھا  
جس پر رضا اور شوخا ہوا  
لیکن

وہاں میں تمہاری خاموشی نہیں اپنے اظہار پر چوں چوں سننا چاہو گا  
اب تو بالکل بھی میری چڑیا نہیں لگ رہی

میں چاہتا ہوں میری چڑیا ہر بات پر میرا مقابلہ کرے  
رضانے اس کے چہرے پر پھونک مار کر کہا  
تو فجر دانت پیس کر رہ گئی

اب اس کی بے شرمی کا وہ کیا مقابلہ کرتی  
فجر نے نظریں اٹھائی تو دیکھا رضا آنکھیں بند کیے اس کے چہرے پر جھکنے لگا تھا  
وہ جو اپنے جذبات میں کھویا ہوا تھا فجر کے دھکادینے پر ہوش میں آیا  
جنگلی بیہودہ انسان

## Posted On Kitab Nagri

کالج ہے یہ

تمہارے ابا کا لو سپوٹ نہیں

جہاں تم جو مرضی کرو

رضاجو دھکا دینے پر بد مزہ ہوا تھا اس کی بات پر کھلکھلا کر ہنسا

اور کمبخت اتنا پیار الگ رہا تھا کہ فجر کو اپنی نیت خراب ہوتی لگی

لیکن اس کی اگلی بات پر سارا پیارا ڈن چھو ہو گیا

مطلب اگر ابا اپنا لو سپوٹ دے دیں تو وہاں اجازت ہے

تم بھاڑ میں جاؤ

فجر وہاں سے پاؤں پٹک کر آگئی

لیکن اپنے پیچھے اسے رضا کے قہقہے سنائی دے رہے تھے

شاہ میر نے گھر آ کر آج سونے کی بجائے سب کے ساتھ لنچ کرنے کا سوچا وہ جو اتنے دنوں سے اداس تھا

اب دیا کے بات کرنے پر وہ اداسی ختم ہو چکی تھی

وہ روم سے باہر آیا تو صرف نذا بیگم اور عمران صاحب لنچ کر رہے تھے

میرب اور حنا دوست کی طرف گئی ہوئی تھیں اور شائستہ بیگم آرام کر رہی تھی اسی لیے وہ دونوں ہی لنچ پر تھے

عمران صاحب نے اس کی طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر مطمئن ہو گئے

اور کھانا کھانے لگے

## Posted On Kitab Nagri

شاہ میر نے بھی کھانا شروع کیا  
اور بنا کوئی بات کی وہ اپنی پلیٹ پر جھک گیا  
عمران صاحب نے اس کی طرف دیکھا  
تو شاہ میر نے بھی ان کی طرف دیکھا  
اور اس کی آنکھوں میں شیطانی مسکراہٹ دیکھ کر  
عمران صاحب کو اپنے کھانے اور دل کی فکر لگ گئی  
وہ سوچنے لگ گئے یہ بلا جو آرام سے آکر بیٹھ گئی ہے ضرور کوئی ان پر حملہ ہونے والا ہے  
انہوں نے نامحسوس انداز میں ڈشو کو اپنے پاس کیا اور اپنی پلیٹ میں ایک ہی بار میں کھانا ڈال کر جلدی جلدی  
کھانے لگے  
کیونکہ  
آج انہوں نے ٹھیک سے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا  
اور اب وہ بھوکا نہیں رہنا چاہتے تھے  
شاہ میر نے اپنا کھانا کھایا  
اور آرام سے اٹھ کر اپنے روم میں چلا گیا  
تو عمران صاحب نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا  
یہ بات تو نندا بیگم نے بھی نے بھی نوٹ کی  
کیونکہ وہ دونوں جب بھی آمنے سامنے ہوتے تھے



## Posted On Kitab Nagri

تو کوئی نہ کوئی ٹھاہ ضرور ہوتی تھی

ابھی وہ اپنی حیرت پر قابو بھی نا

پاسکے کہ شاہ میرا نہیں پھر سے آتا ہوا دکھائی دیا

اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی

وہ سیدھا عمران صاحب کے پاس آیا

اور ان کے سامنے رکھی

اور ٹیبل پر اور ان کی چٹیر پر

ہاتھ رکھ کر ان کی طرف جھکا

چچا جان اس دن میں بتا نہیں سکا کہ آپ کی پرفیوم کی سمیل کتنی گندی ہے

شاید کبھی پہلے میں نے نوٹ نہیں کی ورنہ تب بتا دیتا

وہ گلیوں ہوٹلوں میں پھرنے والے موالی لگاتے ہے نابالکل ویسی

اس دن میں نے تین چار بار شاور کیا پھر کہی جا کر وہ سمیل ختم ہوئی

شاہ میر کی بات پر عمران صاحب کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا ابھی وہ اس کی کرتے کے ندا بیگم کی آواز پر شاہ میر سیدھا

ہوا

اپنے چچا کے لیے پرفیوم لائے اور چچی کے لیے خیال نہیں آیا

اوو میری پیاری چچی جان

یہ تو چچا نے سیشل بولا تھا اس لیے

## Posted On Kitab Nagri

شاہ میر کی بات پر وہ بری طرح چونکے انہیں پتا تھا

وہ بری طرح سے پھسنے والے ہیں

آج جو یہ بلا کمرے سے باہر آگئی ہے

کیا مطلب انہوں نے کیوں کہا

انہیں تو یقین ہی نہیں آیا جو ہر وقت لڑتے رہتے ہیں اس سے کیسے فرمائش کی ہوگی

وہ جس دن آپ لوگ شاپنگ پر گئی تھی نہ۔ تو شاید اس دن گھر میں ساتھ والی انٹی آئی تھی میں نے انہیں جاتے

ہوئے دیکھا تھا

انہیں شاید چچا کی پرفیوم پسند نہیں آئی تھی

اسی لیے چچا نے مجھ سے لڑائی ختم کر کے مجھے میری پسند کی اچھی سی پرفیوم لانے کو بولا تھا

وہ ایسے معصوم شکل بنا کر بتا رہا تھا

جیسے بہت پیار کرتا ہوا اور پہلے کبھی کوئی بات نہ ٹالی ہو

لیکن اس کی بات پر نڈائیگم کے تاثرات یک دم سے بدلے

گڑ بڑا تو عمران صاحب بھی گئے تھے

آج تو وہ انہیں سچ میں اپنا جانی دشمن لگا

یہ۔۔۔ جھ۔۔۔ جھوٹ بول رہا ہے

ندامت اس کی باتوں پر دھیان نہ دو

## Posted On Kitab Nagri

میں کیوں جھوٹ بولوں گا چچا جان شاہ میر نے ان کی طرف دیکھ کر اتنی معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائی کہ وہ خون کے گھونٹ پی کر رہ گئے

چپ کریں آپ مجھے تو پہلے ہی شک تھا جو صبح صبح واک کرنے نکل جاتے ہے کچھ دنوں سے میں بھی سوچو کیا ضرورت آن پڑی

اور بہانا کیا کہ فٹ رہنا چاہیے

نہ۔۔۔ نہیں بیگم یہ گھٹیا انسان جھوٹ بول رہا ہے شوہر سے زیادہ اس پر یقین ہے ہاں ہے بیٹا ہے میرا

ندا بیگم کی بات پر شاہ میر نے انہیں گلے سے لگایا

میں ہوں ناچچی آپ غصہ نہ کرے

عمران صاحب غصے سے اٹھے اور شاہ میر کو ندا بیگم سے دور کرنے کی کوشش کی

چھوڑو بتیمیز انسان

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میری بیوی کو میرے خلاف درغلار ہے ہو

وہ ایک دم سے دھاڑے تو شاہ میر نے ندا بیگم کو چھوڑ کر ٹیبل پر چھوٹا سا پھولوں کا پڑا گلہ ان اٹھا کر ٹھاسے زمین پر

پھینکا عمران صاحب جو ندا بیگم کو لے کر جانے والے تھا وہی رک گئے

اففف میرا دل آج بند ہو جائے گا

یہ لڑکا مجھے مار کر ہی سکوں لے گا

ندا بیگم

## Posted On Kitab Nagri

جھوٹ بول رہا ہے ابھی وہ بات مکمل کرتے کے ندا بیگم نے ہاتھ مار کر کرسی گرائی  
اور اس ٹھاکی آواز پر تو عمران صاحب کی اپنی آواز بند ہو گئی  
شائستہ بیگم میڈیسن لے کر سوئی ہوئی تھی باہر شور کی آواز سن کر بھاگ کر آئی تو ساری صورت حال دیکھ کر  
آج پہلی بار انہوں نے جوتا تار کر

شاہ میر کو مارا جو بے شرمیوں کی طرح وہاں کھڑا دانت نکال رہا تھا  
اور ندا بیگم غصے سے عمران صاحب پر چلا رہی تھی اور وہ اپنا دل پکڑے اشاروں میں کچھ کہہ رہے تھے  
انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کے بیٹے نے ہی کوئی حرکت کی ہوگی  
شاہ میر نے جوتا پڑنے پر پیچھے دیکھا تو اپنی ماما کو دیکھ کر روم میں بھاگا اور پھر سے ٹھا سے دروازہ بند کیا  
لیکن اس ٹھا سے عمران صاحب کی آواز بحال ہوئی  
بھا بھی مجھے بچالیں میرا دل بند ہو جانا

شائستہ بیگم جلدی سے آگے بڑھی اور انہیں پانی پلایا اور کرسی سے اٹھا کر صوفے پر بٹھایا  
اور شاہ میر کی کلاس لینے کا سوچنے لگی

www.kitabnagri.com

ماہر نے گھر اپنے ممی پاپا سے رشتہ لے جانے کی بات کی تو انہیں کوئی اعتراض نہیں تھا  
اور آج وہ سب منہا کے گھر جانے والے تھے  
فجر پہلے سے ہی منہا کے گھر چلی گئی تھی کیونکہ اس کی بچپن کی دوست تھی  
اور رضادیا کی طرف سے ساتھ جانے والا تھا

## Posted On Kitab Nagri

دیانے شاہ میر کو بھی بلایا تھا لیکن اس نے آنے سے منع کر دیا

اور اب وہ سب منہا کے گھر جا رہے تھے

یار منہا یہ لپسٹک لگانے دو قسم سے شہزادی لگو گی

فجر جب سے آئی تھی تب سے ہی منہا بچاری کو پتا نہیں کتنی بار تیار کر چکی تھی

اور اب ڈارک ریڈ کلر کی لپسٹک لیے اس کے سر پر کھڑی تھی

فجر پاگل ہو سب کیا سوچے گے

رشتہ تو ہکا ہوا نہیں اور لڑکی دلہن بن کر بیٹھ گئی ہے

تو سوچنے دو

اور لوگوں میں اور ہے ہی کون تمہارے ہونے والے سسر ساس

لڑکے تو کو تو تم کالج یونیفارم میں ہی اتنی پسند آگئی تو رشتہ لا رہا ہے نا

آج تو دیکھنے کے بعد اسے افسوس ہو گا کہ بات کیوں نہیں لایا

لیکن جیسے تم تیار کر رہی ہو اسے رشتہ لانے پر بھی افسوس ہونا ہے

زیادہ باتیں مت کرو وہ بس آنے والے ہیں یہ والی لگا لو

فجر نے جلدی سے کہا کیونکہ ٹائم واقع بہت ہو گیا ہے

تو منہا نے اپنی پسند سے لائٹ سی لپسٹک لگائی اور کھڑی ہو گئی

منہا نے وائٹ کلر کی فرائڈ پہنی تھی جو اس کے پاؤں تک تھی

اور گلے میں وائٹ ہی ڈپٹہ جس کی سائڈوں پر گولڈن کام ہوا تھا

## Posted On Kitab Nagri

جب کے فجر نے بالکل ویسی ہی بلیک کی فراک پہنی تھی  
اور اپنے کرلی بالوں کو پیچھے ہلکا سا کچر لگا کر قید کیا تھا  
دیانے یہ ڈریس آئن لائن آڈر کیے تھے  
اس کا کہنا ہے وہ فرسٹ ٹائم ایک دوسرے کو کالج یونیفارم کے بغیر دیکھے گی  
تو انہیں سیم ڈریس ہی پہننا چاہیے یہ اس کی اپنی نرالی سوچ تھی جس پر فجر نے اس کا بھرپور ساتھ دیا  
اب وہ دونوں اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ انہیں دیا کا انتظار تھا  
کہ وہ کیسی لگ رہی ہو گی  
باجی جی وہ مہمان آگئے ہیں اور بڑی بیگم صاحبہ چلا رہی ہیں  
ابھی وہ اور ٹائم برباد کرتی کے ملازمہ نے آکر  
دیا لوگوں کے آنے کی اطلاع دی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بھائی صاحب آج ہم بہت اہم گزارش لے کر حاضر ہوئے ہیں  
اکرام صاحب نے بات شروع کی  
آپ بلا جھجک بات کریں منہا ہمیں  
آپ لوگوں کے بارے میں بتا چکی ہے  
اقبال صاحب نے انہیں جواب دیا  
وہ بہت سادہ سے انسان تھے



## Posted On Kitab Nagri

ان کے دو بیٹے تھے جو شادی کے بعد اپنی بیویوں کے ساتھ بیرون ملک جا بسے

اب منہا اور وہ میاں بیوی ہی ساتھ رہتے تھے

بیٹوں کا دل کرتا تو سالوں سال بعد آجاتے ورنہ کبھی کبھار فون کر لیتے

انہیں اپنی نہیں منہا کی فکر تھی اور

جب منہا نے ماہر کے بارے میں بتایا تو

اقبال صاحب نے اپنے توسط انفارمیشن نکلوائی

تو انہیں وہ لوگ بہت پسند آئے

اور اب وہ اپنے جیتے جی منہا کو کسی محفوظ ہاتھوں سونپ دینا چاہتے تھے

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ بچوں کی مرضی شامل ہیں تو ہم بنا وقت ضائع کیے

انہیں ایک رشتے میں باندھنا چاہتے ہیں

کیونکہ منہا ہمیں اپنی بیٹی دیا جتنی عزیز ہے

آپ کو اگر پڑھائی کی فکر ہے تو پلیز پریشان ناہو

میں وعدہ کرتا ہوں

جب تک میری بیٹی پڑھنا چاہے گی میں اس کی مکمل سپورٹ کروں گا

باقی اب آپ بتائیں اگر کوئی سوال کوئی مسئلہ ہو تو

اکرام صاحب نے ہر طرح سے ان کی تسلی کرنی چاہی

اقبال صاحب کا تو دل خوشی سے بھر گیا

## Posted On Kitab Nagri

پڑھائی کا تو انہوں نے سوچا بھی نہیں تھا  
وہ تو بس اسے محفوظ ہاتھوں دینا چاہتے تھے  
دیکھئے اکرام صاحب میری اکلوتی بیٹی ہے  
اور ہمیں جان سے عزیز ہے

میری بیٹی نے ادھورے رشتے دیکھے ہیں  
بھائی ہو کر بھی نہیں تھے

بہت چھوٹی تھی جب وہ بیرون ملک چلے گئے  
بہت صابر پنچی ہے میری

ماں باپ کو تو بیٹی کے نصیب کی ہی فکر ہوتی ہے  
آپ لوگ بہت اچھے ہیں

بہت عزت سے رشتہ مانگ رہے ہیں

پھر بھی بیٹی کا باپ ہوں سو سو سے ہوتے ہیں

لیکن اس رشتہ میں میری بیٹی کی خوشی شامل ہے تو ہمیں اور کیا چاہیئے  
ماں باپ تو اچھے نصیب کی دعا ہی کر سکتے ہیں

اقبال صاحب نے جواب دیا تو

اکرام صاحب نے ان کی تسلی کروائی

اور انہیں یقین دلایا کہ منہا ہمیشہ خوش رہے گی



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

بڑے اپنی باتوں میں مصروف ہوئے تو منہا اور رضا نے ایک دوسرے کو کوفت سے دیکھا کیونکہ ابھی تک جن کا انتظار تھا وہ تو آئی نہیں تھی  
انکل ہم منہا سے مل آئے  
جی جی بیٹا ضرور ٹی وی لاونچ کے ساتھ والا روم اس کا ہے

وہ دونوں جب آئے تو سامنے سے منہا اور فجر آرہی تھی  
رضا تو فجر کو فرسٹ ٹائم ایسے کپڑوں میں دیکھ کر شاک میں ہی چلا گیا  
وہ اسے کوئی نازک سی گڑیا ہی لگ رہی تھی  
وہ پلک جھپکائے بنا اسے دیکھے جارہا تھا  
ایک دم سے چیخ سے ہوش میں آیا کہ  
وہ تینوں دوستیں ایک دوسرے کے گلے لگی خوشی سے چیخیں مار رہی تھی  
تم دونوں بہست پیاری لگ رہی ہو بالکل پرنس  
دیانے ان دونوں کے گال کھینچتے ہوئے کہا  
اور تم دلہن

فجر نے اس کی لال رنگ کی فراق پر چوٹ کی  
بھائی کا رشتہ لائی تھی یا بارات

## Posted On Kitab Nagri

اب دیکھو میرا کلوتا بھائی ہے اب اس کی شادی پہ سب لاڈ نہ کروں گی تو پھر کب کروں گی اور میری دوست کی بھی شادی تو سب ڈبل ہو گیا نابلس اسی خوشی میں  
دیانے منہا کو زور سے گلے لگا کر فجر کو جواب دیا جس پر وہ بس  
ہسم ہی کر سکی

فجر کی رضا پر نظر پڑی تو وہ بے شرموں کی طرح اسے ہی دیکھ رہا تھا  
لیکن حیران کرنے والی بات یہ تھی کہ اس نے بھی بلیک کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی  
اور اپنے چاکلیٹ براؤن کلر کے بالوں کو جیل سے اوپر کو سیٹ کیا ہوا تھا  
چلو منہا ممی پاپا کب سے اپنی بہو کا انتظا کر رہے ہیں  
دیا منہا کا ہاتھ پکڑ کر لے گئی فجر بھی ساتھ جاتی کہ رضانے ہاتھ پکڑ کر روک لیا  
تم لوگ جاؤ ہم آتے ہیں

فجر کو کچھ بھی کہنے کا موقع دیے بغیر اسنے دیا کو پیچھے سے آواز لگا کر کہا اور فجر کا ہاتھ پکڑ کر منہا کے روم لے گیا

رضانے کمرے میں لا کر دروازہ بند کیا اور فجر کو دروازے کے ساتھ پن کر دیا  
اور اس کے ارد گرد اپنے ہاتھ رکھ دیے جس سے وہ مکمل قید ہو گئی  
آج تو میری چڑیا

پریستان میں جادو کرنے والی چڑیل جیسی لگ رہی ہے  
فجر جو رضا کی تعریف کرنے پر شرمانے کی کوشش کر رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

کہ اس کے بات پوری کرنے پر اسے خونخوار نظروں سے دیکھنے لگی  
اور خود

بھی تو جن ہی لگ رہے ہو

فجر نے بھی حساب پورا کیا

اور یہ جن بہت بری طرح تم سے چمٹنے والا ہے

رضانے فجر کی طرف جھک کر کہا تو فجر نے اس کے سینے پر دباؤ ڈال کر اسے تھوڑا پیچھے کیا

تم یہ بتاؤ بلیک کلر کیوں پہنا

اب میں تو کوئی فلم کی ہیروئن نہیں اور نا تم ہیرو

اور الہام ہونے سے تو رہا

لیکن جن تو ہوں نا

رضانے پھر شوخی سے کہا

آہ

فجر نے ایک دم سے رضا کے بال پیچھے سے کھینچے کے بچا کر اکراہ کر رہ گیا

سچ بتاؤ مجھے رضا تم

وہ میں نے کل کالج میں دیا سے پوچھا تھا بہانے سے کہ وہ تم سب کیسی ڈریسنگ کروں گی

اور میں کیسی کروں کہ مجھے کوئی آئیڈیا نہیں تو اس نے بتایا کہ اس کا بھائی وائٹ شلوار قمیض پہنے گا

اس نے سب کی بتائی تو بس اسی لیے مجھے پتا چل

## Posted On Kitab Nagri

گیا

اب چھوڑوں جنگلی عورت

رضا کی بات سن کر فجر نے اس کے بال چھوڑیں

ابھی وہ وہاں سے نکلنے کی کوشش کرتی کہ اب اس کے بال رضا کے ہاتھ میں تھے

آج نہیں رضا چھوڑوں پاگل انسان

سارے خراب ہو جائے گے

آؤ ہو اور جو میرے خراب کیے وہ

رضانے دانت پیس کر جواب دیا

رضا کہ جواب پر فجر نے پھر سے اس کے بال پکڑ لیے

اب وہ دونوں ایک دوسرے کو پہلے تم چھوڑوں کہہ کر لڑائی میں مصروف ہو گئے

فجر نے اپنی ہیل رضا کی ٹانگ پر ماری تو وہ بچار اور دسے بلبل

اٹھا

اففف میری ٹانگ

اور لو مجھ سے پنگا

اب اپنی شکل نادکھانا

ابھی فجر آگے جاتی

کہ رضا





## Posted On Kitab Nagri

نے اسے پیچھے سے کھینچ

کردائیں طرف دھکا دیا تو وہ صوفے پر گری

تم جنگلی انسان

کوئی شرم حیا ہے تم میں لڑکیوں سے ایسے بیہو کرتے ہیں

اووو لڑکی کہاں ہے مجھے تو نہیں دکھ رہی

رضانے صوفے کے پاس آکر دونوں سائیڈز پر اپنے ہاتھ ٹکا کر جواب دیا

تو فجر نے رضا کے پیٹ میں مکہ مارا کہ بیچارا

کراہ کر رہ گیا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

رضا جو پیٹ پر ہاتھ رکھ کے اٹھنے لگا تھا پاؤں سلپ ہونے پر دھڑام سے فجر پر گرا  
اففففف

موٹے انسان میرا سانس بند ہو جانا ہے

دن میں تارے تو رضا کو بھی نظر آ گئے تھے کیونکہ فجر کا سر اس کے ناک پر لگا تھا

چپ ایک دم چپ اگر اب کچھ بولی تو تمہارا گلاد بادوں گا

اففف میری ناک پاگل عورت کی وجہ سے ٹوٹ جانی تھی

رضا جو اٹھنے لگا تھا تو فجر کی طرف دیکھا دیکھا جو اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی

لیکن اب رضا کی آنکھوں میں جذبات بدل گئے

اب وہ لودیتی نظروں سے فجر کو دیکھ رہا تھا

وہ ایک دم سے اس کی بدلتی نظریں دیکھ کر گڑ بڑا گئی

رض۔۔۔ رضا اٹھو کوئی آجائے گا

## Posted On Kitab Nagri

تو آنے دو میں ڈرتا ہوں کیا

رضانے فجر کے بال کان کے پیچھے اڑتے ہوئے کہا

اگر انکل آنٹی آگئے تو

فجر نے گھبرا کر کہا

تو پھر تو سچ میں مسئلہ ہو جائے گا میری چڑیا

رضانے اپنا سر فجر کے سر کے ساتھ ٹکا کر جواب دیا

اب وہ رضا کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی

کیا پتا مسئلہ حل بھی ہو جائے

ہمیں ایسے دیکھ کے ماہر بھائی کے ساتھ ساتھ ہماری بھی بات چکی ہو جائے

اچھا ہو گا نا

رضانے آنکھیں بند کیے کہا

تو فجر نے اس کی طرف دیکھنے کی کوشش کی

لیکن اسے اتنا پاس دیکھ کر پھر سے نظریں جھکا دی

نن۔۔ نننی۔۔ نہیں ہٹ۔۔ ہٹو رنڈا ورنہ میں بات نہیں کروں گی

فجر نے ہکلاتے جواب دیا

اور کون کمبخت بات کر کے وقت ضائع کرنا چاہتا ہے ابھی وہ اس کے چہرے پر جھکتا کے دروازے کے باہر سے

آواز آئی تو فجر نے رضا کو دھکا دیا

## Posted On Kitab Nagri

وہ جو اپنے جذبات میں کھویا ہوا تھا

ایک دم سے نیچے گرا

ابھی وہ اٹھتا کہ دروازہ اٹھلا

دیا جو کب سے ان دونوں کا انتظار کر رہی تھی اب کھانا لگنے پر خود بلانے آگئی

لیکن اندر آکر اس نے بامشکل خود کی چیخ رو کی

کیونکہ رضائی نیچے گرا ہوا تھا سارے بال

اور کرتا خراب ہوا تھا

اور یہی حال فجر کا تھا جس کے بال گھونسلے کی طرح شکل اختیار کر چکے تھے

دیانے جلدی سے دروازہ بند کیا اور ان کی طرف آئی

تم دونوں

یہاں بھی اپنا جنگلی پن دکھانے سے بعض نہیں آئے

البتہ اشکر کے آنٹی روم میں نہیں آگئی

دیانے خون کے گھونٹ بھر کر دبی آواز میں ان پر چلائی

پانچ منٹ صرف پانچ منٹ ہیں دونوں حلیہ درست کرو اپنا

ورنہ یہی کھڑکی سے دفعہ ہو جاؤ

وہ دونوں جو سر جھکائے باتیں سن

## Posted On Kitab Nagri

رہے تھے  
دیا کے دھمکی

دینے پر جلدی سے مرر کی طرف بھاگے اور اپنا حلیہ درست کیا لیکن تب بھی ایک دوسرے کو گھورنے سے  
بعض نہیں آئے

وہ سب رشتہ طہ کر آئے تھے  
اور سب بہت خوش تھے

دیابت سے ماہر کے ساتھ بیٹھ کر شادی کی پلینگ کر رہی تھی  
اور اب رات گئے وہ سونے کے لیے اپنے کمرے میں آئی  
مرر کے سامنے کھڑی ہو کر خود کو دیکھنے لگی وہ آج کتنی خوبصورت لگ رہی تھی  
اور اس کے دل میں یہ خواہش تھی کہ کاش شاہ میر اسے اس روپ میں دیکھتا  
وہ ابھی اپنے خیالوں میں گم تھی کہ اسے لائٹ بند ہونے کا احساس بھی نہیں ہوا  
جب کسی نے دیا کے منہ پر ہاتھ رکھ کر

اسے کمرے سے جکڑا تو دیا ہوش میں آئی

اور کمرے میں اندھیرا دیکھ اور خود کو کسی کی گرفت میں پا کر اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی  
اور اس نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی لیکن ناکام ہوئی  
جب پیچھے والے نے کھینچ کر اسے بیڈ پر دھکا دیا

## Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے وہ چیخ مار کر اٹھتی کے  
وہ وجود اس کہ اپر جھک آیا اور اپنے ہاتھ سے اسکی آواز کا گلا گھونٹ دیا  
اور اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر سر کے اوپر پن کر دیے  
بے بی گرل تم نے سوچ بھی کیسے لیا  
کہ تم کچھ سوچو اور میں پورا کر دو  
شاہ میر کی سرگوشی پر دیا کے مزاحمت کرتے ہاتھ پاؤں روک گئے  
شاہ میر نے دیا کے منہ سے ہاتھ ہٹایا  
اور اس کے چہرے پر آئی لٹوں کو پیچھے کرنے لگا  
ہاتھ بڑھا کر لیمپ آن کیا  
کمرے میں لیمپ کی ہلکی سی روشنی میں اب وہ ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے  
شاہ میر وائٹ ٹی شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے رف سے بالوں کے ساتھ بہت دلکش لگ رہا تھا  
تم۔۔ تم یہاں کیسے آئے  
سمپل پاؤں سے چل کر  
شاہ میر نے کہہ کر دیا کے چہرے پر پھونک ماری جس سے دیا نے اپنی آنکھیں بند کر لی  
میرا مطلب کیوں آئے ہو  
دیا کی بات پر شاہ میر نے اپنا سر اوپر اٹھا کر دیا کی آنکھوں میں دیکھا  
کیا تم نہیں چاہتی تھی کہ میں تمہیں اس ڈریس میں دیکھوں



## Posted On Kitab Nagri

جس کی شان میں تم نے اتنے قصیدے پڑھے میرے سامنے کہ جسے پہن کر تم بہت خوبصورت لگو گی اور جب تم اتنی خوبصورت لگ رہی ہو گی تو کیسے ممکن ہے کہ میں نا آؤ تمہیں دیکھنے شاہ میر آنکھوں میں ڈھیروں جذبات لیے بول رہا تھا کہ دیا سے آنکھیں اٹھانا محال تھا شاہ میر اٹھو

مجھے سانس نہیں آرہا

دیانے اسے پیچھے کرنا چاہا تو شاہ میر اور جھک آیا

اب تم نے میری لیے پہنا ہے اب میرا بھی فرض ہے تمہاری تعریف کروں

اس کے بعد نا صرف ہٹو گا بلکہ چلا بھی جاؤ گا

تو کرو تعریف جلدی اور ہٹو

دیانے اسے ہٹانے کے لیے جلدی سے کہا لیکن وہ بھول جاتی تھی کہ وہ انسان نما جن تھا

جسے اس کے چچا کے بقول پھیلنے اور دل بند کرنے کی عادت ہے

میری تعریف عملا ہے

ابھی دیا کچھ سمجھتی کہ

وہ اس کے بال گردن سے ہٹا کر وہاں جھک آیا

اور وہاں شدت سے اپنا لمس چھوڑا

ابھی دیا اسے پیچھے کرتی کہ شاہ میر کا ہاتھ اس کے منہ پر آیا

اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن پر اس کے دانتوں کا دباؤ بڑھا

## Posted On Kitab Nagri

جب وہ اپنا نشان دینے پر کامیاب ہو گیا

تو مسکراتے ہوئے چہرہ اوپر کیا

اب وہ اپنے دیے گئے زخم پر انگلی پھیر کر خون کے نشان مٹا رہا تھا

دیا آنکھوں میں آنسوؤں لیے اسے گھور رہی تھی

بے بی گرل رونا نہیں بس میں چاہتا تھا میری محبت کی پہلی نشانی ہمیشہ تمہیں میرے ہونے کا احساس دلائے اب

جب بھی تم اسے دیکھو گی میں رہو یا نا تمہیں یہ نشان میرا احساس دلائے گا

اور میرے جیتے جی یہ ہمیشہ ایسا ہی رہے گا کیونکہ میں اسے ختم ہی نہیں ہونا دوں گا

شاہ میر نے اس کے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے اس کی آنکھوں پر اپنا لمس چھوڑتے ہوئے کہا تو دیا نے اپنی

آنکھیں بند کر لی

شاہ میر نے اٹھ کر جی بھر کر اسے دیکھا اور جس راستے آیا تھا اسی راستے چلا گیا

ان سب کے دامن محبت خوشیوں سے بھر گئے تھے کے سنبھالے سنبھل ہی نہیں رہے تھے

ہر گزرتے دن کے ساتھ محبت اور خوشیوں میں اضافہ ہی ہوا تھا

وہ تو سب دنیا سے بیگانے ہو گئے تھے

ان دوستوں کی اپنی ایک دنیا بن چکی تھی

لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے اس دنیا میں قیامت آنے والی ہے

وہ بھول گئے تھے

مجتبیٰ تو کر بیٹھیں ہے ہجر بھی تو جھیلنا ہے لیکن وہ اس سب سے بے فکر اپنی اپنی خوشیوں میں مصروف تھے

## Posted On Kitab Nagri

یہ بہت خوبصورت جگہ کا منظر تھا ہر طرف ہریالی تھی  
صاف شفاف پانی کی ندی بہہ رہی تھی  
ارد گرد خوبصورت پھول لگے ہوئے تھے  
ہلکی ہلکی دھند چھائی ہوئی تھی  
جہاں اکرام صاحب عائشہ بیگم کا ہاتھ تھامے چل رہے تھے  
چلتے چلتے ایک سڑک آئی جس کے دونوں جانب ہرے بھرے درخت تھے سڑک کا منظر بہت دلکش تھا  
بابا ماما کہاں جا رہے ہیں آپ لوگ  
ماہر کے آواز دینے پر وہ پلٹے جواب ارد گرد دیکھ کر جگہ پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا  
ہم لوگ ایک لمبے سفر پر جا رہے ہیں ماہر  
کون سے سفر پر بابا اور آپ دونوں اکیلے کیوں جا رہے ہیں  
ماہر نے گھبرا کر پوچھا  
بیٹا تم دیا کا خیال رکھنا  
ہم تمہارا انتظار کر رہے گے  
جلدی آنا  
بابا پا کو پتا ہے نا آپ کے بغیر میرا دل نہیں لگتا  
کیسے رہو گا میں  
ہا ہا ہا زیادہ وقت کی بات نہیں تم بھی آ جاؤ گے



## Posted On Kitab Nagri

میں تمہارے جلدی آنے کی دعا کروں گا  
اور پھر وہ عائشہ بیگم کا ہاتھ پکڑ کر آگے چلے گئے  
لیکن جب ماہر ان کے پیچھے بھاگا تو ہر طرف دھند چھا گئی  
اور ایک دم سے منظر بدل گیا

اب وہی جگہ ایک خوفناک منظر ظاہر کر رہی تھی  
جہاں موت کا سناٹا تھا

ابھی وہ ارد گرد دیکھ رہا تھا کہ  
اس ہولناک چیخ اس سنائے کو چیرتی ہوئی آئی

ماہر ررر

ماہر ررر

یا اللہ مجھے بچالیں

ماہر ررر

مجھے بچالیں

یہ آواز تو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتا تھا

منہاااا

کہاں ہو تم وہ اندھا دھند آواز کی سمت بھاگا درد سے بھری چیخوں میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا  
جو اس کا دل چیرنے کے لیے کافی تھا



## Posted On Kitab Nagri

کانٹیں دار جھاڑیوں سے اس کا خود کا جسم اور پاؤں لہو لہان ہو گئے تھے  
لیکن آخر کار اس منہا نظر آگئی

جب تک وہ اس تک پہنچتا اس کے ارد گرد بھیڑیوں کا جھنڈ آگیا جو اسے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھا  
لیکن وہ لاکھ کوشش کے باوجود اس تک نہیں پہنچ پا رہا  
تھا

وہ جتنا آگے جاتا اس سے کئی زیادہ پیچھے دھکیل دیا جاتا  
جسم لہو لہان ہو چکا تھا

آنکھوں سے اپنی بے بسی پر بھل بھل آنسو بہہ رہے تھے  
وہ بھیڑیے اب جا چکے تھے

جب ماہر اس کے پاس پہنچا تو اس کا جسم زخموں سے بھرا اور خون سے لت پت تھا

وہ ایک دم نیند سے جاگا تو اس کا جسم پسینے سے شرابور تھا

وہ جلدی سے بستر سے اتر اور

اکرام صاحب اور عائشہ بیگم کے کمرے کی طرف گیا

ابھی وہ ان کے کمرے میں جاتا کہ اس نے عائشہ بیگم کو پانی کا جگ کمرے میں لے جاتے دیکھا تو وہ خاموشی سے  
واپس آگیا

وہ رات کے اس پہر انہیں تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا

وہ روم میں واپس آیا تو

## Posted On Kitab Nagri

بے چینی سے ٹہلنے لگا

ایک پل کا بھی سکون نہیں تھا

ماہر نے واشر و م کار خ کیا تاکہ وضو کر کے نفل پڑھ سکے

نفل پڑھنے کے بعد کافی دیر وہ جائے نماز پر بیٹھا دعا کرتا رہا

منہا کو دیکھنے کی بے چینی حد سے زیادہ تھی

کہ وہ کس حال میں ہوگی

نماز پڑھ کر وہ احتیاط سے کھڑکی سے اتر ا

وہ نہیں جانتا تھا کہ ایسے جانا ٹھیک ہے یا نہیں وہ دیکھ سکے گا بھی یا نہیں

لیکن اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا

کیونکہ منہا کے پاس موبائل نہیں تھا ورنہ وہ اس سے رابطہ کر لیتا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ ان کی گلی میں پہنچا تو اس کے لیے آسانی ہو گئی

کیونکہ کارنر والا گھر منہا لوگوں کا تھا جس کی سائیڈ پر درخت لگے ہوئے تھے

وہ درخت پر چڑھ کر دیوار پر آیا اور وہاں سے ان کے لان میں چھلانگ لگائی

وہاں سے ہوتے وہ منہا کے روم کے پاس آیا

اور یہ دیکھ کے اس کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے کہ وہ کیسے آرام سے کھڑکی کھول کے سوئی ہوئی تھی

اگر اس کے علاوہ چور وغیرہ آتے تو



## Posted On Kitab Nagri

اپنی سوچوں کو جھٹک کر

وہ اندر آیا

اور اب وہ آرام سے بیڈ پر بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا

تکیے پر بازو ٹکا کر خود بھی وہی لیٹ گیا اب ہاتھوں میں چہرہ اٹکائے وہ اسے بغور دیکھ رہا تھا

لمبی پلکیں چھوٹی سی ناک گلابی بھرے بھرے ہونٹ جو سوتے ہوئے ہلکے سے کھلے ہوئے تھے

ماہر کو اسے دیکھ کر ہنسی آئی اس نے دونوں ہونٹوں کو اپنی انگلیوں سے بند کیا

لیکن وہ پھر کھل گئے

لیکن اس بار اس نے بند کر کے انہیں ویسے ہی پکڑے رکھا

کے منہا نے سوئے ہوئے اپنے چہرے سے ہٹانے کی کوشش کی جب

وہ ناکام ہوئی تو اپنا سر ہلانے

لگی

ماہر کو وہ اس وقت کوئی بچی لگی جسے سوتے ہوئے تنگ کر دے تو وہ رونے لگتی ہے

کہ تبھی منہا نے جھنجھلا کر اپنی نیند سے بھری آنکھیں واہ کی اور سامنے ماہر کو دیکھ کر وہ ڈر کر اپنی جگہ سے اچھل کر

کھڑی ہوئی

اب ماہر آرام سے

اپنے دونوں ہاتھ سر کی نیچے رکھے

منہا کو بیڈ کے اوپر کھڑے دیکھ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

جو مسلسل اپنی آنکھیں مسل مسل کر اس حقیقت کو ماننے کی کوشش کر رہی تھی  
ماہر آپ سچ میں ہیں

جس پر ماہر نے بس سر کو ہلانے پر اکتفا کیا  
جس پر منہا نے پھر سے اپنی آنکھیں مسلی کہ شاید اب خواب ٹوٹ جائے  
نہیں یقین تو چھو کر دیکھ لو

ماہر نے اس کی الجھن دور کرنے کو کہا  
منہا جسے لگ رہا تھا یہ ابھی بھی خواب ہوگا  
اس نے زور سے اپنا پاؤں ماہر کے پیٹ میں مارا  
جس پر وہ ایک دم سے اچھل کر بیٹھا  
اففففف



پاگل چھونے کو بولا تھا  
تشد کرنے کو نہیں

اور اب منہا کی آنکھیں حیرت اور شرمندگی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی  
مجھ لگا خواب ہوگا تو ٹوٹ جائے گا ایسے

منہا نے منمنا کر جواب دیا

جس پر ماہر نے

اسے کلائی سے پکڑ کر کھینچا

## Posted On Kitab Nagri

جس سے منہا ماہر کے سینے پر گرتے گرتے بچی  
جب یہ سوچا تھا تو ساتھ یہ بھی سوچنا تھا  
کہ اگر حقیقت ہو تو ہڈی پسلی ٹوٹ گئی پھر  
ماہر نے منہا کی تھوڑی کودوا نگلیوں سے اوپر کرتے ہوئے کہا  
جس پر منہا نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لی  
ماہر کی نظر آنکھوں سے ہوتے ہوئی ہونٹوں پر گئی تو  
وہ ان پر جھک آیا  
اور خواب دیکھنے کے بعد جتنی بے چینی ڈر تھا سب  
اپنی سانسوں کے ذریعے منہا کی سانسوں میں انڈیلے لگا  
ماہر کی اتنی شدت ہر منہا کی آنکھوں میں آنسو آگئے  
پھر جب اسے منہا کی بند ہوتی سانسوں کا احساس ہوا تو آرام سے پیچھے ہوا  
اور منہا کے ہونٹوں پر لگی خون کی بوند کو انگھوٹھے سے صاف کیا  
منہا ابھی بھی آنکھیں بند کیے اپنی سانسیں درست کر رہی تھی  
کہ ماہر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا کھڑا ہوا  
آئندہ میں نے اس کھڑکی کو کھلے ہوئے دیکھا تو  
یہ ہاتھ اور ٹانگیں توڑ کر بستر پر ڈال دوں گا  
جو اتنی زحمت نہیں کر سکتے کے وہاں تک چل کر جائیں اور انہیں بند کر دے

## Posted On Kitab Nagri

اب اسے کھڑکی والی بات یاد آئی تو غصہ پھر سے عود آیا  
وہ ایک دم سے پلٹ کر منہا کے بال مٹھی میں بھر کر دھاڑا کہ منہا  
کی چیخ نکل گئی جسے اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر روکا  
وہ۔۔۔ مم۔۔۔ میرا دل گھبرا رہا تھا  
دل گھبرا رہا تھا تو دروازہ کھول کر باہر ٹی وی لاؤنچ میں جاتی لیکن گھر کے اندر اندر تو ہوتی  
اگر کوئی اور یہاں آجاتا تو اندازہ ہے تمہیں  
وہ پھر سے ایک بار دھاڑا کہ  
منہا اس کے غصے کی وجہ سے کانپنے لگی  
کتنا عرصہ ہو گیا تھا جب سے وہ ماہر کو جانتی تھی اس نے کبھی اسے غصے میں نہیں دیکھا تھا  
لیکن وہ نہیں جانتی تھی آگے وہ اسے کس کس روپ میں دیکھنے والی ہے کہ اسے شک ہو گا کہ وہ اس کا ماہر تھا بھی یا  
نہیں  
منہا کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر ماہر نے اس کے بال چھوڑیں  
ماہر نے لمبی سانس کھینچ کر خود کو پرسکون کیا  
اور منہا کی طرف دیکھا جو ابھی بھی کانپ رہی تھی  
منور یلکس یار  
بس غصہ آگیا  
اب منہا منہ اوپر کو اٹھائے حیرت سے اس کے پل میں تولہ اور پل میں ماشہ والے روپ کو دیکھ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

جب وہ آیا تو

بنا سے سمجھے اپنی شدت نچھاور کرنے لگا پھر غصہ اور اب ایک دم سے نرمی  
ماہر نے اس کی حیران نظروں سے آنکھیں چرائی اور کھڑکی کی طرف گیا

اسے اچھے سے بند کر لو

آئندہ یہ کھلی نادکھے مجھے

اب بیٹھی دیکھ کیا رہی ہو

آؤ بھی

ماہر کے پھر سے بلانے پر منہا بھاگ کر گئی اور جلدی سے کھڑکی کے دونوں پٹ بند کرنے لگی کے ماہر نے  
باہر سے ہاتھ رکھ کر روکا

وہ خود بھی اپنی کیفیت نہیں سمجھ پارہا تھا

منہا کی آنکھوں میں کچھ دیر دیکھنے کے بعد اس نے ہاتھ ہٹا دیے تو منہا نے کھڑکی بند

کی ماہر کافی دیر وہاں کھڑا رہا اور پھر ارد گرد کا جائزہ لیا

جب ہلکی ہلکی روشنی ہونا شروع ہوئی تو وہاں سے نکل آیا

ناجانے کیسا ڈر تھا

جو ختم ہونے کی بجائے بڑھتا ہی جا رہا تھا

ان سب کے سیکنڈائیر کے پیپر ز ہو گئے تھے کالج کا شاندار رزلٹ آیا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اب کالج میں پارٹی تھی جس میں ایک گھنٹے کی پیرنٹس میٹنگ بھی تھی کیونکہ اس بار زلٹ بہت اچھا تھا سبھی بچیں اچھے نمبروں سے پاس ہوئے تھے

یہ میٹنگ پہلے ہونے تھی جو پرنسپل کی مدر کی ڈیوٹی کی وجہ سے کینسل ہو گئی اور آج سب وہ کالج اکٹھے ہوئے تھے کہ کل کی پارٹی کے لیے تیاریاں کر سکے انہوں نے اپنے ٹیچرز کے لیے کافی پلینز بنائے اپنی کلاس ڈیکوریٹ کی

اب وہ سب تھک کر بیٹھے ہوئے تھے  
یار میں بہت مس کروں گی کالج کو  
فجر نے روہانسی آواز میں کہا

ہاں نا یہاں ہی تو تمہارے رشتے دار تھے جن سے تم چوں چوں میں بات کرتی تھی  
رضانے درختوں پر بنے گھونسلوں کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا

جس پر فجر دانت پیس کر رہ گئی  
رضاک کی بات پر دیا اور منہا نے قہقہہ لگایا  
www.kitabnagri.com

دیانے شاہ میر کی طرف دیکھا تو وہ خاموشی سے دیا کو دیکھنے میں مصروف تھا  
دیا کو صبح سے اس کا رویہ عجیب لگ رہا تھا

وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی

لیکن اسے موقع ہی نہیں مل رہا تھا

اور تمہیں تو یہاں کی کینیٹین یاد آئے گی جہاں سے تمہیں جانوروں کے حساب سے کھانے کو ملتا تھا



## Posted On Kitab Nagri

فجر کی بات پر دیا اپنے خیالات سے چونکی

اور فجر کو دیکھا

جو رضا سے اپنا حساب پورا کر رہی تھی

اففف کینٹین سے یاد آیا آ جاؤ چڑیا کچھ کھا کر آتے ہیں تم لوگ کچھ لوگے

نہیں

منہا اور دیا نے جواب دیا تو

وہ بنا فجر کی سنے اسے ساتھ گھسیٹ کر لے گیا

اور شاہ میر سے پوچھنا گوارا نہیں کیا کیونکہ اس کی لسٹ ہمیشہ لمبی ہوتی ہے

یار میں نے لاسٹ ڈے انکل کو فیری لائٹس سٹور روم میں رکھتے دیکھا تھا میں سوچ رہی ہوں ہم وہ اپنی کلاس میں

لگاتے ہیں

اور جب لائٹ بند کر کے کیک کٹ کرے گے بہت اچھا لگے گا

منہا نے ایکسائٹڈ ہو کر دیا سے کہا

ہاں بہت اچھا لگے گا تم لے آؤ

دیا کا سارا دھیان شاہ میر کی طرف تھا تو

اس نے بنا غور کیے جواب دیا

تو منہا وہاں سے اٹھ کر خوشی خوشی وہ لینے چلی گئی

## Posted On Kitab Nagri

منہا کے جانے کے بعد دیا شاہ میر کے پاس آئی  
میر دیا نے شاہ میر کو پکارا جو ابھی بھی کسی سوچ میں گم تھا  
ہمم

تم ٹھیک ہو کچھ ہوا ہے کیا  
دیا کے پوچھنے پر شاہ میر نے اس کے چہرے کی طرف بغور دیکھا  
اگر میں تم سے کہوں کہ کچھ دنوں سے عجیب سی کیفیت ہے  
اندیکھا سا ڈر ہے  
جیسے کچھ ہونے والا  
ہے

لاکھ چاہنے کے باوجود نیند نہیں آرہی  
ایسے لگ رہا ہے جیسے میرے وجود کا کوئی حصہ مجھ سے جدا ہو رہا ہے  
کوئی درد بھی نہیں ہے پھر بھی پورا جسم تکلیف میں ہے  
شاہ میر کی بات پر دیا نے گھبرا کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا تو اسے سچ میں اس کی آنکھوں کے نیچے ہلکے نظر  
آئے

وہ سچ میں ڈر گئی تھی  
کیونکہ کچھ دن پہلے ماہر نے بھی ایسا ہی کچھ کہا تھا  
کہ کچھ عرصے سے اسے عجیب و غریب خواب نظر آرہے ہیں

## Posted On Kitab Nagri

میر پلیز ایسے نا کہو میرا دل گھبرا رہا ہے  
دیانے شاہ میر کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے ہوئے کہا  
کچھ نہیں ہوتا میں ہوں نا  
شاید کالج سے جارہے تو ادا سی کی وجہ سے  
شاہ میر نے دیا کال تھپتھپا کر اسے ریلکس کرنا چاہا  
لیکن دیا ہی جانتی تھی وہ اس وقت ڈر گئی تھی  
پہلے ماہر اب شاہ میر  
وہ چاہتی تھی اگر وہ کہہ رہا کہ کچھ نا ہو تو سچ میں کچھ نا ہو ورنہ کیسے برداشت کر سکے گی

منہا سٹور روم میں آئی تو اس کا دروازہ پہلے سے ہی کھلا ہوا تھا  
اسے لگا شاید کوئی بند کرنا بھول گیا  
ابھی وہ آرام سے کھول کر اندر آئی کے اسے ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دی  
وہاں درمیان میں پڑی ہوئی چھوٹی سی الماری کے اس پار سے آوازیں آرہی تھی  
منہا نے غور کیا تو شاید دو لوگ تھے  
وہ دبے پاؤں آگے آئی تو  
وہاں کالج کا ایک چوکیدار  
اور ایک کسی دوسری کلاس کا اسٹوڈنٹ ڈرگیز لے رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی ہتھیلی پر کوئی سفید پاؤڈر رکھتے اور پھر  
اسے کسی چیز کے ذریعے سانس لے کر اندر کھینچتے منہا بھی وہاں سے جاتی کے چوکیدار کی نظر اس پر پڑ چکی تھی  
ابھی وہ بھاگتی کہ اس نے چیل کی تیزی سے بھاگ کر اسے دبوچ لیا  
اے لڑکی کیا دیکھا

اگر کسی کو باہر جا کر کچھ بولا تو تیرا وہ حشر کروں گا کہ موت کی بھیک مانگے گی  
نہیں پلینز چھوڑ دو میں کسی کو کچھ نہیں بتاتی

چھوڑ رہا ہوں لیکن اپنا منہ بند رکھنا

منہا نے جلدی سے ہاں میں سر ہلایا

ابھی وہ چوکیدار اسے چھوڑتا کہ وہ لڑکا اٹھ کر منہا کے پاس آیا

کیا یا راتنا اچھا مال تو ہے

شراب بھی شباب بھی

اس نے خباثت سے قہقہہ لگایا

تو منہا نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

موقع تو میں بھی نا جانے دیتا

لیکن آج ایسا کیا تو مصیبت میں پر جائیں گے

آج صرف نشے سے کام چلا لیتے ہیں

لیکن تھوڑا مزہ تو کر سکتے ہیں



## Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ منہا کی طرف جھکتا کہ اس میں پتہ نہیں کہا سے اتنی ہمت آئی  
اس نے پیچھے والے کے پیٹ میں کہنی ماری  
اور سامنے والے کی ٹانگوں کے درمیان  
ٹانگ مروہاں سے بھاگی جب تک وہ دونوں باہر آتے منہا نے باہر سے دروازہ لگادیا  
آہہ اس لڑکے نے زور سے دروازے پر ہاتھ مارا  
چھوڑوں گا نہیں میں اسے  
حوصلہ رکھو ابھی کچھ نا کرنا اگر اس نے کسی کو بتایا تو تمہارے کچھ کرنے پر شک ہم پر ہی آئے گا  
منہا وہاں سے بھاگ آئی تو پہلے اس نے سب کو بتانے کا سوچا  
لیکن یہ سوچ کر خاموش ہو گئی کہ کل لاسٹ ڈے ہے  
وہ اپنی وجہ سے کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لیے کسی کو نہیں بتایا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ میر بلیک پیٹ کوٹ پہنے ساتھ وائٹ شرٹ پہنے  
ریڈی ہو کر ڈانگ ٹیبل پر آیا  
تو شائستہ بیگم کھانا لگا رہی تھی  
شاہ میر کو دیکھ کر بے ساختہ انہوں نے اس کی نظر اتاری  
ماشاء اللہ میر ایٹا تو چاند کا ٹکڑا لگ رہا ہے

## Posted On Kitab Nagri

شائستہ بیگم کی آواز پر عمران صاحب نے بھی چہرہ اوپر اٹھا کر دیکھا تو انہوں نے بھی دل میں اس کی نظر اتاری وہ انہیں اکثر اپنی حرکتوں اور باتوں سے اپنے بھائی کی یاد دلاتا تھا لیکن جیسے جیسے وہ جوانی کی دہلیز پر آ رہا تھا وہ بالکل اپنے والد جیسا دکھنے لگا تھا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)



Posted On Kitab Nagri  
whatsapp \_ 0335 7500595

شرط لگالے بھابھی اس کی تیاری بے وجہ نہیں ہوگی  
آپ کا یہ چاند مجھے کوئی چاند چڑھانے والا لگتا ہے  
پہلے تو کبھی سکولز کے فنکشن میں نہیں گیا  
لیکن جب سے کالج شروع کیا ہے  
اس کا کوئی فنکشن ختم ہی نہیں ہوتا

انہوں نے شاہ میر کی طرف تمسخر اڑاتی نظروں سے دیکھ کر کہا  
شاہ میر ان کی بات پر مسکراتا چہرہ گھسیٹ کر بیٹھا  
ہم لوگوں میں وہی خصوصیات دیکھتے ہیں جو ہم میں پائی جاتی ہیں  
لیکن جو بھی ہو اس معاملے میں میری ڈریسنگ تو اچھی ہوتی نہ کے آپ کی طرح دھوتی بنیان پہن کر تو چکر نہیں  
لگاتا

www.kitabnagri.com

اس نے بیٹھتے ان کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا وہ گڑ بڑا گئے  
اور دل میں اسے کوسنے لگے

ابھی ایسا کچھ نہیں تھا تو اس بھتیجے نما جن نے انہیں بدنام کر رکھا تھا  
وہ سوچتے تھے وہ کون بھتیجے ہوتے ہیں جو اپنے چچاؤں کے راز دار ہوتے ہیں اسلٹنا کرے اگر ان کا ایسا کوئی معاملہ  
ہوتا تو انہیں پورے شہر میں بدنام کرنے والا یہی ان کا بھتیجا ہوتا

## Posted On Kitab Nagri

اب انہوں نے اسے چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا ورنہ وہ پھر گل افشانی کرتا جیسے پہلے کی تھی  
جس کی وجہ سے وہ اب تک ندا بیگم کو منانے میں مصروف رہتے تھے  
بھائی آج ہم بھی تائی جان کے ساتھ آئیں گی حنا نے شاہ میر سے کہا  
وہ عمر میں اس سے بڑی تھی دونوں لیکن شاہ میر کو بھائی ہی کہتی تھیں  
موسٹ ویلکم سسٹرز

جس پر حنا اور میرب مسکرا دی  
اور چچی آپ

شاہ میر نے ندا بیگم سے پوچھا

کیوں کالج تمہارے باپ کا ہے جو سب کو وہی لے جا رہے ہو

ندا بیگم کی بجائے عمران صاحب نے جواب دیا

باپ کا گھر تو یہ ہے جہاں آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور جو پرمانینٹ ہے اگر وہاں جانا جاتے ہیں تو میں کوئی بندوبست کرتا

www.kitabnagri.com

شاہ میر کیا متمیزی ہے یہ

شائستہ بیگم نے ٹوکا

دیکھا بھابھی اس کا بس نہیں چلتا سچ میں مجھے مار دے

ارے چپ بھی کرے آپ

نہیں بیٹا میری طبیعت کچھ بوجھل سی ہے صبح سے بے چینی لگی ہوئی ہے تم لوگ جاؤ اور خیریت سے آنا

## Posted On Kitab Nagri

ندا بیگم نے عمران صاحب کو ٹوک کر شاہ میر کو جواب دیا

جس پر اس نے سر ہلایا

اور چمیر سے اٹھا

شناستہ بیگم جلدی سے اس کے پاس آئی اور کچھ پڑھ کر اس کے سر پر اور چہرے پر پھونکا

دل تو میرا بھی گھبرا رہا ہے

اپنا بہت خیال رکھنا میر

کبھی کوئی غلط کام نہ کرنا

شاہ میران کی بات پر مسکرایا

اور ان کے گلے لگ گیا

آنکھوں میں ہلکی سی نمی آئی

آپ کو لگتا ہے آپ کا بیٹا کچھ غلط کر سکتا ہے

جس پر انہوں نے ویسے ہی سرنا میں ہلایا

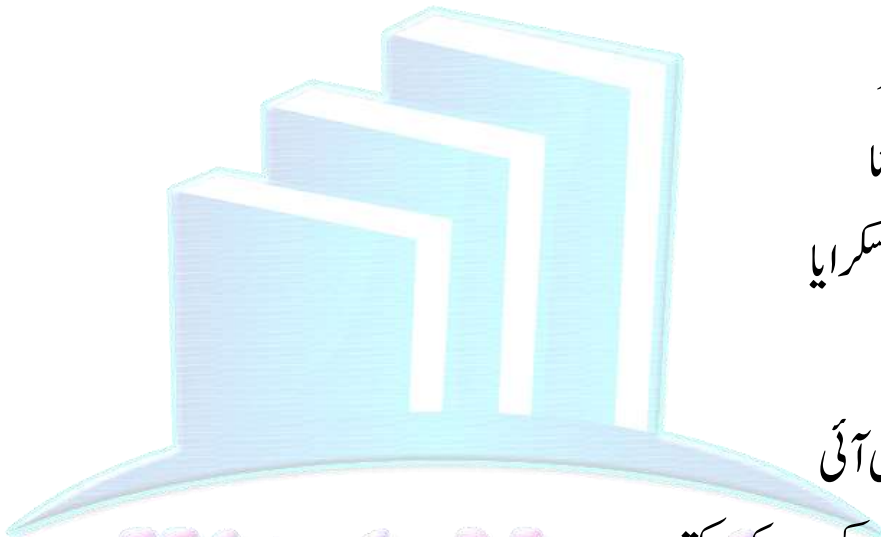
میں آپ کا انتظار کروں گا

اپنوں دوستوں سے ملوانا ہے آپ کو

بھابھی شرط لگالے بہو ہوگی آپ کی

عمران صاحب نے ایک دم سے سنجیدہ ہوئے ماحول کا اثر ختم کرنے کے لیے کہا

بھائی صاحب مجھے دل و جان سے قبول ہوگی



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

اور انہوں نے شاہ میر کی پیشانی چومی اور وہ باہر کی طرف نکلا لیکن ایک بار اس نے پلٹ کر دیکھا تو شائستہ بیگم اسے ہی دیکھ رہی تھی ایک دم سے اس کا دل کیا وہ ناجائے لیکن وہ یہ سوچ کر چلا گیا کہ کچھ دیر بعد وہ بھی تو آجائیں گی

وہ سب بہت خوش تھے منہا پہلے پہلے تو گھبرا رہی تھی لیکن اب جب سب ساتھ تھے تو اس کی گھبراہٹ بھی کم ہو گئی تھی

سب بچوں کے پیرنٹس بھی آگئے تھے جو اس وقت میٹینگ روم میں تھے  
شاہ میر دوبار جا کر چیک کر آیا تھا تاکہ وہ اپنی مدرسے دیا کو ملوا سکے لیکن ابھی میٹینگ جاری تھی  
دیا سکائے بلیو فرائک میں منہا بلیک میں اور فخر لائٹ پر پیل کلر کی فرائک میں آسمان سے اتری پریاں ہی معلوم ہو رہی تھی

اور کچھ ان کی محبتوں کے رنگ ان کے چہروں پر چھائے ہوئے تھے  
پتا میں نے موبائل لے لیا پاپا نے وعدہ کیا تھا کہ وہ زلٹ کے بعد دلائے گے  
آج جا کر اسم کارڈ لینا ہے پھر ہم گروپ بنائے گے دیا نے ایکسائیٹڈ ہو کر بتایا  
کیونکہ ان سب کے پاس اپنا موبائل نہیں تھا

اور جب فجر نے لینے کا سوچا تو سب نے کہا کہ انٹر کے بعد لے گے کیونکہ منہا کو تب ملنا تھا  
اور دیا کو بھی اکرام صاحب نے زلٹ کا وعدہ کیا تھا اسی لیے پھر انہوں نے نہیں لیا  
لیکن رضا اور شاہ میر کے پاس موبائل تھا  
لیکن میں نے اسم کارڈ بھی لے لیا

## Posted On Kitab Nagri

دیا میرا نمبر نوٹ کر لو

نہیں میں ہی لکھ کر دیتی ہوں

فجر نے اپنے پرس سے منی ڈائری نکال کے نمبر لکھ کر دیا

اور منہا تمہیں میں لینڈ لائن پر کال کرو گی تب لے لینا جس پر منہا نے سر ہلایا

فجر کو رضا شاہ میر کر پاس کھڑا نظر آیا تو وہ اپنا نمبر لکھ کر اس کے پاس آئی اسے آتے دیکھ شاہ میر وہاں سے ہٹ گیا

رضا فجر نے رضا کہ کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پکارا

ہممم بولو

اپنا نمبر دو مجھے

فجر کے نمبر مانگنے پر رضا نے چونک کر دیکھا

لیکن نمبر کیوں لینا ہے تم نے

کیا مطلب کیوں یہاں سے جا کر تم سے رابطہ نہیں کرنا کیا

نہیں تو میرا ایسا کافی ارادہ نہیں ہے رضا نے کندھے آچکا کر کہا تو

فجر کے چہرے کا رنگ ایک دم سے پھیکا پڑا

جسے دیکھ رضا دل ہی دل میں ہنس رہا تھا

لیکن اسے یہ نہیں پتا تھا اس کا یہ مزاق اسے کتنی بڑی سزا دے گا تو وہ کبھی بھی نہیں بولتا

کیا مطلب ہم مطلب تم اور میں ہم تو

## Posted On Kitab Nagri

فجر کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیسے کہے

انہوں نے کبھی لفظی اظہار نہیں کیا تھا لیکن رضا کے ہر ہر انداز عمل میں صرف محبت ہی ہوتی تھی وہ پاگل تو نہیں تھی

کیا ہم تم

ہم تم کچھ بھی نہیں فجر

We are just friends

میری چڑیا

وہ اسے چھیڑ رہا تھا

اور چڑیا بھی کہہ رہا تھا تاکہ وہ اس کا مزاق سمجھ جائے لیکن

اس کے پہلے الفاظوں نے تو کچھ سمجھنے کے قابل ہی نہیں سمجھا تھا

اور وہ جو ہمارے درمیان تھا وہ سب

فجر نے دل بڑا کر کہہ ہی دیا جو وہ کبھی نہ کہتی وہ ہمیشہ رضا کے منہ سے اظہار سننا چاہتی تھی خود تو نخرے دکھانا

چاہتی تھی

لیکن سب الٹ ہو گیا

ہا ہا ہا رضا نے اس کی بات پر قہقہہ لگایا

وہ کہاوت نہیں سنی جیسا دیس ویسا بھیس

اب جیسا کالج تھا ویسی محبوبہ



## Posted On Kitab Nagri

اور جیسی یونی ہوگی وہاں ویسی

رضا کو پتا نہیں تھا کہ وہ آگے ساری عمر اپنے انہی الفاظوں پر پچھتانے والا تھا  
ایک آنسو فجر کی آنکھوں سے ہوتا ہوا اس کے رخسار پر آیا تو رضا ایک دم سے سنجیدہ ہوا  
فجر جو پلٹنے والی تھی اس کا ہاتھ تھاما  
چڑیا یا ر مزاق کر رہا تھا

رضانے اس کا آنسو صاف کر کے کہا  
اتنے لوگوں کے سامنے اس نے اس کا چہرہ اچھوڑ دیا اور بعد میں بات کرنے کا سوچتے ہوئے اس کے ہاتھ سے نمبر  
لے لیا

دیکھنا تمہارے سیل پر سب سے پہلی کال میری ہی آئے گی میری چڑیا اور اس کا گال تھپتھپا کر وہاں سے چلا گیا  
اور فجر لاکھوں سوچوں کے ساتھ وہی تھمی رہ گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا ہوا شاہ میر

دیا جو شاہ میر کو ڈھونڈتی ہوئی کوریڈور کی طرف آئی

تو اسے وہاں کھڑے ہوئے دیکھ کر پوچھا

یار ماما اور آپنی لوگ آئے تھے

تم سے ملو انا تھا لیکن وہ لوگ چلے گئے ہیں

تو کچھ نہیں ہوتا میں پھر مل لوں گی

## Posted On Kitab Nagri

ہمم

شاہ میر آگے جانے لگا تو دیا اس کے ساتھ ہوئی وہ کچھ بے چین لگ رہا تھا

شاہ میر کچھ مسئلہ ہوا ہے کیا

نہیں دل گھبرا رہا ہے میں رضا کو کے کر جانے والا ہوں

تم لوگ دھیان سے رہنا اور

گھر پہنچ کر رابطہ کرنا مجھ سے

میرے پاس نمبر نہیں ہے

فجر نے اپنا نمبر مجھے دیا تھا سب سے پہلے

میں اس سے لے کر کروں گا تم سے رابطہ

ٹھیک ہے دیا نے سر ہلا کر جواب دیا

شاہ میر جو دیا کے آگے آگے چل رہا تھا

اس کے ایک دم رکنے سے دیا

اس کی پیٹھ سے ٹکرائی

اففف میر

دیا شاہ میر نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا

کیا کر رہے ہو شاہ میر

دیا نے گھبرا کر ارد گرد دیکھا



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

لیکن شاہ میر بنائے اس کے ماتھے پر جھکا اور کچھ دیر یونہی کھڑا رہا

تم میرا جنون ہو دیا

میری پہلی اور آخری محبت

یہ بات کبھی نا بھولنا

دیوانے شاہ میر کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے

تم کل سے ڈر رہے ہو مجھے

شاہ میر نے اپنا سر دیا کے سر کے ساتھ ٹکایا

تمہیں کیا پتا اس وقت میں خود کس ڈر میں مبتلا ہوں

اب چلتا ہوں خیال رکھنا

اور بنا دیا کی سنے وہاں سے چلا گیا



تائی شاہ میر کی اتنی تعریف اگر بابا سن لے نا انہیں کسی ٹھاکے کی بھی ضرورت نہیں پڑنی

حناجو گاڑی ڈرائیو کر رہی تھی شائستہ بیگم سے کہنے لگی کیونکہ آج واقع شاہ میر کی بہت تعریف ہوئی تھی

حناکے بات پر میرب نے فہمہ لگایا جب کے شائستہ بیگم نے گھوری ڈالی انہوں نے کھڑکی سے باہر دیکھا تو ایک

گاڑی ان کے ساتھ ہی تھی

یہ بھی شاہ میر کے کالج میں ہی تھے نا

جی تائی یہ بھی ہمارے ساتھ ہی نکلے تھے

## Posted On Kitab Nagri

ابھی حنا نے جواب سے کر سامنے دیکھا تو ایک ٹرک تیز رفتار میں ان کی طرف آرہا تھا

یہ ٹرک مجھے کیوں گڑ بڑ لگ رہی ہے

اور دوسری طرف عائشہ بیگم کا بھی یہی خیال تھا

اکرام صاحب گاڑی موڑے مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا

بیگم کیسے گاڑی موڑ سکتا ہوں یوٹرن نہیں آیا بس الٹا رخ کرے

پیچھے بھی نہیں لے سکتا خود کو بچاتے دوسروں کو نقصان میں

کیسے ڈال دوں

ابھی وہ لوگ کچھ سمجھتے کے وہ ٹرک پہلے سے بھی زیادہ سپیڈ میں ان کی طرف آیا اور دونوں گاڑیوں کو کچلتا ہوا وہی

ڈھیر ہو گیا

ایک گاڑی میں تو آگ بھی لگ چکی تھی

جبکہ ایک بری طرح کچلی جا چکی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اووشٹ رضا جو شاہ میر کے ساتھ گھر جا رہا تھا

ایک دم چلایا کیا ہوا

یار فجر کا نمبر ہاتھ سے گر گیا

چل یار میں پہلے پریشان ہوں

دوبار اے لینا

## Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں بایک پر بیٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہوئے کے راستے میں اتنا رش تھا اور دھواں بھی

یہاں آکسیڈنٹ ہوا ہے شاید

رضانے شاہ میر سے کہا

تو شاہ میر اترنے لگا تو بایک سنبھال میں دیکھ کر آیا

یار چھوڑ نہ دوسری طرف سے جاتے ہیں

تجھے گھر جلدی بھی جانانیوز میں دیکھ لی شاہ میر کا دل تو نہیں مانا لیکن اپنی ماں کا چہرہ دیکھنے کی جو بے چینی تھی اسی

لیے اس نے بایک موڑ لی

یار مجھے لینے آگئے میں جا رہی ہوں

فجر نے منہا اور دیا کے پاس آ کر کہا

تم دونوں کب تک جاؤ گی

منہا تو میرے ساتھ جائے گی کیونکہ اس کے ممی پاپا آؤٹ آف کنٹری گئے ہیں اس کے بھائی کے پاس

اوو اچھا منہا تم گھرا کیلی رہو گی

نہیں یار بواہیں نا

اور کچھ دن کی بات ان کو ٹائم لگا تو میں بھی چلی جاؤ گی

اوو پھر تو ٹھیک ورنہ اکیلے رہنے میں کتنا ڈر لگتا ہے

اوکے میں جا رہی ہوں وہ ان دونوں کے گلے لگ کر ابھی آگے گئی ہی تھی کہ

## Posted On Kitab Nagri

اسے اپنی ڈائری کا پیج نظر آیا  
ایسا نہیں تھا کہ ویسا کسی اور کے پاس نہیں ہو سکتا تھا  
لیکن اس کے دل میں وہم تھا اسی وہم کی وجہ سے اس نے وہ پیج اٹھایا تو وہ اسی کا نمبر تھا  
دل ایک دم چھناکے سے ٹوٹا کہ کوئی آواز تک نہیں ہوئی  
وہ کافی دیر بت بنی کھڑی رہی پھر اسے نہیں پتا کہ وہ کب کیسے گھر آئی

دیا اور منہا گاڑی میں آکر بیٹھی تو ماہر نے گاڑی سٹارٹ کی  
بھائی آج اس راستے سے کیوں  
بیٹا دوسرے راستے کوئی بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا ہے سارا راستہ بلاک ہے مجھے بھی اسی وجہ سے ٹائم لگا  
بھائی کچھ پتا چلا کوئی جانی نقصان تو نہیں ہوا نا  
پتا نہیں لوگ کہہ رہے تھے بہت بری حالت تھی ایک گاڑی کے سبھی افراد تو جھلس گئے اور شاید جاں بحق بھی  
دوسری گاڑی کچلی گئی بہت بری حالت تھی اس میں موجود افراد کی  
السلامت خیر کرے اللہ ان کے گھر والوں کو حوصلہ دے

آمین

منہا کا گھر آیا تو وہ اتر کر اندر جانے لگی تو ماہر بھی جلدی سے باہر آیا

منہا

ماہر کی آواز پر اس نے چہرہ موڑ کر دیکھا



## Posted On Kitab Nagri

اپنا خیال رکھنا اور پیکنگ کر لینا اپنی بھی اور بوا کی بھی آج انکل سے بات کر کے میں کل لینے آؤ گا  
جس پر منہا نے ہلکے سے مسکرا کر سر ہلایا  
اور اندر چلی گئی

شاہ میر نے گھر قدم رکھا تو عمران صاحب سامنے بیٹھے تھے ابھی وہ ان سے کچھ پوچھتا کہ گھر کی لینڈ لائن پر کال آئی  
تو

اس نے عمران صاحب کے اٹھنے سے پہلے اٹھالیا اور آگے سے جو خبر اسے سننے کو ملی شاہ میر کو لگا وہ اگلی سانس نہیں  
لے پائے گا

اور ایک دم سے وہی بیٹھتا چلا گیا اس کی حالت دیکھ کر عمران صاحب نے فون کان سے لگایا تو ان کی بھی یہی حالت  
تھی

انہوں نے جیسے تیسے ہمت کر کے شاہ میر کو اٹھایا اور ساتھ لے گئے وہاں جا کر معلوم ہوا کہ  
گاڑی کا اگلا حصہ بری طرح جل چکا تھا پیچھے والی سیٹ پر بیٹھی عورت زیادہ جلنے سے بچ گئی تھی لیکن یہاں لاتے  
لاتے دیر ہو گئی

اس کے بیگ سے موبائل ملا تو کال کی

عمران صاحب تو دونوں بیٹیوں کے دکھ میں وہی گر گئے تھے شاہ میر کو بھی اپنا کوئی ہوش نہیں تھا رضا کب آیا وہ  
کب لاشیں لے کر گھر آئے انہیں کچھ نہیں پتا تھا

فجر آرام کرنا ہے تو کر لو ورنہ اگر کوئی ضروری سامان ہے تو وہ رکھ کو ویسے پیکنگ میں نے کر دی ہے

## Posted On Kitab Nagri

وہ جو ابھی گھر آئی تھی اپنی ماما کی بات پر حیران ہو کر دیکھا  
کیا مطلب ہم کہی جا رہے ہیں  
ہاں لندن جا رہے ہیں آج رات کی فلائٹ ہے اور آج میں کوئی بحث نہیں چاہتی  
مجھے کچھ نہیں اور مجھے جانے میں بھی کوئی اشو نہیں  
اب وہ یہاں رکتی بھی کس کے لیے اسی لیے انہیں جواب دے کر اپنے روم میں آگئی  
تب سے ر کے آنسوؤں کو بھی بہنے کا موقع مل گیا تو وہ وہی دروازے سے لگ کر نانا جانے کتنی دیر روتی رہی  
اور پھر رات کی فلائٹ سے وہ ہمیشہ کے لیے لندن چلی گئی

دیاور ماہر راستے میں ہی تھے جب انہیں کال آئی  
ماہر نے دیا کو نہیں بتایا کیونکہ وہ بھی اس بات پر یقین نہیں کرنا چاہتا تھا  
گاڑی جب ہاسپٹل کے باہر کی تو دیا نے پوچھا لیکن ماہر بغیر جواب دیے اندر کی طرف بھاگا  
دیا بھی پیچھے ہی گئی تو آگے جو دیکھنے کو ملا دونوں بہن بھائیوں کے لیے قیامت سے کم نہیں تھا  
لوگ کہہ رہے تھے کہ شکلیں پہچان میں نہیں آرہی  
لیکن وہ تو اولاد تھی کیسے نا پہچانتی  
وہاں اکرام صاحب کے دوست آئے

## Posted On Kitab Nagri

انہوں نے ڈیڈ باڈیز کو گھر لے جانے کی بجائے اکرام صاحب کے کزن کے گھر لے جانے کا کہا کیونکہ یہاں تو کوئی رشتے دار نہیں تھا اور پھر وہ وہاں سے اسلام آباد چلے گئے جانے سے پہلے دیا جب ہوش میں آئی تو وہ رورور کر برا حال تھا کسی سے سنبھل نہیں رہی تھی

اکرام صاحب کے دوست کے ساتھ بھی کوئی عورت نہیں تھی اس لیے انہوں نے ماہر سے کہا کہ وہ فون کر کے اس کی کسی دوست کو بلا لے ماہر نے منہا کے گھر کال کی تو وہ ابھی نہیں آئی تھی پھر اس نے بوا کو بتا کر فون رکھ دیا اور وہ ڈیڈ باڈیز کو لے کر اسلام آباد چلے گئے

بیٹا وہ آپ کے منگیترا کا فون تھا کہہ رہے تھے کہ ان کے والد اور والدہ کا ایکسیڈنٹ میں انتقال ہو گیا ہے وہ آپ کو بلا رہے تھے

www.kitabnagri.com

کک - کیا مطلب کب آئی کال بوا آپ نے بتایا کیوں نہیں منہا جو فریش ہو کر باہر آئی تھی بوا کی بات پر بے یقینی سے پوچھا ایسے کیسے ہو سکتا ہے بوا ابھی کچھ دیر پہلے سب ٹھیک تھا سب خوش تھے ایسے کیسے نہیں مزاق کیا ہوگا

## Posted On Kitab Nagri

نہیں بیٹا وہ شاید ہو سپٹل تھے پیچھے کافی شور بھی تھا  
اور جیسے وہ لڑکا ہچکیوں سے رو رہا تھا  
آپ ایک بار دیکھ آؤ

وہ اس کے سگے ماں باپ تو نہیں تھے لیکن ماہر کی وجہ سے اسے بہت عزیز تھے اور جتنی عزت اور محبت وہ منہا سے  
کرتے تھے اس کے لیے یقین کرنا ممکن تھا

بوا میں جا رہی ہوں اور مجھے رکنا بھی پڑے تو فکر مت کیجئے گا

منہا ماہر کے گھر آئی تو وہاں کوئی نہیں تھا

ہو سپٹل کا اس نے پوچھا نہیں تھا

اپنی بیوہ کو فی پر رہ رہ کر غصہ آیا

موبائل میں نمبر بھی سیو نہیں تھا

ابھی وہ واپس جاتی کے اس کے سامنے ایک گاڑی آکر رکی

گاڑی سے نکلنے والے نقاب پوش نے

اسے سمجھنے کا موقع نہیں دیا اور گھسیٹ کر گاڑی میں ڈال کر وہاں سے فرار ہو گیا

بیٹا دیا ابھی صدمے میں ہے اسے سنبھلنے میں وقت لگے گا

اس لیے اچھا ہے کہ اسے یہاں سے باہر لے چلے ہم لوگ تو جا رہے ہیں

تم بھی ہمارے ساتھ ہی لندن چلو

## Posted On Kitab Nagri

اکرام صاحب کے کزن نے ماہر سے کہا  
جی مجھے میں بھی یہی سوچ رہا ہوں لیکن میں ابھی گھر نہیں جانا چاہتا انکل مجھ میں حوصلہ نہیں  
اس گھر میں ماما بابا کے بغیر جانا  
تم فکر نہ کرو وہ میں جا کر لے آؤ گا بس تم دیا سے بات کر لو جی  
اور پھر ایسے ہی کچھ دنوں میں وہ لندن چلے گئے  
جتنے وہ ایک دوسرے کے پاس تھے اب اتنے ہی  
میلوں کے فاصلے درمیان آگئے تھے

پورا مہینہ اس پر درندگی کی انتہا کی گئی

اب تو اسے نادن کا پتا تھا نارات کا

اس فلیٹ میں دن رات اس کی چیخیں اور آہیں گونجتی رہی

لیکن کسی کو اس پر رحم نہیں آیا

لیکن آج وہ درندے نشے میں ڈوبے ہوئے تھے

منہانے ہمت کر کے اپنا وجود سمیٹا اور لڑکھڑاتے ہوئے بیڈ سے اتری اس نے اپنے سامنے کبرڈ کو دیکھا تو اپنے

وجود کو گھسیٹتے وہاں تک آئی

اسے کھول کر دیکھا تو اس میں سب مردانہ جوڑے تھے لیکن وہاں ایک مردانہ کالی شال پڑی تھی اس نے

اس سے خود کو لپیٹا

## Posted On Kitab Nagri

اور کمرے سے باہر جھانکا تو وہ سب  
نشے میں دھت ہوش سے بیگانہ ہوئے پڑے تھے  
اس نے آہستہ سے وہاں پڑے آدمی کا والٹ اٹھایا  
اور دبے پاؤں وہاں سے نکلتی چلی آئی  
سارے راستے وہ رکشہ والی کی خود پر نظریں محسوس کرتی رہی  
لیکن نا اسے خوف محسوس ہو رہا تھا  
نا ہی کوئی دکھ  
جیسے تیسے وہ گھر پہنچی تو دروازہ کھٹکھٹایا جو چوکیدار نے کافی دیر سے کھولا شاید سو رہا تھا  
وہ نیند میں تھا اسی لیے شاید اس کی حالت پر دھیان نہیں دیا  
وہ اپنے کمرے میں آئی تو واش روم میں بند ہو گئی  
شاہر آن کر کے وہی بیٹھتی چلی گئی اب تو رونا بھی نہیں آ رہا تھا  
ہر احساس ختم ہو گیا تھا  
رونے سے کیا ہوتا فزیت کم ہو جاتی کیا  
اس کے وجود کے زخم بھر جاتے کیا  
وہ تو اس کا غم بانٹنے گئی تھی لیکن خود ساری عمر کا روگ لے بیٹھی تھی

چھ مہینے بعد



## Posted On Kitab Nagri

دوست کے غم میں وہ اس کا برابر کا شریک تھا ہر پل اس کے ساتھ رہا  
بہت مشکل سے وہ اسے غم سے باہر لانے میں کامیاب ہوا  
اب جب حالات کچھ نارمل ہوئے تو اسے فجر کا خیال آیا  
بھولا تو وہ پہلے بھی نہیں تھا

لیکن شاہ میر کے ساتھ وہ اتنا مصروف تھا

چاہنے کے باوجود بھی وہ اس سے بات نہیں کر سکا

آج اس نے منہا کے گھر کال کی تو نمبر بند جا رہا تھا

تو وہ اس کے گھر آیا تو پتہ چلا چار پانچ ماہ پہلے وہ یہاں سے شفٹ ہو چکے ہیں

وہاں سے وہ دیا کے گھر گیا تو ان کے گھر کے باہر بھی تالا لگا ہوا تھا

یہاں سو سائٹیز میں لوگوں کو ایک دوسرے کی کہاں خبر ہوتی ہے

ہر طرف سناتا تھا

سامنے گھر کے باہر مالی پودے کاٹ رہا تھا تو وہ اس کے پاس چلا آیا

السلام و علیکم

انکل

و علیکم السلام جی بیٹا

انکل یہ سامنے گھر والے کدھر گئے ہیں کچھ پتا ہے

نہیں بابو چھ مہینے پہلے دیکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

یہی تھا صبح کے وقت میں پہلے بیٹا اور بیٹی کہی گئے اور بعد میں ان کے والد اور والدہ اس کے بعد کوئی واپس نہیں آیا  
کچھ دن بعد ایک صاحب آئے تھے گھر سے کوئی سامان لے کر چلے گئے  
رضا جیسے جیسے سن رہا تھا اس کے لیے اپنے پاؤں پر کھڑا رہنا محال تھا  
وہ وہاں سے شکستہ قدموں سے واپس لوٹ آیا



شاہ میر وہ سید شاہ میر کے پاس آیا  
ہمم

وہ جو اوندھے منہ بیڈ پر گرا ہوا تھا ویسے ہی جواب دیا

فجر نہیں مل رہی یار

شاہ میر اس کی بات پر پلٹا

کیا مطلب

تو وہ شاہ میر کو سب بتاتا چلا گیا

یار میں نے اپنے ہاتھوں سے سب ختم کر دیا بھی تو میں نے اسے بتانا تھا کہ میں مزاق کر رہا تھا

رضا کی بات پر شاہ میر چونکا

کیسا مزاق

تو رضا نے اپنی اور فجر کی آخری ملاقات کی ساری باتیں بتادی

جس پر شاہ میر کا دل کر رہا تھا کہ وہ اس کا گلا دبا دے

## Posted On Kitab Nagri

وہ ایک دم سے رضا کی طرف بڑھا اور اسے کالر سے پکڑ کر اٹھایا

اگر اس نے یہی بات دیا کو بتادی ہوئی

تو تمہیں اندازہ ہے وہ ہمارے بارے میں کیا سوچے گی

شاہ میر ایک دم سے دھاڑا تو رضا کو اپنے کیے پر افسوس ہوا

مجھے لگا تھا میں سب کلئیر کر دوں گا

کلئیر مائے فٹ شاہ میر نے ایک مکہ رضا کے چہرے پر مارا تو وہ بستر پر جا گرا

میری بات کان کھول کر سن لو رضا

وہ لڑکی جنون ہے میرا

سانسوں کے چلنے کی وجہ

وہ مجھے ناپلی تو

تمہیں اپنے ہاتھوں سے زندہ دفن کرو گا

اور وہاں سے باہر کی طرف بڑھ گیا



فجر نے یہاں آکر منہا سے رابطہ کرنا چاہا تو نہیں ہو سکا لیکن ایک دن دیا کی کال آئی تو پتہ چلا وہ بھی یہی لندن ہے

وہ دونوں تو ایک دوسرے سے مل چکی تھی

اور انہوں نے ہر ممکن طریقے سے منہا سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن نہیں ہو سکا

آج بھی دیا انٹرنیٹ سے کالج میں پڑھنے والوں کی آڈیز دیکھ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

اور جاننے والوں کو کال کر کے شاہ میر رضا اور منہا کی معلومات لینے کی کوشش کر رہی تھی

لیکن کہی سے بھی کچھ پتہ نہیں چلا

اب کیا کروں میں کہی سے کچھ پتا نہیں چل رہا

دیانے بے بسی سے اپنا سر ہاتھوں میں گرا کر فجر سے کہا

جب کہ فجر نے تاسف سے اسے دیکھا

ایک بات کہو دیا

ہمم کہو دیا نے ویسے ہی جواب دیا

اپنی تلاش ختم کر دو

تلاش نہیں کرو گی تو بس یہی دکھ ہو گا کہ تم نے کوشش نہیں کی ورنہ مل جاتا

لیکن تلاش کرنے پر مل کر بھی وہ نہ ملا تو اس دکھ کا مداوا نہیں ہو گا

فجر نے آسمان کی طرف دیکھ کر جواب دیا تو دیا چونکی

کیا مطلب دیا نے حیرانگی سے پوچھا

تم نے سنا تو ہو گا

first impression is the last impression

میں سمجھ نہیں رہی فجر تم کہنا کیا چاہتی ہو

تمہیں پتا ہے فرسٹ ڈے ہم نے ان کے ساتھ گیم کھیلی تھی

جس پر شاہ میر نے ہمارے ساتھ ڈبل گیم کھلی اور دھوکہ دیا

## Posted On Kitab Nagri

انہوں نے لاسٹ ڈے بھی یہی کیا

صاف صاف بتاؤ فجر پہلیوں میں بات نہ کرو

دیا کی بات پر فجر نے دیا کی طرف دیکھا اور اسے اپنی اور رضا کی ساری بات بتائی

تم اسے تلاش کر رہی ہو

اگر اس نے رابطہ کرنا ہوتا تو مجھ سے بھی کر سکتا تھا

شاہ میر کو اپنا نمبر دیا تھا میں نے جو یہاں آکر بھی آن ہی ہے

فجر کی بات پر دیا کو شاہ میر کی بات یاد آئی

اس نے بتایا تو تھا کہ فجر نے اسے نمبر دیا ہے

وہ ہمارے جذبات کے ساتھ کھیل چکے ہیں دیا

کھیل کا آغاز ہم نے کیا تھا

لیکن اختتام وہ کر گئے

اور یقین مانو اس اختتام میں خود کو ہار بیٹھی ہوں میں

تم بھی اس فریب سے نکل آؤ

یقین مانو اذیت کم نہیں ہو رہی ابھی تک لیکن نئی مزید بھی نہیں مل رہی کیونکہ ابھی تک پہلے غم کا ہی رونا ختم نہیں

ہوا

روز اس کے الفاظوں کا زہر ختم کر رہا ہے مجھے

یہ غم تو کبھی بہت بعد میں ہے کہ وہ مل نہیں رہا

## Posted On Kitab Nagri

ایسا لگتا ہے اس کی بیوفائی کا غم ایک زندگی کے لیے کافی ہے  
ہجر کا تو ابھی میں نے سوچا بھی نہیں  
جب کہ دیالک جھپکائے بنا فجر کو دیکھ رہی تھی  
فجر خاموشی سے وہاں سے اٹھ کر چل پڑی  
سولہ برس کی

سولہ برس کی بالی عمر کو سلام  
اے پیار تیری پہلی نظر کو سلام  
وہ وہاں سے شکستہ قدموں سے گھر آئی تو سامنے ماہر بیٹھا ہوا تھا  
دیا کو دیکھ کر ہلکے سے مسکرایا  
اور اٹھ کر کمرے میں چلا گیا  
شاید وہ اس کا ہی انتظار کر رہا تھا  
دیا کمرے میں آئی تو بیڈ پر اوندھے منہ گر کر روئے لگی

دنیا میں سب سے پہلے

جس نے دل دیا

دنیا کے سب سے پہلے

دلبر کو سلام

جبکہ دوسری طرف ماہر روم میں چیمپر پر بیٹھا بار بار منہا کے گھر کا نمبر ڈائل کر رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

کتنی ضرورت تھی اس وقت اسے وہ رونا چاہتا تھا بتانا چاہتا تھا کہ وہ کس کرب سے گزرا ہے لیکن اس سے کوئی رابطہ ہی نہیں ہو رہا تھا

کہ اس نے موبائل سامنے دیوار پر مارا جو ٹکڑوں میں بکھر گیا اور چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا

جنہیں اس نے صاف کرنے کی زحمت نہ کی بلکہ ویسے ہی کرسی سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لی تو سامنے چھن سے منہا کی صورت آسمانی تو غصے سے آنکھیں کھول دی

دل سے نکلنے والے رستے کا شکریہ

دل تک پہنچنے والی ڈگر کو سلام

اے پیار تیری پہلی نظر کو سلام

وہ خود کو اب اس کے قابل تو نہیں سمجھتی تھی لیکن ایک بار اسے دیکھنا چاہتی تھی

ایک بار ان آنکھوں میں محبت دیکھنا چاہتی تھی پھر وہ خود ہی اس کی زندگی سے دور کہی چلی جاتی لیکن ایک بار

جس میں جوان ہو کر بدنام ہوئے ہم

اس شہر اس گلی اس گھر کو سلام

جس نے ہمیں ملایا جس نے جدا کیا

اس وقت اس گھڑی اس گھر کو سلام

اے پیار تیری پہلی نظر کو سلام

## Posted On Kitab Nagri

وہ صبح سے اسے ہر جگہ ڈھونڈ چکا تھا ہر جاننے والے سے پوچھ چکا لیکن کچھ بھی پتہ نہیں چلا  
اب رات کے تیسرے پہر وہ سڑک پر پیدل چل رہا تھا

ایک بار مل جاؤ دیا

کبھی کہی نہیں جانے دوں گا

میں کیسے رہوں گا تمہارے بغیر

پلیز آ جاؤ

وہ وہی گھٹنوں کے بل سڑک پر بیٹھ گیا

ہر طرف سناٹا تھا

اور اس سناٹے میں شاہ میر شاہ کی سسکیاں

ملتے رہیں یہاں ہم یہ ہے یہاں لکھا

اس کی لکھاوٹ کی زیر و زبر کو سلام

اے پیار تیری پہلی نظر کو سلام



فجر گھر آئی تو بنا کسی کی طرف دیکھے کمرے میں بند ہو گئی جب کے اس کی ممدار وازا بجاتی رہی لیکن اس نے نہیں  
کھولا

وہ پہلے کتنی ہنس مکھ تھی یہاں آ کر وہ بالکل خاموش ہو گئی تھی

پہلے تو وہ سمجھیں کہ وہ ادا اس ہے لیکن

## Posted On Kitab Nagri

ابھی تک اس میں کوئی بدلاؤ نہیں آیا تھا  
بلکہ وہ بس کمرے تک محدود ہو گئی تھی  
یا بس دیا سے ملنے جاتی تھی

اور واپس آکر ایسے ہی بند ہو جاتی تھی

رضا کے ساتھ گزرا ایک ایک لمحہ اور اس کے آخری الفاظ

سب آنکھوں کے سامنے گھوم رہے تھے

لیکن اس کی آنکھیں اور دل بالکل خاموش تھا

ان مست گہری گہری آنکھوں کی جھیل میں

جس نے ہمیں ڈبویا اس بھور کو سلام

گھونگھٹ کو چھوڑ کر جو سر سے سرک گئی

ایسی نگوری دھانی چیز کو سلام

آے پیار تیری پہلی نظر کو سلام

www.kitabnagri.com

ماہر کو دس سن ہو گئے تھے پاکستان آئے ہوئے اور ان دس دنوں میں اس نے منہا کو ہر جگہ ڈھونڈا

اور آخر کار وہ اس میں کامیاب بھی ہو گیا

اور اب وہ اسلام آباد میں اس کے فلیٹ کے سامنے کھڑا تھا

ابھی اس نے ڈور بیل پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ دروازہ کھلا

اقبال صاحب اور ان کی بیگم کبھی باہر ہی جا رہے تھے ماہر کو دیکھ کر چونکے

## Posted On Kitab Nagri

بیٹا آپ

السلام وعلیکم انکل آنٹی

وعلیکم السلام

اندر آؤ بیٹا

وہ اسے لیے ڈرائینگ روم میں گئے

ماہر کی متلاشی نگاہوں نے ارد گرد منہا کو تلاشا لیکن وہ کبھی نظر نہیں آئی

انکل میں وجہ پوچھ سکتا ہوں کہ آپ لوگ ایسے اچانک کیوں غائب ہوئے

ماہر نے بیٹھتے ہی پہلا سوال یہی پوچھا جس کی وجہ سے وہ الجھن میں تھا

بیٹا ہمیں خود کچھ سمجھ نہیں آرہا

کیا مطلب انکل ماہر ان کی بات پر چونکا

ہمیں تمہارے والدین کی وفات کا پتا چلا بہت افسوس ہوا بیٹا

لیکن آپ تو جانتے ہو ہم اس وقت ملک سے باہر تھے

فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی تو ہو نہیں سکا

وہاں تو ہم کچھ دنوں کے لیے گئے تھے لیکن دو مہینے لگ گئے

واپس آکر ہم لوگ گئے تھے وہاں لیکن آپ لوگ وہاں تھے ہی نہیں

اور منہا بھی کوئی بات نہیں کرتی تھی

ہم نے کئی بار بات کرنے کی کوشش کی

## Posted On Kitab Nagri

لیکن اس نے کہا وہ شادی نہیں کرنا چاہتی  
اقبال صاحب کی بات پر ماہر نے حیرت سے انہیں دیکھا  
کک - کیا مطلب انکل وہ ایسا کیوں چاہتی ہے  
پیٹا بوانے بتایا تھا کہ ایک سیڈینٹ والے دن وہ آپ کی کال آنے پر گئی تھی  
اور پھر ایک مہینے بعد گھر آئی اور کب آئی یہ تک نہیں انہیں پتہ  
ہمیں لگا آپ سے کوئی لڑائی ہوئی ہوگی  
ہمارے آنے سے پہلے اس نے کال پر گھر بدلنے کا بولا  
اور جب ہم آئے تو اس کی ضد پر یہاں آنا پڑا  
ہم نے اس کے منع کرنے کے باوجود اسے بتائے بغیر آپ لوگوں کے ہاں کئی بار گئے لیکن وہاں کوئی نہیں تھا  
جیسے جیسے اقبال صاحب بولتے جا رہے تھے  
ویسے ویسے ماہر کو لگ رہا تھا  
اس کا سانس بند ہو جائے گا  
وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا کہ اس کا خواب کچھ ایسا پورا ہوا ہوا  
انکل میں کہو کہ مجھے کل ہی منہا سے نکاح کرنا ہے  
پلیز انکل انکار مت کیجئے گا  
میرے پاس کوئی رشتہ نہیں بچا میں منہایا آپ لوگوں کو نہیں کھونا چاہتا  
ماہر کی بات پر کچھ دیر وہ خاموش رہے پھر اثبات میں سر ہلادیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

وہ خود منہا کی حالت سے حیران تھے  
جسے پڑھنے کا اتنا شوق تھا  
لیکن اب اس نے پڑھائی سے انکار کر دیا اور خود کو کمرے تک محدود کر لیا ہے  
میں منہا سے مل سکتا ہوں  
جی بیٹا ہم لوگ باہر جا رہے ہیں  
مارکیٹ سے کچھ سامان لانے آپ جائیں گامت کھانا ہمارے ساتھ ہی کھائیے گا  
جی انکل

ماہر آرام سے دروازہ کھول کر اندر آیا تو منہا ممر کے سامنے کھڑی تھی  
گیلے بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے  
جن سے پانی کی بوندیں ٹپک کر پشت کو گیلیا کر رہی تھی  
وہ اپنے خیالوں میں گم  
کھڑی تھی

ماہر کچھ دیر تو اسے دیکھتا رہا پھر اس کی غائب دماغی کو نوٹ کر کے اس کی طرف بڑھا  
اسے اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا  
منہا کے پاس جا کر پیچھے سے اس کے گرد حصار قائم کیا  
اور اس کی گردن میں چہرہ اچھپا لیا



## Posted On Kitab Nagri

منہا اس نرم گرم حصار پر چونکی اور جب سامنے شیشے میں ماہر کو دیکھا تو

اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیے

یہ خیال تو وہ روز دیکھتی تھی

اس خوشبو کو تو روز وہ خود میں محسوس کرتی تھی

کہ ایک دم وہ حصار کے تنگ ہونے پر حیران ہوئی اور نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا

تو دھک سے رہ گئی وہ سرخ انگار آنکھیں لیں اسے ہی دیکھ رہا تھا

مم۔ ما۔۔ ماہر

منہا نے حیران ہو کر ٹکروں میں اس کا نام ادا کیا

انکار کیوں کیا منہا وہ ایک دم سے دھاڑا کہ منہا کو اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی

مم۔ میں نہیں کرنا چاہتی ماہر مجھے نہیں کرنی کوئی شادی

وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

لیکن ماہر بے تاثر چہرے سے اسے دیکھے گیا

کہ ایک دم سے وہ اس کی کان کی لو پر جھکا اور وہاں کاٹا کہ منہا

نے با مشکل اپنی چیخ رو کی

ویسے ہی اس کی کمر پر حصار بنائے اسے گھمایا اور اس کے بال اپنی مٹھی میں قید کیے چہرہ اوپر کو اٹھایا

جس کے باعث منہا کا چہرہ اس کے چہرے کے بالکل قریب آ گیا تھا

تمہیں شاید میری بکواس سمجھ نہیں آتی منہا اقبال

## Posted On Kitab Nagri

کہا تھا نا

تم ہاں کرو یا نا ہو گا وہی جو میں چاہو گا

تو پھر اس فرار کا مقصد

وہ ایک دم سے پھر دھاڑا کہ منہا اپنی بے بسی پر پھوٹ پھوٹ کر رودی

ماہر ایک دم سے اس کے ہونٹوں پر جھکا اور اپنی شدتیں لٹانے لگا

منہا نے اسے روکنا چاہا تو ماہر نے اس کے دونوں ہاتھ پیچھے پشت پر لوک کر دیے

وہ اسے لیے ایسے ہی آگے بڑھا اور

منہا کی پشت مرر کے ساتھ لگا دی

جب اسے لگا منہا کا سانس روک رہا ہے ایک سیکنڈ کے لیے پیچھے ہوا اور منہا کا سرخ چہرہ ادیکھا اور دوبارہ جھک گیا

اپنی شدتیں لٹانے کے کافی دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو منہا تیز تیز سانس لینے لگی

منہا نے اپنا سر ماہر کی بازو سے ٹکا دیا کیونکہ اسے ابھی بھی سانس لینے میں مشکل ہو رہی تھی

تمہیں اندازہ بھی ہے کہ میں کس غم میں تھا کتنی ضرورت تھی تمہاری

تمہیں میری ہمدرد بننا تھا منہا لیکن تم مجھے یہاں ایک اور غم دینے کا سوچ رہی تھی

ماہر نے پھر سے اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا تو منہا نے روتے ہوئے آنکھیں بند کر لی

ماہر میں لیکن اس سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا

کہ اچانک ماہر کو اقبال صاحب کی بات یاد آئی

منہا تم

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

ماہر کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے کہے

تم ایک ماہ کہا تھی

## Posted On Kitab Nagri

وہ دل میں دعا کر رہا تھا

کہ وہ کہہ دے کسی دوست کی طرف تھی لیکن اس کے ساتھ کچھ غلط نہ ہوا ہو

لیکن منہا کے اگلے الفاظوں نے

اس کے جسم سے روح کھینچنے کا کام کیا تھا

ماہر وہ مجھے لے گیا تھا

میں بہت روئی چلائی

مم - میں رونے کی وجہ سے اس کی ہچکی بندھ گئی

کون تھا منہا

ماہر کو اپنی آواز کسی کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی

تو منہا نے کالج والا واقع بتایا

لیکن وہ اپنی کیڈ نیسینگ کے بعد والا

سب چھپا گئی

ہشششش منہا کچھ نہیں ہوا میں ہوں نا

کل ہمارا نکاح ہے تم ایسا کچھ نہیں سوچو گی

نہیں ماہر میں

میں نہیں کروں گی

ایک لفظ نہیں منہا



## Posted On Kitab Nagri

اگر مجھے زندہ دیکھنا چاہتی ہو تو کل ہاں کہہ دینا ورنہ یہی تمہاری آنکھوں کے سامنے خود کو ختم کر دوں گا  
ماہر نے مکا بنا کر مر رہا کہ اس میں درار آگئی  
اس سے پہلے منہا اس کا ہاتھ دیکھتی وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا

اسے نہیں پتا وہ کب دلہن بنی کب نکاح ہوا اور کب کیسے ماہر نے گھر والوں کو رخصتی کے لیے منالیا کہ اب وہ اس  
کے ساتھ رخصت ہو چکی تھی

منہا نے نظریں اٹھا کر اپنے دائیں طرف ڈرائیونگ کرتے ماہر کو دیکھا  
جس کے چہرے پر سکون ہی سکون تھا

کیا وہ پوری سچائی جاننے کے بعد بھی اتنا ہی پر سکون ہو گا  
یا وہ اسے اپنی زندگی سے نکال دے گا

نہیں میں ماہر کے پاؤں پر جاؤ گی میں اس سے کہو گی کہ وہ اپنا نام مجھ سے جدا کرے  
وہ مجھے اپنے ہاتھوں سے مار دے لیکن اپنا نام میرے نام کے ساتھ رہنے دے

ابھی وہ انہی سوچو میں گم تھی کہ گاڑی کہ رکنے پر ہوش میں آئی

ابھی وہ کچھ سمجھتی کہ ماہر نے اس کی سیٹ بیلٹ کھول کر کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنی طرف کھینچ لیا تھا

جس پر منہا بوکھلا گئی ماہر کیا کر رہے ہیں

کچھ نہیں مجھے لگا شاید میں زیادہ بینڈ سم لگ رہا ہوں

جو میری بیوی ہوش بھلائے مجھے دیکھ رہی ہے

## Posted On Kitab Nagri

تو سوچا آسانی کر دوں کچھ اس کے لیے

منہا نے ماہر کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی لیکن ماہر نے اپنے دونوں ہاتھ منہا کی

پشت پر باندھ کر اسے مزید اپنی طرف کھینچا

کہ منہا نے اپنی سانس تک روک لی

ماہر نے اس کے سچے سنورے روپ کو دیکھا

منہا نے ماہر کی لودیتی نظروں سے گھبرا کر پلکیں جھکالی

ماہر کی نظر ان سے ہوتی ہوئی ریڈلپ اسٹک لگے ہوٹوں پر آئی وہاں سے ہوتی ہوئی صراحی دار گردن پر گئی جو کسی

بھی آرائش سے پاک تھی

ماہر بے خود ہوا اس پر جھکا

اور اپنے تشنہ لب وہاں رکھ دیے

منہا نے ماہر کے گرم نرم لمس پر گھبرا کر سے پیچھے کرنا چاہا لیکن اس کی شدتوں میں اضافہ ہوتا گیا

منہا کی اکھڑتی سانسوں کا خیال کرتے وہ پیچھے ہوا تھا گردن پر اپنی شدتوں کے واضح نشان دیکھ کر ماہر نے منہا کی

آنکھوں میں دیکھا

جس کی آنکھیں اور چہرہ اس وقت لال ہوا پڑا تھا

اور پھر کچھ کہے بنا منہا کو اس کی سیٹ پر بیٹھا کر سیٹ بیلٹ لگائی اور پھر اس کے ڈوپٹے کہ پن نکال کر ڈوپٹہ آگے

کیا جس سے منہا کی گردن کو چھپا دیا کہ نشان نظر نہ آئے

وہ گھر پہنچے تو وہ منہا کو روم میں چھوڑ کر آرام کرنے کا کہہ کر خود بھی چلا گیا



## Posted On Kitab Nagri

منہا کے بتانے پر اس کے سامنے تو وہ خاموش ہو گیا لیکن وہی جانتا تھا کہ اس کے اندر کیسی آگ جل رہی تھی وہ اس کی تکلیف یاد رکھ کا اندازہ نہیں لگا سکتا تھا نا ہی اس کا کوئی مداوا ہو سکتا تھا لیکن وہ اسے تکلیف دینے والے کو جب تک جہنم واصل نہ کر دیتا اسے چین نہیں آتا تھا اب وہ عمر شیرازی کے گھر کے باہر کھڑا تھا ارد گرد کا جائزہ لے کر وہ دیوار پھلانگ کر گھر میں داخل ہوا رات ہو چکی تھی اسی لیے کوئی ملازم نہیں تھا یا شاید اس کی خوش قسمتی تھی وہ گھر میں داخل ہوا تو گھر میں شاید کوئی نہیں تھا ایک کمرے سے ٹی وی کی آوازیں آرہی تھی تو ماہر اس طرف بڑھا دروازہ ہلکا سا کھلا ہوا تھا

اس نے اندر جھانک کر دیکھا تو عمر شیرازی کوئی مووی دیکھ رہا تھا اس کی دروازے کی طرف پیٹھ تھی ماہر دبے پاؤں اندر داخل ہوا اور اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا اور عمر شیرازی کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا

اور ساتھ پڑا ریموٹ اٹھا کر آواز تیز کر دی عمر شیرازی نے اس عمل پر پیچھے مڑ کر دیکھا تو اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تم کون ہو اور کیا کر رہے ہو یہاں

تمہاری موت ماہر نے - اتنا کہتے ہی اپنی جیکٹ سے تیز دھار چاقو نکالا اور عمر شیرازی پر حملہ کیا خون کی تیز دھار ماہر کے کپڑے اور چہرہ بھی خون سے بھر گئی عمر شیرازی نیچے گرا

## Posted On Kitab Nagri

میں نے کیا بگاڑا ہے کون ہو تم مجھے جانے دو  
گھٹیا شخص ایک لڑکی کو تباہ کر دیا اور کہہ رہے ہو میں نے کیا کیا  
ماہر نے بال مٹھی میں دبوچ کر عمر شیرازی کا سر زمین پر زور سے پٹکا  
انہیں آنکھوں سے گندی نظر ڈالی تھی نا  
ماہر چاقو کی نوک اس کی آنکھ کے پاس لا کر بولا  
دیکھو مجھے معاف کر دو تم کہو گے تو میں اس لڑکی سے شادی  
ابھی اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب ماہر کا چاقو اس کی گال کاٹا چلا گیا جس پر عمر شیرازی کی چیخیں اس  
کمرے میں گونجیں  
ایسے ہی وہ چلائی ہو گی تمہیں رحم آیا ماہر نے کھڑے ہو کر اس کے پیٹ میں ٹھوکر ماری  
ابھی ماہر دو بار اس پر وار کرتا کہ عمر شیرازی کا قہقہہ گونجا  
ہاہاہاہا  
تمہاری محبوبہ نے تمہیں آدمی ادھوری کہانی بتائی  
ہاہا شاید بچاری اپنی عزت رکھ رہی ہو گی  
عمر شیرازی کی بات پر ماہر نے ایک اور ٹھوکر ماری  
جس پر اس کے قہقہوں میں اضافہ ہوا  
صرف مجھ سے بدلہ لو گے یا باقی سب سے بھی  
اس بات پر ماہر کا چاقو چلاتا تھا تھہ ہوا میں ہی رہ گیا

## Posted On Kitab Nagri

اور ماہر کی فتنہ شکل دیکھ کر اس نے خباثت سے پھر قہقہہ لگایا  
اچھا میں بتاتا ہو پوری کہانی  
میں نے تمہاری محبوبہ کو بس کچھ دن رکھا تھا پاس  
لیکن

تو کیسا لگا میرا بدلہ ڈال لنگ  
عمر شیرازی نے خباثت سے منہا کی طرف دیکھ کر کہا  
مجھے جان سے مار دو یا جانے دو میرے ماں باپ مر جائے گے  
مجھ پر رحم کرو  
وہ سسک رہی تھی رو رو کر آنکھیں بھی پتھر ہو چکی تھی اب وہ خشک اور سو جھی آنکھوں سے اس کے آگے ہاتھ  
جوڑ کر گر گرا رہی تھی  
اس کے ماں باپ چاہے اسے مار دیتے لیکن وہ انہیں بتانا چاہتی تھی کہ وہ اسے غلط نہ سمجھے ماہر کو اگر اس کی گمشدگی  
کا پتا لگا ہو تو وہ اسے بے وفانا سمجھے وہ کہی اپنی مرضی سے نہیں گئی تھی  
بس خود کی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے جانا چاہتی تھی  
باہا ہا  
اس سب کے بعد زندہ بھی رہ سکے گے  
بہت ہی بے شرم واقع ہو گے

## Posted On Kitab Nagri

چلو آزاد کرتا ہوں

دفعہ ہو جاؤ اب یہاں سے ویسے بھی میرا دل بھر گیا ہے  
ابھی عمر شیرازی باہر جاتا کہ باہر سے باتوں کی آوازیں آئی

اووشٹ پایا

منہا نے عمر شیرازی کے پایا کہنے پر حیرانگی سے دیکھا اور دل میں امید جاگی  
کیا وہ اس کی مدد کر سکتے تھے

ابھی عمر شیرازی کوئی بہانہ سوچتا کہ وہ دروازہ کھول کر اندر آئے اور وہاں اپنے بیٹے کے ساتھ منہا کو دیکھا  
اس کی حالت دیکھ کر کوئی بھی اندازہ لگا سکتا تھا کہ اس کے ساتھ کتنی درندگی دکھائی گئی ہے  
انکل

منہا بھاگ کر ان کے پیچھے چھپی مجھے بچالے پلیز انکل مجھے گھر جانا ہے وہ

روتی ہوئی ان سے اپنی رہائی کی بھیک مانگنے لگی  
لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ بھی اسی درندے کا باپ ہے  
شیرازی نے آنکھوں سے اپنے پیٹے سے سوال کیا

کہ کیا ماجرا ہے

پاپا بدلہ لیا ہے اپنی انسلٹ کا

عمر شیرازی نے کندھے آچکا کر جواب دیا

انکل پلیز میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گی مجھے بچالیں آپ کو الیسا واسطہ وہ ان کے پاؤں پکڑ کر گر گرانے لگی

## Posted On Kitab Nagri

کہ وہ شیطان صفت انسان اپنے بیٹے کی طرف دیکھ کر مسکرایا  
عمر باہر بیٹھیں لوگ بہت اہم ہیں انہیں ہر حال میں خوش کر کے ڈیل حاصل کرنی ہے  
اور خوش کرنے کا اس سے اچھا سامان کوئی نہیں  
ان باتوں کو سن کر منہا کو لگا کسی نے پگھلتا سیسیہ اس کے کانوں میں ڈال دیا ہو  
وہ آنکھیں پھاڑے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جسے وہ اپنے باپ کی جگہ سمجھ کر مدد مانگ رہی تھی  
وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ مری کیوں نہیں  
لیکن اسے اندازہ ہو رہا تھا مرنے والی تو شاید ہر اذیت ختم ہو جاتی موت تو شاید اذیتوں سے نجات کا نام ہے  
زندگی مشکل تھی جو اسے جینی تھی  
جو اس نے پہلے نہیں سوچا تھا وہ اب سوچنے لگی  
وہ حرام موت نہیں مرنے چاہتی تھی  
لیکن اس کے بعد وہ جینا بھی نہیں چاہتی تھی  
اس لیے کئی بار وہاں خود کشی کی کوشش کی جس پر وہ ناکام ہوئی اور ان کے تشدد کا نشانہ بنی  
اب تو اسے مرنے سے بھی خوف آتا تھا  
کہ اگر مر گئی تو وہ اس کے ساتھ اور ظلم کرے گے

تکلیف میں وہ تھا لیکن قیامت تو اس پر بھی ٹوٹی تھی اور اس نے کوئی شکوہ تک نہیں کیا تھا اس سے  
سب سے زیادہ تو اسے ضرورت تھی

## Posted On Kitab Nagri

باہر سے دروازہ بجانے کی آواز آرہی تھی

شاید

عمر شیرازی کی بہن تھی

ماہر نے وہاں پر شیٹ سے عمر شیرازی کے ہاتھ پاؤں باندھے

ٹشو باکس سے ٹشو نکال کر اس کے منہ میں ٹھونسے

تمہیں پتا ہے جب کسی عورت کی عزت جاتی ہے تو اس کے گھر والوں پر کیا گزرتی ہے

ماہر کی سرسراتی آواز عمر شیرازی کے کانوں میں گئی تو اس نے حیرت سے ماہر کو دیکھا

اس کے دیکھنے پر ماہر نے دروازے کی طرف دیکھا جس کے پار شاید اس کی بہن تھی عمر شیرازی نے اپنا سر دائیں

بائیں مارنا شروع کر دیا

تمہیں کہاں اندازہ ہوگا

لیکن آج میں تمہیں اس چیز سے بھی روشناس کرواؤں گا

ماہر نے کھڑے ہو کر ٹی وی کی آواز کم کی

اور جا کر دروازہ کھولا جہاں سامنے اس کی بہن کھڑی تھی

اور اسے سوچنے کا موقع دیے بغیر اندر کھینچا

جب کہ عمر شیرازی مسلسل سر ہلا رہا تھا

بھائی وہ لڑکی ابھی عمر کی طرف بڑھتی کہ ماہر نے بازو سے پکڑ کر کھینچا

کہاں اپنے بھائی کے کیے گناہوں کا حساب کون دے گا



## Posted On Kitab Nagri

جب کہ وہ لڑکی ہاتھ پاؤں مار کر خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی جس پر ماہر نے تھپڑ اس کے منہ پر مارا کہ وہ نیچے جا گری

عمر شیرازی خون زیادہ بہنے کی وجہ سے شاید بیہوش ہو چکا تھا  
ماہر نے اس لڑکی کا دوپٹہ کھینچ کر دور اچھالا

کسی بھی مرد کی آنا غصہ یا بدلہ عورت کی عزت سے بڑھ کر نہیں ہوتا  
ابھی وہ آگے بڑھتا کہ

اپنی ماں کے کہے الفاظ یاد آئے تو رک گیا  
منہا کا چہرہ آنکھوں کے سامنے لہرایا تو دل کو بے چینی ہوئی  
اس نے روتی ہوئی لڑکی کو دیکھا اور پھر عمر شیرازی کو

پھر وہ اس کے پاس آیا اور اسی چو قوسے اس کا گلا کاٹ دیا

تم سمجھدار تو ہو گی کہ کس چیز کا بدلہ تھا یہ  
بتا دینا اپنے باپ کو اس کے بعد جہنم اس کا انتظار کر رہی ہے  
اور وہاں سے نکلتا چلا گیا

وہ گھر آیا تو گیسٹ روم میں جا کر فریش ہوا وہ نہیں چاہتا تھا کہ منہا اسے اس حالت میں دیکھے

یا اسے پتا بھی چلے کہ وہ سب جان گیا ہے

اگر اس نے اپنا پردہ رکھنا چاہا تھا تو وہ کون ہوتا تھا اسے بے پردہ کرنے والا

## Posted On Kitab Nagri

وہ تو اس کا محافظ تھا

وہ اس کی حفاظت نہیں کر پایا اس کے لیے شاید ہی وہ کبھی خود کو معاف کر سکے لیکن اب وہ اس پر آنچ بھی نہیں آنے دے گا

وہ روم میں آیا تو وہ سورہی تھی

ماہر باہر ٹیرس پر چلا گیا

اپنے ہاتھوں کو غور سے دیکھا

وہ آج ایک خون کر کے آیا تھا

اور ابھی تو باقی درندوں کو بھی جہنم واصل کرنا تھا

اسے نہیں پتا تھا یہ سفر اسے کس منزل تک کے جائے گا

لیکن اب اس کے جینے کی کوئی وجہ تھی تو وہ منہا تھی

اور کوئی مقصد تھا تو ان درندوں کو جہنم واصل کرنا

تھوڑی دیر کھڑا رہنا کے بعد وہ روم میں آیا کچھ دیر لیٹ کر وہ منہا کا چہرہ دیکھتا رہا پھر اس کا سر اپنے کندھے پر رکھ کر

اس کے گرد اپنا حصار باندھ کر سو گیا

حال

تین سال بعد

اب تو گھر جا کر بھی مہمانوں والی فیلنگ آنے لگ گئی ہے

## Posted On Kitab Nagri

تین چار ماہ بعد جاؤ وہ بھی دس پندرہ دن کے لیے  
رضانے شاہ میر کے کندھے پر سر رکھ کر کہا  
کیونکہ اب وہ آرمی آفیسر بن چکے تھے  
دیا کے غائب ہونے پر کافی ٹائم تو شاہ میر نے رضا سے بات نہیں کی  
لیکن ٹریننگ کے وقت ساتھ ہونے پر اور پھر ڈیوٹی بھی ساتھ کرنے پر بات تو کرنی پرتی تھی  
لیکن شاہ میر کا رویہ پہلے جیسا نہیں رہا تھا  
وہ جیسے پہلے رضا کی ٹانگ کھینچتا تھا اب ویسا نہیں تھا وہ کافی خاموش ہو گیا تھا  
سب اسے جلا دیتے تھے وہ کافی بے رحم ہو گیا تھا  
رضاس کی بے رحمی مجرموں کے ساتھ دیکھ کر روح تک کانپ جاتا تھا  
ڈیوٹی کے درمیان رضا کافی زخمی ہو گیا تھا  
تب شاہ میر کا رویہ پہلے جیسے ہوا تھا لیکن صرف رضا کے ساتھ  
اس کے ٹھیک ہونے پر پھر سے ویسا ہی سرد رویہ ہو گیا  
لیکن اب وہ رضا سے کھل کر بات کر لیتا تھا  
کیونکہ محبت اس نے کھوئی تھی تو رضا نے بھی کھوئی تھی  
وہ تو اپنا غصہ ناراضگی دکھا رہا تھا لیکن رضا تو اپنا درد چھپائے بس اسے منا رہا تھا  
شاہ میر کو اپنا آپ خود غرض لگا  
اور جس دن اس نے رضا سے کہا کہ وہ اس سے ناراض نہیں قسمت میں یہی لکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

تب رضا شاہ میر کے گلے لگ کر اتنا رویا کہ شاہ میر سے سنبھالنا مشکل ہو گیا

وہ کتنا ٹوٹا ہوا تھا شاہ میر کو اس دن اندازا ہوا

اور آج وہ دونوں گھر چھٹی جا رہے تھے تو رضا شاہ میر کے کندھے پر سر رکھے باتیں کر رہا تھا

وہ ڈیوٹی پر تو بہت اکیٹو ہوتا تھا

لیکن جیسے ہی چھٹیاں ملتی تو ایسے سست بن جاتا کہ بس شاہ میر کی گود میں اٹھانے کی کسر رہ جاتی تھی ورنہ اسے کھینچ

گھسیٹ کر ہی لے جانا پڑتا جیسے اب وہ کر رہا تھا

ٹانگیں سامنے والے ٹیم کے بندے پر رکھی تھی

سر شاہ میر کے کندھے پر رکھا ہوا تھا

اور ساتھ بیٹھے جو نئیر سے اپنے ہاتھ دبانے کو بول رہا تھا

شاہ میر نے اس کے ڈرامے پر گردن گھما کر اس کی طرف دیکھا

رضا بھی اگر تم انسانوں کی طرح نہیں بیٹھے تو یہاں سے گھر پیدل جاؤ گے

شاہ میر کے وارننگ دینے پر وہ ایک دم سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

کہ اسی وقت جیپ رکی

جیپ کیوں روکی ہے ساجد

شاہ میر نے ڈرائیونگ کرتے ساجد سے کہا

سریہ باہر کسی کی گاڑی خراب ہوئی ہے

ان کی مدد کے لیے

## Posted On Kitab Nagri

موسم خراب ہو گیا تو

ایسی جگہ سے جانے میں مسئلہ ہوگا

ساتھ لیڈیز بھی ہے

ٹھیک کیا

تم رو کو ساجد رضا کر دیکھ کر آؤ کہ کیا مسئلہ ہے

یار میرے پاؤں میں

ابھی وہ جملہ مکمل کرتا کہ شاہ میر کی گھوری پر کھڑا ہو گیا

تم بھی آؤ اگر یہ سازش ہوئی اور مجھ پر حملہ ہو گیا

تم نہ بھی کہتے تو آ رہا تھا میں ورنہ تم وہاں بھی اپنی شیخی بھاگڑنے لگ جاتے

آج تین سال بعد وہ پاکستان آئی تھی

وہ بھی ماہر کو بتائے بغیر کیونکہ وہ ہر دفعہ اسے منع کر دیتا تھا کہ وہ اپنی سٹڈی کمپلیٹ کرے

لیکن آج وہ فجر کو ساتھ لے کر پاکستان آگئی تھی

یہاں ہی تو سب کچھ تھا اس کا

اتنے پیارے رشتے محبت سب یہی تو تھا اور یہی تو اس نے یہ سب کھود یا تھا

کیا وہ شاہ میر کو یاد بھی ہوگی

یا وہ موو آن کر گیا ہوگا

## Posted On Kitab Nagri

وہ اسے دیکھے گا تو پہچانے گا بھی یا نہیں

ابھی وہ انہیں سوچو میں گم تھی کہ فجر کی آواز سن کر ہوش میں آئی جو حماد بھائی سے کوئی بات کر رہی تھی  
حماد دیا کا کزن تھا

حماد کا یہاں آبائی گھر تھا جہاں اکرام صاحب اور عائشہ بیگم کی ڈیڈ باڈیز لے کر وہ آئے تھے  
حماد کو کام کے سلسلے میں پاکستان آنا تھا اسی لیے دیا بھی اسی کے ساتھ آگئی ورنہ اسے اور فجر کو اکیلے اجازت نامتی  
حماد بھائی کچھ نہیں ہوتا یا رنیکسٹ ٹائم بھائی کو ساتھ لے آئے گا  
حماد کی بیوی ڈاکٹر تھی اور اسے لیو نہیں ملی تھی اسی لیے حماد کو اکیلے آنا پڑا اور اب وہ ادا اس ہو رہا تھا  
وہ تو میں آ جاؤ گا

لیکن شادی کے بعد فرسٹ ٹائم آیا ہوں میں چاہتا تھا وہ بھی آتی  
ہا ہا ہا کتنے کیوٹ لگ رہے ہیں آپ بھائی

بھائی کو پتا چلے کتنا خوش ہوگی کے ان کے شوہر کا ان کے بغیر دل نہیں لگ رہا  
اور یہ دن پتا نہیں کب آئے گا

یہ لڑکیاں کبھی بھی خوش نہیں ہوتی بھائی فارس نے پیچھے بیٹھی فجر کو دیکھ کر کہا  
فارس حماد کا چھوٹا بھائی تھا

کیونکہ تم لوگوں کو خوش کرنا ہی نہیں آتا  
ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ ایک دم سے گاڑی رک گئی  
شٹ ٹائر گیا



## Posted On Kitab Nagri

حماد نے سٹیر ننگ پر ہاتھ مار کر کہا

چلو فارس ٹائر بدلے

وہ دونوں باہر چلے گئے

لیکن ان سے ہو ہی نہیں رہا تھا

جب دیا اور فجر بھی باہر نکل کر ان کے سر پر کھڑی ہو گئی

کب تک ہو گا تم سے یہ فارس دیا نے فارس سے کہا جو کب سے لگا ہوا تھا

یار میں نے پہلے کبھی نہیں کیا

اب ٹرائے کر تو رہا ہوں

ابھی وہ اپنی باتوں میں ہی مصروف تھے کہ ان کے ساتھ دو جپ آکر رکی لیکن انہوں نے کوئی دیہان نہیں دیا

بس ہو گیا دیکھو دیا میں نے کر دیا فارس دیا کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا ہوا تو اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر اسے ویل

ڈن کہا

تو پیچھے سے آئی آواز پر دیا کا پورا وجود ساکت ہو گیا

www.kitabnagri.com

شاہ میر اور رضا باہر آئے تو ایک لڑکی اور لڑکا موبائل میں مصروف تھے شاید وہ کچھ دیکھ رہے تھے

جبکہ ایک لڑکی اور لڑکا ٹائر لگا رہے تھے

اسے وہ دونوں کیل ہی لگے

اس نے پہلے ویٹ کیا کہ وہ پیچھے مڑ کر دیکھے تو وہ پوچھے لیکن

## Posted On Kitab Nagri

وہ تو خود میں ہی مصروف تھے

کہ شاہ میر کو خود مخاطب کرنا پڑا

Excuse me Sir

Do you need any help?

شاہ میر کی آواز پر فارس یونہی دیا کاہاتھ پکڑے پلٹا شاہ میر کو لگا کسی نے اس کے جسم سے روح کھینچ لی ہے  
وہ اسے اتنی دیر بعد ملے گی وہ بھی کسی اور کا ہاتھ تھامے ہوئے ایسا تو اس نے کبھی نہیں سوچا تھا

وہ جو سوچتا تھا کہ وہ اسے ملے گی تو وہ اسے اپنے سینے میں چھپالے گا

اب ساکت آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا

جب فارس کی بات پر خالی خالی نظروں سے اس کی طرف دیکھا

شکریہ آفیسر بٹ ہمارا ہو گیا

فارس بھی شاہ میر کے عجیب سے انداز پر دیکھنے پر حیران ہوا جواب پھر سے دیا کو دیکھ رہا تھا

تو فارس نے اپنا ہاتھ دیا کے کندھے کے گرد رکھا اور  
www.kitabnagri.com

شاہ میر کو السلا حفظ کہہ کر دیا کو گاڑی میں بٹھا کر خود اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا

جبکہ وہ ابھی بھی ساکت نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

رضاء جو دیا کو دیکھ کر حیران ہوا تھا وہی نظریں سامنے اٹھی تو پلٹنا بھول گئی وہ اس کی چڑیا ہی تھی جو حیران نظروں

سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ایک دم کے لیے رضا کو اس کی آنکھوں میں نئی نظر آئے پر دوسرے ہی لمحے انہی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت نظر آئی

نفرت دیکھ کر تو رضا کا دل تڑپ گیا ابھی وہ آگے بڑھتا کہ وہ ساتھ کھڑے لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر کار میں بیٹھ گئی  
اب فرنٹ سیٹ پر دیا اور فارس بیٹھے تھے  
اور بیک پر حماد اور فخر

حماد نے کھڑکی سے منہ نکال کر انہیں اس کا حفظ کہا  
جب کہ فارس نے یہ زحمت بھی نہ کی اور زن سے گاڑی نکال لے گیا  
جب کہ شاہ میر کو لگا وہ اس کا دل بھی اسی گاڑی کے نیچے کچل گیا ہے

عجیب تھے یار وہ آفیسرز بھی کیسے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہے تھے  
وہ سب ڈنر کر رہے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جب فارس نے کہا

اسے رضا اور شاہ میر ایک آنکھ نا بھائے

Overreact

کر رہے ہو وہ لڑکیوں کی وجہ سے دیکھ رہے ہو گے کہ ہمارے ساتھ ہے یا نہیں  
آج کل کے ماحول کا پتا تو ہے

ایک تو بیچارے اتنی دیر کھڑے رہے جب تک ہم لوگ انہیں گئے حماد نے فارس کی بات کی نفی کی

## Posted On Kitab Nagri

جب کہ دیا اور فجر سر جھکائے کھانا کھانے میں مصروف تھی

اب دیا نہیں کیا بتاتی کہ وہ وہاں کیوں کھڑے ہوئے تھے یہ بات وہ دل میں ہی سوچ سکی

اس حویلی نما گھر میں حماد لوگوں کے گاؤں سے آئی ملاز میں رہتی تھی اس لیے انہیں کوئی مسئلہ نہیں تھا یہاں اکیلے رہنے میں وہ حویلی کے پیچھے بنے کوارٹر میں رہتی تھیں ان میں دو بزرگ اور باقی لڑکیاں بھی تھی کچھ گھر کے اندر رہتی تھی تقریباً دس پندرہ تھی جو حویلی کی دیکھ بھال بھی کرتی تھی

دیا صبح ہم مال جارہے ہیں مجھے شاپنگ کرنی ہے اور تمہیں یہاں کے مالز کا آئیڈیا ہو گا تو ٹائم بچ جائے گا  
فارس نے دیا سے کہا کیونکہ وہ آتے ہوئے زیادہ سامان نہیں لایا تھا

اس کا کہنا تھا وہ پاکستان سے شاپنگ کرے گا

یاد ہے مجھے لیکن ٹائم پراٹھ بھی جانا

میں سونے جارہی ہوں

فجر نے انہیں باتوں میں مصروف دیکھ کر کہا

دیانے ایک نظر فجر کی طرف دیکھا وہ اس کے چہرے پر کچھ کھوجنا چاہی تھی  
لیکن وہ بالکل بے تاثر تھا

میں بھی سونے جارہی ہوں صبح جلدی اٹھ جانا

دیا فارس سے کہہ کر فجر کے پیچھے روم میں چلی گئی

شاہ میر رات سونے کے لیے لیٹا تو بار بار دیا اور فارس کا چہرہ سامنے آ جاتا

دیا کہ آنکھوں میں اپنے لیے خالی پن دیکھ کر اس کے دل پر کیا گزری تھی صرف وہی جانتا تھا

## Posted On Kitab Nagri

وہ جو کہتا تھا کہ اگر کوئی اس کی طرف دیکھے گا بھی تو وہ اسے جہنم واصل کر دے گا اور دیا کو قید کر لے گا آج پھر ہمیشہ کی طرح کچھ نہیں کر پایا  
اپنی بے بسی پر رہ رہ کر غصہ آرہا تھا  
اگر فجر نے تمہیں کچھ بتایا تھا تمہیں مجھ پر شک تھا گلہ تھا تو پوچھتی تو ایک بار  
تمہاری جدائی کو ناراضگی اور سزا کے طور پر قبول کر لیتا میں  
تم آتی تو اپنی سانسوں میں بسا کر رکھ لیتا کبھی دور نا جانے دیتا  
لیکن اس بیوفائی کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گا  
اس کے لیے تمہیں مجھے جواب دینا ہی ہو گا  
لاکھ ناچانے کے باوجود بھی ایک آنسو پلکوں کی بار توڑ کر بہہ گیا

دیاروم میں آئی تو  
فجر سونے کے لیے لیٹ چکی تھی وہ بھی ساتھ آکر لیٹ گئی فجر نے ایک دم سے اس کے سامنے اپنا موبائل رکھ دیا  
دیا جو پہلے حیران ہوئی لیکن موبائل پکڑ لیا  
وہ فجر سے کچھ پوچھتی کہ اس نے کروٹ بدل لی  
دیانے موبائل آن کیا تو سامنے ہی شاہ میر کی پروفائل تھی  
تو دیا خوشی سے اٹھ بیٹھی  
اس نے کتنی بار ٹرائے کی تھی لیکن کبھی نہیں ملی

## Posted On Kitab Nagri

لیکن آج شاید فجر نے کیپٹن شاہ میر لکھ کر کی تھی اسی لیے مل گئی  
لیکن اگلی پیکچر زد دیکھ کر دیا کو لگا کسی نے بے دردی سے اس کے ارمانوں کا خون کر دیا ہو  
کیونکہ ان پیکچرز میں شاہ میر کے ساتھ کوئی لڑکی تھی وہ کسی بات پر ہنس رہے تھے جب پیکچر لی گئی  
اس کے بعد ایک پیکچر پر رضا شاہ میر اور دو لڑکیاں اور تھی

ان چاروں نے آرمی یونیفارم پہنا ہوا تھا  
دیانے ویسے ہی موبائل بند کر کے رکھ دیا  
تم بہت برے ہو شاہ میر

تم نے غلط کہا تھا شاہ میر میرے ہاتھ کی لکیروں میں تمہارا ساتھ محبت جنون نہیں بلکہ بے وفائی تھی  
کتنے ہی آنسوؤں آنکھوں سے بہہ گئے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ تمہاری جلدی ہے فارس شام کے چار بجے  
یار نہیں آنکھ کھلی میری  
نُص جگہ تھی نا اسی لیے رات جلدی نیند نہیں آئی مجھے  
فارس نے اس کا غصہ کم کرنے کو وضاحت دی

اور اس کے بعد

دیانے آبرو آچکا کر پوچھا

یار تیار شیار ہونے میں اتنا ٹائم تو لگ ہی جاتا ہے



## Posted On Kitab Nagri

اب ٹائم ناویسٹ کرو چلو جلدی شاپنگ کرتے ہیں  
فجر اور حماد بھائی تو آتے ہی کھانے کے لیے چلے گئے ہیں  
جیسے گھر سے کچھ کھا کر نہیں آئے ہم فری ہو گئے تو میں چلی جاؤ گی رکو گی نہیں  
دیا نے فارس کو گھسیٹتے ہوئے کہا

اب وہ دونوں شاپنگ کر رہے تھے  
دیا کو اللہ اللہ کر کے کوئی چیز پسند آتی  
اور فارس بیچارہ سامنے لے کر بیٹھ جاتا  
اب مجھے اندازہ ہو رہا ہے تم کیوں کہہ رہی تھی کہ ہم لیٹ ہو جائے گے  
وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہہ رہا تھا  
جس پر دیا نے دیہان دینا ضروری نہیں سمجھا

ابھی دیا آگے جاتی کہ فارس اس کا ہاتھ پکڑ کر جیولری شاپ میں لے آیا  
اب تم چپ رہو اور مجھے کرنے دو  
دیا کو بٹھا کر

فارس نے جیولر کو رنگزد کھانے کو کہا  
یہ کیسی ہے فارس نے دیا کو ایک بہت پیاری رنگ دکھائی  
وہ واقع میں بہت پیاری رنگ تھی

جو ایک کراؤن کی شپ میں بنی تھی اور اس پر چھوٹے چھوٹے پریل کلر کے نگ لگے ہوئے تھے

## Posted On Kitab Nagri

فارس نے دیا کا ہاتھ پکڑ کر وہ رنگ پہنادی اور پیمینٹ کرنے لگا  
لیکن شیشے کا پار کسی نے یہ منظر آگ برساتی نظروں سے دیکھا تھا

شاہ میر جسے رضا زبردستی ساتھ لایا تھا

اب یہاں آ کر رضا کو مصروف دیکھ کر باہر آیا تو اس کی غیر ارادی نظر سامنے اٹھی تو اس کا دل کیا  
سب جلا کر بھسم کر دے

ابھی وہ خود اندر جاتا کہ دیا

باہر آئی شاید وہ کسی کو ڈھونڈ رہی تھی جبکہ

اس کے ساتھ موجود لڑکا اور جیولری دیکھ رہا تھا

دیا آگے جاتی کہ شاہ میر لمبے لمبے ڈنگ بھرتا اس کے پاس پہنچا اور اس کی کلائی اپنی سخت گرفت میں لیتا تقریباً

اسے گھسیٹنے کے انداز میں کھینچتے ہوئے باہر لے گیا

دینے اسے روکنے کی بہت کوشش کی لیکن ناکام ہو کر اس نے اپنی کوشش ختم کر دی

شاہ میر نے گاڑی کا دروازہ کھول کر دیا کو اندر دھکا دیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار سٹارٹ کی دیا کو لگا شاید یہ

اس کا آخری سفر ہے

کیونکہ شاہ میر بہت سپیڈ سے گاڑی چلا رہا تھا

شاہ میر پاگل ہو گئے ہو کار روکے

لیکن شاہ میر نے روکنے کی بجائے سپیڈ بڑھادی

## Posted On Kitab Nagri

گاڑی ایک دم سے رکی تو شاہ میر نکل کر دیا کی طرف آیا اور اس کی کلائی سے پکڑ کر اسے لیے گھر کی طرف بڑھا یہ ایک سنسان سی جگہ تھی دیا نے پہلے تو باہر دیہان نہیں دیا اب ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی جنگل کے بیچوں بیچ آگئی ہو

کیونکہ گھر کہ ارد گرد درخت ہی درخت تھے دور دور تک ایسا ہی تھا جبکہ گھر اسے کوئی نظر نہ آیا

شاہ میر بہت درد ہو رہا ہے ہاتھ چھوڑو میرا

تم مجھے بتیمیزی کرنے پر مجبور کر رہے ہو ہاتھ چھوڑو امیر شاہ میر

دیا نے اپنے ناخن اس کے ہاتھ میں گاڑھے لیکن وہ بنا اثر لیے اسے لے کر اندر بڑھا

لاؤنج سے ہوتے ہوئے وہ اسے لیے کمرے کی طرف بڑھا

کمرے میں آکر اس نے دیا کو سامنے صوفہ پر دھکا دیا اور خود دروازہ لوک کرنے لگا

اس منظر پر دیا کہ آنکھوں کے سامنے ایک دفعہ پہلے کا منظر گھوم گیا

لیکن تب میں اور اب میں کتنا فرق تھا

www.kitabnagri.com

وہ سر جھٹک کر کھڑی ہوئی اور دروازے کی طرف بڑھی جب شاہ میر نے کندھوں سے پکڑ کر دیوار سے لگا دیا

تو میں یہ مان لوں کہ دیا کرام شاہ تم بیوفائی کر چکی ہو

اپنے دونوں ہاتھ دیوار پر دیا کے ارد گرد رکھ کر اس کے چہرے پر جھک کر کہا

دیا نے نظریں اٹھا کر اس ستمگر کو دیکھا جو خود ہر الزام اس پر ڈال رہا تھا خود بیوفا ہوتے ہوئے اسے بیوفا کہہ رہا تھا

شاہ میر کی بات پر دیا کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ آئی

## Posted On Kitab Nagri

ساڑھے تین سال یہ عرصہ کم تو نہیں تھا  
جو اس نے اس کی یاد میں گزارا فجر کے اتنا کچھ کہنے کے باوجود بھی اس کا دل نہیں مانا  
کتنی اذیت میں تھی وہ  
تمہاری وفا سے میری بے وفائی بہت بہتر کیسٹن شاہ میر شاہ  
جانے دیں مجھے  
شاہ میر نے اپنے ہاتھ سے دیا کا منہ دبوچا تو دیا کو لگا اس کا جبر اٹوٹ جائے گا تکلیف سے آنکھوں سے آنسو بہنے  
لگے  
اور تمہیں کیوں لگتا ہے میں بیوفائی معاف کروں گا بے بی گرل  
کہا تھا نا تمہیں مار تو نہیں سکتا لیکن قید کر سکتا ہوں  
اور یہ قید مرنے سے بھی بری ہوگی  
وہ ایک دم سے دیا کے چہرے پر دھاڑا تو وہ سانس تک روک گئی  
سانس لو دیا  
وہ پھر سے دھاڑا  
کیونکہ اب ایسے کئی مواقع آئے گے جب تمہیں اپنی یہ سانسیں بند ہوتی محسوس ہوگی  
دیا نے ایک دم سے اسے دھکا دے کر پیچھے کیا  
تو تم بتاؤ مجھے شاہ میر جو اتنا عرصہ میں نے قید کا کاٹا وہ کس سزا کی قید تھی  
تم سے محبت کرنے کی یا تمہارا انتظار کرنے کی

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

ہاں وہ ایک دم سے اپنے بال نوچتے ہوئے چیخی

تم گئے تو مجھے لگا میری زندگی میری سانسیں میرا وقت آزادی سب چلی گئی

## Posted On Kitab Nagri

ہر آزادی کے باوجود تمہاری محبت کی قید میں تھی

ہر پل ہر لمحہ سسک سسک کر گزارا تمہارا انتظار کیا دم گھٹتا تھا میرا تنہائی جان لیتی تھی میری کوئی نہیں تھا کوئی بھی نہیں کتنا پکارا میں نے کتنا چیخی چلائی لیکن سب چلے گئے مجھے انتظار تھا تمہارا کہ آؤ تاکہ میں سانس لے سکوں میں یہ زندگی جی سکواور تم دیا ایک دم سے اس کی طرف بڑھی جو بت بنے کھڑا تھا اور اس کا کالر دونوں ہاتھوں سے دبوچا

تم مجھے بیوفا کہہ رہے ہو تو ہوں میں بیوفا  
کیونکہ تم سے وفا نبھانا بہت مہنگا پڑا مجھے  
وہ وہی بیٹھتی چلی گئی

شاہ میرا بھی اسے اٹھاتا کہ اس کے ہاتھ کی انگلی میں وہ رنگ دیکھ اشتعال کی ایک شدید لہر وجود میں سرایت کر گئی  
جو دکھ تکلیف کچھ دیر پہلے تھی وہ ایک دم سے ختم ہو گئی

شاہ میر نے دیا کا ہاتھ اپنی سخت گرفت میں لیا  
تو یہ کیا ہے دیا اکرام شاہ  
www.kitabnagri.com

شاہ میر ایک دم سے دھاڑا تو دیا نے بے یقینی سے اسے دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ کو  
پھر تلخ سا مسکرائی

ابھی بتایا تو بیوفا ہوں میں

کتنا عجیب شخص تھا خود کہاں تھا کیوں نہیں رابطہ کیا اپنی صفائی میں کچھ نہیں کہہ رہا تھا اور اس پر مسلسل الزام  
لگائے جا رہا تھا



## Posted On Kitab Nagri

شاہ میر نے دیا کہ ہاتھ کو اتنی زور سے دبایا کہ اسے لگا اس کا ہاتھ ٹوٹ جائے گارنگ اسے اپنی انگلیوں میں گڑھتی محسوس ہوئی

اگر تم چاہتی ہو میں تمہارے اس دو ٹکے کے عاشق کو زندہ ناگاڑ دوں تو مجھے سچ سچ بتاؤ دیا

شاہ میر پھر سے دھاڑا کہ دیا کا چہرہ ڈر سے سفید پر گیا

نن۔ نہیں اسے کچھ نہیں کہو گے سنا تم نے اگر اسے کچھ ابھی دیا اسے کچھ کہتی کہ دیا کے بال شاہ میر کی گرفت میں تھے

وہ \*\* شاہ میر نے اسے گالی دی تو دیا کی آنکھیں حیرت سے کھلی رہ گئی

اس روپ میں کب دیکھا تھا اسے

وہ میری محبت میرا جنون میرے اتنا سالوں کے انتظار

کا حاصل مجھ سے چھین رہا ہے اور میں کچھ کہو بھی نا

تم صرف میری ہو دیا صرف اور صرف میری اس جسم پہ روح پہ اور ان آتی جاتی سانسوں پر صرف صرف شاہ میر

شاہ کا حق ہے

www.kitabnagri.com

صرف اور صرف میرا

اگر شوہر ہے تو عدت پوری ہونے تک کا انتظار کرو گا

اگر منگیتر ہے تو یہ زحمت اب نہیں کرو گا

تو بتاؤ بے بی گرل

کیا رشتہ ہے تمہارا

## Posted On Kitab Nagri

شاہ میر نے دیا کے بال سہلاتے ہوئے کہا  
لک۔۔ کزن ہے میرا۔۔ اور یہ رنگ اس نے کسی کو پوپوز کرنے کے لیے لی تھی  
لیکن یہ مجھے پسند آگئی تو میں نے رکھ لی بس اور کچھ نہیں شاہ میر  
دیا نے ہچکیوں سے روتے ہوئے جواب دیا  
تو شاہ میر کو سکون ہوا  
لیکن اب اس نے دیا کو سمجھنے کا موقع دیے بنا وہ رنگ اس کے ہاتھ سے کھینچی تکلیف سے دیا کی چیخ نکل گئی  
شاہ میر وہ رنگ لے کر کھڑکی کے پاس گیا  
اور اسے باہر پھینک دیا  
اب وہ موبائل نکال کر کسی کو کال کر رہا تھا  
اگلے دس منٹ میں اس لوکیشن پر پہنچوں قاضی اور گواہ لے کر  
سوال مت کرو  
جلدی پہنچو



وہ دیا کی طرف بڑھا تو دیا ایک دم سے کھڑی ہو کر پیچھے کو قدم لینے لگی  
دیکھو شاہ میر میں بالکل بھی نکاح نہیں کرو گی  
سمجھے تم

دیا نے انگلی اٹھا کر شاہ میر کو وارن کرنے کے انداز میں بولی

## Posted On Kitab Nagri

جیسے شاہ میر دیا کی طرف بڑھ رہا تھا ویسے ویسے ہی دیا پیچھے ہوتی جا رہی تھی کہ ایک دم سے وہ دروازے کے ساتھ جا لگی

اپنے پیچھے دروازہ محسوس کر کے دیا نے جلدی سے پلٹ کر اسے کھولنا چاہا کہ شاہ میر ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور دیا کو ایسے ہی دروازے کے ساتھ لگا دیا

مجھے تم سے تمہاری محبت اور قربت سے مطلب ہے دیا

نکالے نہیں کرنا تو نا کرو

لیکن آج تم مجھے روک نہیں پاؤ گی

اپنے ہجر اور محبت کی داستان تو اب میں تمہارے وجود پر لکھ کر رہو گا

اور تمہیں آج میری شدتیں برداشت کرنی پڑے گی

پھر چاہے تم راضی ہو یا نا ہو

کیونکہ اب دوبارہ نہیں کھوسکتا میں

دیا کو اپنی گردن پر شاہ میر کی گرم سانسیں محسوس ہو رہی تھی

دیا کا رخ ایک دم سے اپنی طرف کر کے شاہ میر اس کے ہونٹوں پر جھک گیا

کتنی دیر وہاں اپنی شدتیں لٹانے کے بعد جب اسے دیا کی بند ہوتی سانسوں کا احساس ہوا تو اسنے اپنے لب آرام سے

دیا کے لبوں سے جدا کیے

دیا شاہ میر کے کالر کو پکڑے اپنی بے ترتیب ہوئی دھڑکنیں سنبھال رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

جب شاہ میر نے پھر سے اس کی گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں کو اپنی سخت گرفت میں لیا اور اپنی سانسوں اس کی سانسوں سے الجھادی

اپنی مرضی کرنے کے بعد وہ پیچھا ہٹا تو دیا سرخ چہرہ اور آنکھیں لیے اسے گھور رہی تھی  
لیکن وہ بنا اثر لیے اس کے گردن پر جھک گیا  
شاہ میر ہٹو پیچھے

دیانے دھکا دینا چاہا لیکن وہ تو اپنی جگہ سے ذرا بھی نہ ہلا  
کیسے اپنی منمنائیاں کر رہا تھا  
اور اس کی کوئی بات ہی نہیں سن رہا تھا  
ایک بار تو کہہ دیتا کہ میں پیار کرتا ہوں دیا میں نے انتظار کیا لیکن نہیں دیا بس یہ سوچ ہی سکی  
اب تم بتاؤں کیا اب بھی نکاح نہیں کرنا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ میر نے ایسے ہی گردن میں منہ چھپائے سوال کیا  
تو دیا کا دل کیا اس کا گلاد بادے  
کیا اب اس کے پاس کوئی آپشن بچ رہا تھا جس کی بنا پر وہ اس جلاد سے رہائی حاصل کر سکے  
نہیں اب ہٹو پیچھے

تو شاہ میر ایسے پیچھے ہٹا جیسے سب باتیں اسی کی تو مانتا آیا  
ہے

اب بے شرموں کی طرح اسے دیکھ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

بے بی گرل مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ اتنے ٹائم بعد ملو گی تو ڈائریکٹ ہماری گولڈن نائٹ ہو گی  
شاہ میر کی بے شرمی پر وہ ہمیشہ کی طرح دانت کچکا کر رہ گئی  
بھاگنے کا سوچنا بھی نہیں دیا

اگر ایسا کیا تو مجھ سے نرمی کی امید بھول جانا

ایک دم سے اس کے تاثرات بدلے اور اپنی بات کہہ کر باہر چلا گیا

جب کی دیا وہی اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ خوش ہو یا روئے وہ ہمیشہ کے لیے اس کی ہو رہی تھی اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا  
لیکن وہ پکچرز

وہ بدگمان نہیں ہونا چاہتی تھی لیکن وہ سوچنے سے خود کو روک بھی نہیں پار ہی تھی

شاپنگ کے دوران اس کا دیہان جب شاہ میر پر گیا تو وہ اسے کہی نہیں دکھا

رضانے کا لڑکی تو اس نے فون بند کر دیا رضانے فون کو گھور کر دیکھا جیسے وہ شاہ میر ہو

پھر اس نے سوچا شاید اکیلے کھانے بیٹھ گیا ہو  
www.kitabnagri.com

اتنے عرصے میں یہی عادت تھی جو ابھی تک سلامت تھی

وہ اس سائیڈ آیا تو اسے شاہ میر تو کہی نظر نہیں آیا لیکن واپس پلٹتے رضا کی غیر ارادی نظر سامنے اٹھی

تو غصے سے خون کھول اٹھا

فجر کل والے لڑکے کے ساتھ بیٹھی ہنس کر باتیں کر رہی تھی

شاید رضا کی نظروں کی تپش ہی تھی جو اس نے گردن گھما کر اپنے دائیں طرف دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

رضا کو دیکھ کر پہلے شاید وہ ٹھٹھکی پھر اس نے اپنے سامنے بیٹھے لڑکے کو زبردستی اپنے ہاتھ سے کچھ کھلانے کی کوشش کی جس پر وہ فجر کا ہاتھ پکڑ کر روکنے کی کوشش کر رہا تھا اور رضا بس یہی تک برداشت کر سکتا تھا

فجر جو حماد کو دیکھ کر ہنس رہی تھی کیونکہ وہ سپائسی کھانا نہیں کھاتا تھا اب فجر نے بریانی منگوائی جو نارمل تھی لیکن اسے کھاتے بھی حماد کی ناک آنکھیں سرخ ہو چکی تھی ہا ہا ہاپتہ چلا ہم کیسے آپ لوگوں کے پھیکے کھانے کھاتے تھے بس میری بہن میری توبہ اففف بہت مرچی تھی یار

فجر کو ایسے محسوس ہوا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے اس نے نظر گھما کر دیکھا رضا کو دیکھ کر وہ دھک سے رہ گئی لیکن اس کی لال انگار نظریں دیکھ کر ٹھٹھکی پھر اسے محسوس ہوا کہ وہ حماد کو دیکھ کر غصہ ہو گا تو اسے جیلز فیل کروانے کے لیے وہ زبردستی حماد کو اپنے ہاتھ سے کھلانے لگی لیکن وہ شاید بھول چکی تھی کہ وہ دونوں دوست کتنے بے شرم اور ڈھیٹ تھے جن کا مقابلہ وہ کبھی نہیں کر سکتی تھی

تبھی رضا تن فن کرتا اس کے سر پر پہنچا تو حماد نے چونک کر دیکھا یہ کل والا آفیسر تھا جو راستے میں ملا تھا

حماد اسی وقت پہچان گیا تو سلام کرنے میں پہل کی



## Posted On Kitab Nagri

السلام و علیکم آفیسر

جب کہ رضا فجر کو گھور رہا تھا

و علیکم السلام حماد کے سلام کرنے پر وہ حماد کی طرف مڑا

ابھی حماد کچھ کہتا کہ رضائے فجر کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا

معذرت بھائی صاحب میں کچھ دیر کے لیے اپنی فرینڈ سے بات کرنا چاہتا ہوں

آپ کی بہن کو بحفاظت آپ تک پہنچا دوں گا یہ ایک فوجی کا وعدہ ہے

حماد یا فجر روکتے یا کچھ کہتے وہ اپنی سنا کر فجر کا ہاتھ پکڑ کر ساتھ لے گیا

وہ پارکنگ میں آیا تو وہاں کار نہیں تھی

تب اس کا دیہان گیا کہ فجر کے ساتھ دیا بھی نہیں تھی مطلب کہ اس کا دوست پہلے ہی اپنی دلہنیا لے کر بھاگ

چکا تھا

ابھی وہ کچھ سوچتا کہ فجر نے پوری طاقت سے اس کے ہاتھ پر کاٹا جس پر رضائے فوراً سے اس کا ہاتھ چھوڑا

تو فجر باہر کی طرف بھاگی

رضائے اس کے بھاگنے پر دانت کچکچائے

جنگلی عورت چھوڑو گا نہیں

رضائے اس کے پیچھے بھاگتا

## Posted On Kitab Nagri

کہ اسے فجر واپس اس کی طرف آتی نظر آئی فجر گرتی پڑتی رضا کے پاس آئی اور اس کا بازو پکڑ کر با مشکل کھڑی ہوئی

رضا کچھ سمجھتا کہ فجر نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

رضا کتا فجر نے ہانپتے ہوئے رضا سے کہا تو اس کا حیرت سے منہ کھل گیا

مطلب ان کا بہت مزاق تھا ایک دوسرے کو تنگ بھی کرتے تھے لیکن اب وہ آرمی آفیسر تھا اس سے عمر میں بڑا بھی اور وہ کیسے منہ پھاڑ کر اسے کتابول رہی تھی

رضا کتا فجر نے روہانسی آواز میں کہا تو رضا نے غصے سے اسے گھورا

شٹ اپ فجر مانا میری غلطی تھی لیکن تم ایسے گالی نہیں دے سکتی مجھے

فجر نے حیرانگی سے دیکھا کہ کب گالی دی ابھی وہ کچھ کہتی کہ پیچھے سے کتے کے بھونکنے کی آواز آئی تو وہ رضا کے پیچھے چھپ گئی

رضا کو اب سمجھ آئی بات تو وہ کبھی سامنے سے آتے کتے کو دیکھ رہا تھا اور کبھی اپنی پیچھے چھپی فجر کو

کتان کے نزدیک آتا کہ رضا نے فجر کا ہاتھ پکڑ کر دوڑ لگائی وہ اتنا بھاگ تو نہیں سکتے تھے اس لیے رضا نے فجر کو

اٹھا کر وہاں کھڑی کار کی چھت پر بٹھایا اور خود بھی اوپر چڑھ گیا

اب وہ دونوں اوپر بیٹھے تھے

جب کہ کتا نیچے کھڑا ان کو گھور رہا تھا

اب کیا کریں گے رضا فجر نے روہانسی آواز میں رضا سے کہا تو

وہ بس اس کی شکل دیکھ کر رہ گیا کہا وہ معافی مانگنا چاہتا تھا اور کہا اس لڑکی نے اس کے پیچھے کتا لگا دیا

## Posted On Kitab Nagri

یہاں بیٹھ کر اپنا گھونسلہ بنائے گے رضائے دانت پیس کر کہا  
اور نیچے کتے کو دیکھا جو ابھی بھی خون خوار نظروں سے انہیں ہی دیکھ رہا تھا  
تم نے کہا کیا تھا جو یہ پیچھے لگ گیا رضائے کتے کی طرف دیکھتے فجر سے پوچھا  
میں نے کیا کہنا کتے سے فجر منہ میں منمنائی تو رضائے گھوری ڈالی  
ہاں وہاں تو تمہارا انتظار کر رہا تھا نا کہ تم آؤ اور پھر یہ بھاگنے کی پریکٹس کرے نارضا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے  
نیچے دھکا دے دے اب کوئی ایسے دیکھ لیتا تو کیا عزت رہ جاتی اس کی  
وہ میں جب بھاگ رہی تھی نہ تو سامنے چھوٹو سے پتھر تھا جس پر ٹھوکر لگی تو وہ اس کتے کو لگ گیا یہ سو رہا تھا وہاں تو  
شاید اسے لگا میں نے جان بوجھ کر مارا ہے  
جب یہ اٹھا تو میں واپس بھاگ آئی تو یہ بھی پیچھے پیچھے آگیا  
فجر نے آنکھیں پٹیٹا کر جواب دیا تو رضا کا دل کیا خود کو شوٹ کر لے پیچھے آگیا تو ایسے کہہ رہی تھی جیسے کوئی انسان  
کا بچہ تھا  
رضائے موبائل نکالا اور کسی کو کال کی  
ہاں اشرف گاڑی لے کر آؤ لو کیشن سینڈ کرتا ہوں  
رضاکا ڈرائیور کار لے آیا تو تب تک کتا چلا گیا تھا  
لیکن فجر ابھی بھی اوپر ہی بیٹھی تھی  
فجر اب نیچے اترو  
کیوں تم جاؤ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

اکیلے جانا ہی ہوتا تو اتنی دیر یہاں بیٹھتا

اب نیچے اترو

فجر منہ بناتی نیچے اتری اور اس کی کار میں جا کر بیٹھ گئی

اشرف گھر کون کون تھا

کوئی نہیں صاحب جی اور بیگم صاحبہ تو کسی فنکشن کے لیے گئے ہیں رات تک آئیں گے

ٹھیک ہے یہ پیسے لو تم رکشہ کروا کر آ جانا

میں پرانے گھر جا رہا ہوں کوئی پوچھے تو کہنا دوستوں کے ساتھ ہوں

رضانے پیسے نکال کر دیے اور کار میں آ کر بیٹھا فجر کی طرف دیکھا جو باہر دیکھنے میں مصروف تھی

-----

وہ فجر کو لے کر اپنے پرانے گھر آیا جس کی چابیاں ہمیشہ اس کے پاس ہوتی تھی

یہ اس کے دادا دادی کا گھر تھا جہاں اس کی ماں آنا پسند نہیں کرتی تھی

رضا کا زیادہ وقت یہی گزرتا تھا یا شاہ میر کے ساتھ

وہ فجر کو لیے اندر گیا

اور اسے لاؤنج میں بٹھا کر خود کچن میں چلا گیا

فرتج سے دو کولڈ ڈرنکس نکال کر لایا ایک فجر کے سامنے رکھی ایک خود پینے لگا

جب کہ فجر اپنا موبائل نکال کر اس پر بزی ہو گئی رضا کو لڈ ڈرنک پیتا مسلسل اس کی حرکات نوٹ کر رہا تھا جب فجر

نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں

## Posted On Kitab Nagri

تو رضائے اس کے ہاتھ سے موبائل پکڑ کر صوفے پر اچھال دیا تو فجر نے کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا جیسے اسے امید ہو کہ وہ ایسا ہی کرے گا

رضا کچھ دیر اسے گھور کر دیکھتا رہا پھر اٹھ کر فجر کے پاس نیچے صوفے پر بیٹھ کر اس کے ہاتھ تھام لیے چڑیا ایم سوری یار مجھے وہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا ان الفاظ نے صرف تمہیں ہی تکلیف نہیں دی ہر گزرتے دن کے ساتھ مجھے ان پر پہلے سے زیادہ افسوس ہوا ہے

تم تو دوست بھی ہونا کیا دوستوں کو بھی صفائی دی جاتی ہے کہ وہ مزاق تھا یا نہیں رضائے فجر کی آنکھوں میں دیکھا تو وہاں صرف سرد مہری تھی جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا ہو میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے چڑیا یار تم ناراض ہو جاؤ لڑو جھگڑو مگر ایسے ناکرو تمہیں پتا ہے رضا تم نے کہا تھا جیسا دیس ویسا بھیس فجر کی بات پر رضائے چونک کر دیکھا محبت کے بارے میں تمہارے ڈیفینیشن مجھے کافی بھائی تو میں نے لندن جا کر جیسا دیس ویسا محبت کی سمجھ رہے ہونا تم وہاں میں نے ابھی وہ بات پوری کرتی کہ رضا ایک دم سے دھاڑا بکواس بند کرو فجر ورنہ زبان کاٹ دوں گا تمہاری رضا ایک دم سے ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہو گیا

باہا بایوں دکھ ہو رہا ہے کہ ویسی محبت تم سے کیوں نہیں نبھائی تو آفر دیتی ہوں اب بالکل تمہارے بھیس جیسی محبت نبھاؤں گی فجر کی بات پر رضا کا ہاتھ اٹھا اور فجر کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا

## Posted On Kitab Nagri

تم۔۔ تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو فجر مجھے برا بھلا کہتی لیکن خود کو ذلیل کیوں کر رہی ہو پاگل لڑکی رضائے  
کند ہوں سے پکڑ کر فجر کو جھنجھوڑا تو اس نے رضا کے ہاتھ جھٹک دیتا  
کیونکہ یہ ذلالت اس سے کم ہے جو تم نے کی تھی میری رضا سمجھے تم نہیں بھولتی مجھے  
تم جیسے کہو گی میں معافی مانگنے کو تیار ہوں جو کہو گی وہ کرو گا فجر لیکن یا ایسے ناکرو نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر بہت  
نامکمل ہوں میں یا ریلیز فجر

رضائے بے بسی سے کہا تو فجر نے چہرے کا رخ موڑ لیا  
فجر ادھر دیکھو یا ریلیز میں بہت کم وقت کے لیے آیا ہوں میں چاہتا ہوں اب تمہیں اپنے نام کر لو تا کہ اگر میں تم سے  
دور بھی ہو تو میرے دل کو سکون ہو کہ تم میری ہو واپس آؤ گا تو تمہیں اپنا منتظر پاؤں گا  
بس ایک بار یقین کر لو میں مر جاؤ گا لیکن یہ یقین نہیں توڑو گا تم میری ہو جاؤ یا ریلیز میں سب ٹھیک کر دوں گا میں  
وعدہ کرتا ہوں

رضائے ملتی انداز میں کہا تو فجر نے اس کی طرف دیکھا  
مجھ سے محبت ہے رضا فجر نے اپنا ہاتھ رضا کے گال پر رکھ کر  
کہا تو رضائے فوراً اسے ہاں میں سر ہلایا

تو یہ نائک چھوڑ دو رضا کیونکہ بہت جلد شادی کرنے والی ہوں میں تمہاری سو کا لڈ محبت کی ضرورت نہیں ہے مجھے  
فجر کی بات پر پل میں رضا کی آنکھیں سرخ ہوئی اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کر کے اس نے اپنا غصہ کنٹرول کیا  
جسٹ شیٹ اپ فجر اب ایک لفظ اور کہا تو زبان گدی سے کھینچ دوں گا تم ساتھ ہی ہوتی تھی نامیرے تو بتاؤ کتنی  
لڑکیوں سے باتیں کرتا تم نے دیکھا ہاں کبھی تمہیں جیسٹ کرنے یا چڑھانے کے لیے بھی میں نے کسی لڑکی کا



## Posted On Kitab Nagri

سہارا نہیں لیا کبھی کسی دوسری لڑکی کا ذکر ہمارے درمیان نہیں لایا کبھی کسی لڑکی چھیڑا ہو میں نے تو بتاؤ محبت تھی میری تم دوست بھی تھی مزاق کر لیا تو کونسا قیامت آگئی اندازہ تھا مجھے کہ وہ مزاق کرنے لائق نہیں تھا تو پچھتا یا بھی بہت ہوں میں لیکن تم دماغ سے پیدل لڑکی مزاق کو تو سچ سمجھ رہی ہے لیکن میری پاگلوں کی طرح محبت نظر نہیں آرہی بتاؤ مجھے یہاں کوئی ہے نہیں نا تو اتنی دیر تمہاری منتیں نا کر رہا ہوتا بلکہ اپنا مقصد پورا کرتا فجر کو کندھوں سے تھام کر رضادھاڑا تو فجر سے اپنے پاؤں پر کھڑا رہنا محال ہو گیا وہ اتنے غصے میں تھا کہ فجر سے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا ایک دم سے رضا کے دھکا دینے سے فجر پیچھے پڑے صوفے پر اوندھے منہ گری رضادھاڑا سے دروازہ بند کرتا چلا گیا کہاں تھے تم کب سے کال کر رہا ہوں رضانا باہر آ کر شاہ میر کو کال ملائی جو اس بار اٹھالی گئی نکاح کر رہا تھا اسی لیے مصروف تھا شاہ میر کے آرام سے جواب دینے پر رضا کا دل چاہا سر پھاڑ دے اس کا جواب اتنے آرام سے نکاح کا بتا رہا ہے اور مجھے بتانا بھی گوارا نہیں کیا تم نے رضانا دانت پیس کر کہا جس پر دوسری طرف کچھ دیر خاموشی چھا گئی

www.kitabnagri.com

بالکل نہیں تم یاد ہی نہیں آئے لیکن شاہ میر کی بات سن کر وہ خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا تو اسی مولوی کو سمیت گواہوں کے میرے پرانے گھر بھیج دو کیونکہ ابھی وہ بات مکمل کرتا کہ شاہ میر نے اوکے کہہ کر فون بند کر دیا

تو رضا مولوی کو گھور کر رہ گیا اب وہ وہی باہر بیٹھا مولوی کا انتظار کر رہا تھا اندر جاتا تو فجر نے مزید دماغ خراب کرنا تھا

## Posted On Kitab Nagri

محبت مجھے چڑیا سے ہوئی تھی لیکن دماغ اس میں کیسے گدھی کا آگیا شاید چھوٹے سائز کا ہو رضانے کندھے آچکا کر سوچا

وہ روم میں آیا تو دیا کچھ تلاش کر رہی تھی

اگر موبائل تلاش کر رہی ہو تو یہ رہا کار میں رہ گیا تھا پاسورڈ نہیں لگا تھا تو میں نے تمہارے کزن برادر کو میسج کر دیا کہ تم آج رات اپنی فرینڈ کی طرف رہو گی شاہ میر نے موبائل دیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جسے جھپٹنے کے انداز میں دینے پکڑا دیا اپنا موبائل چیک کر رہی تھی جب شاہ میر بیڈ پر جا کر دراز ہو گیا اور اب وہ استحقاق بھری نظروں سے دیا کو دیکھ رہا تھا جو شاید کوئی میسج ٹائپ کر رہی تھی شاہ میر نے اٹھ کر دیا کو کلائی سے کھینچا تو دیا جس کا بالکل دیہان اس طرف نہیں تھا اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور شاہ میر کے سینے پر گری شاہ میر نے اپنا بازو دیا کے کمر میں حائل کیا اور اسے لیے ایسے ہی بیڈ پر لیٹ گیا جب دیا نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اٹھنے کی کوشش کی تو شاہ میر نے دوسرا ہاتھ بھی اس کی کمر پر لپیٹ کر اسے مزید قریب کر لیا

www.kitabnagri.com

آج فرار ناممکن ہے بے بی گرل شاہ میر نے اس کی بال کان کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا دیکھو شاہ میر دیا نے کچھ کہنا چاہا تو شاہ میر نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش کر دیا شش دیکھ ہی تو رہا ہوں لیکن تم مجھے ڈسٹرب کر رہی ہو

شاہ میر نے دیا کا سر نیچے جھکا کر اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا تو دیا اپنی سانس تک روک گئی تم سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہے میر دیا نے پھر سے کچھ کہنا چاہا تو شاہ

## Posted On Kitab Nagri

میر نے یک دم سے کروٹ بدلی اب دیا شاہ میر کی جگہ جب کہ شاہ میر دیا کہ اوپر جھکا ہوا تھا  
یہ سمجھنے سمجھانے والا معاملہ ساڑھے تین سال پہلے تک تھا بے بی گرل اب میں ان فضول باتوں میں وقت نہیں  
بر باد نہیں کرنا چاہتا اور تم چپ چاپ خود کو میرے حوالے کر دو ورنہ اپنی مرضی تو میں کرو گا ہی  
شاہ میر نے دیا کے بال سہلا کر جواب دیا تو وہ اسے گھورنے لگی جس پر شاہ میر کھلا کھلا کر ہنسا کتنی دیر بعد دیا نے اسے  
ایسے دیکھا تھا وہ بے خودی میں شاہ میر کو دیکھتی چلی گئی چونکی تو تب جب وہ پوری شدت سے اس کی گردن پر  
جھک چکا تھا

دیا نے شاہ میر کو دھکا دیا تو وہ جو اسے محسوس کرنے میں مدہوش تھا دیا کے دھکا دینے پر حیران نظروں سے اسے  
دیکھ رہا تھا جو اپنی سانسیں بحال کر رہی تھی دیا ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھ کر جانے لگی کہ شاہ میر نے پیچھے سے  
اسے اپنے حصار میں لیا

تم مجھے خود سے دور کر دو اس کی اجازت تو تب تمہیں نہیں دی تھی جب کوئی رشتہ نہیں تھا تو اب تم نے یہ سوچ  
بھی کیسے لیا دیا

شاہ میر نے فراک کے پیچھے لگی ڈوری کو ایک جھٹکے سے کھینچا کہ وہ ٹوٹ گئی اور اب وہاں وہ اپنا جان لیوا لمس چھوڑ  
رہا تھا

دیا نے بگڑے تنفس کے ساتھ رخ موڑ کے شاہ میر کے سینے پر اپنے ہاتھ رکھے

اپنے سینے پر رکھے دیا کے ہاتھوں کو شاہ میر نے دیکھا اپنے ہاتھوں میں دیا کے ہاتھ قید کر کے شاہ میر نے جھک کر  
ہونٹوں سے چھوا تو دیا کے روح تک کانپ گئی

شاہ میر نے دیا کے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں پر رکھا تو دیا نے شاہ میر کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں دبویچ لیا

## Posted On Kitab Nagri

شاہ میر نے جب کوئی ردِ عمل ظاہر نہ کیا تو کے دیانے پلکیں اٹھا کر دیکھا تو شرم سے جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا کیونکہ شاہ میر اپنی بے باک نظروں سے اسے دیکھنے میں مصروف تھا  
دیانے گہرا کر نظروں کا رخ پھیرنا چاہا لیکن اس سے پہلے شاہ میر نے اپنی سانسیں دیا کی سانسوں سے الجھادیں دیا  
کی کمزور مزاحمتیں شاہ میر کی شدتوں کے آگے دم توڑتی چلی گئی

رضا اپنے سامنے چیزیں پٹختی فجر کو دیکھ رہا تھا  
جسے ڈرا دھمکا کر نکاح تو کر لیا اب وہ اپنا غصہ اس کے گھر کا سامان توڑ کر رہی تھی  
ابھی وہ مزید نقصان کرتی کہ رضا ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کی طرف بڑھا  
فجر جو رضا کو اپنی طرف آتے دیکھ رہی تھی ارد گرد کوئی چیز تلاش کرنے لگی تاکہ اسے مار سکے لیکن اس سے پہلے  
ہی رضا نے اسے سمجھنے کا موقع دیے بنا اپنے کندھے پر اٹھالیا  
چھوڑوں جنگلی انسان آج میں تمہارا قتل کر دوں گی اپنے ہاتھ اور پاؤں سے رضا کو مارتے ہوئے مسلسل وہ چیخ رہی  
تھی  
لیکن رضا نے ڈھیٹ بنا اسے روم میں لایا اور پاؤں کی مدد سے دروازہ بند کر دیا ابھی وہ فجر کو نیچے اتارتا کہ وہ مزید اس  
کے ساتھ چپک گئی

رضا نے دوبارہ کوشش کی لیکن فجر نے اپنا حصار تنگ کر دیا  
فجر اترو نیچے رضا کو پتا تھا اس کی محبت میں تو وہ چپک نہیں رہی ضرور اس کی شامت آنی ہے  
اور دوسری طرف فجر جسے اب یاد آیا کہ رضا اسے آج تھپڑ مار چکا ہے تو بدلہ لیے بنا کیسے رہتی

## Posted On Kitab Nagri

رضا فخر نے اتنے پیار سے سرگوشی کی کہ رضا کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا  
حکم جانِ رضا اپنا حصار فخر کے گرد تنگ کر کے جذبات سے چور آواز میں کہا تو ایک پل کو فخر بھی گڑبڑا گئی لیکن  
بدلہ تو لینا تھا

اسی لیا آرام سے اپنا چہرہ رضا کے سامنے کیا تو نظریں رضا کی جذبات سے سرخ ہوتی نظروں سے ٹکرائی تو فخر تو  
ہمت کر کے رضا کے کالر پر ہاتھ پھیرا

فخر کی اس حرکت پر رضا نے اپنا حلق خشک ہوتا محسوس کیا  
اپنے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر اس نے فخر کے حرکت کرتے ہاتھوں کو دیکھا جواب اس کا دوسرا ہٹن  
کھول رہے تھے

رضا کو فخر سے اتنی بے باکی کی امید نہیں تھی فخر کے گرد اپنا حصار اور تنگ کیا تو وہ بالکل اس کے سینے سے آگئی  
اتنے قریب ہونے پر فخر کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہوا لیکن ہمت کر کے اس نے دو ہٹن تو کھول لیے تھے  
لیکن آگے کا ارادہ کینسل کر دیا ڈر تھا کہی خود پر ہی بھاری ناپر جائے بدلہ

اپنی مخمور ہوتی نظروں سے دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا فخر کو اپنے پاؤں پر کھڑا رہنا محال لگ رہا تھا لیکن ہمت  
کر کے رضا کی گردن پر جھکی تو رضا اپنی سانسیں تک روک گیا فخر کے لمس کو محسوس کر کے رضا نے اپنی آنکھیں  
بند کی لیکن ایک دم سے اس نے اپنی آنکھیں کھولیں جب اسے فخر کے عمل میں شدت محسوس ہوئی اور پھر رضا  
کی چیخیں تھی اور فخر کے قہقہے کیونکہ فخر نے رضا کی گردن پر جا بجا اتنی زور سے کاٹا تھا کہ خون نکلنے لگ گیا اب وہ  
فخر کو پیچھے کر رہا تھا فخر کو خود سے دور کرنے پر وہ بھاگ کر شیشے کے پاس گیا فخر نے موقع دیکھتے خود کو واشروم میں  
لاک کر لیا



## Posted On Kitab Nagri

اتنی آسانی سے تو تمہارے ہاتھ نہیں آؤ گی میں

رات کہ کسی پہر دیا کی آنکھ کھلی تو شاہ میر کمرے میں نہیں تھا وہ کمرے سے باہر آئی تو وہ اسے کہی ناد کھا ایک کمرے کا دروازہ کھلا محسوس کر کے دیا اس میں داخل ہوئی تو وہ وہاں بھی نہیں تھا ابھی دیا پلٹی کہ اس کی نظر روم کے فرش پر پری جس پر چوڑائی کی شکل کا سوراخ تھا دیا اس کے پاس آئی تو نیچے جانے کا راستہ تھا

جاؤ یا نا اگر شاہ میر یہاں نا ہو تو اور اگر یہ خود سے بند ہو گیا تو نہیں میں نہیں جاؤ گی یہاں بیٹھ کہ ویٹ کرتی ہوں اگر شاہ میر آ گیا تو اس سے پوچھو گی وہ وہاں رکھے صوفے پر بیٹھ گئی لیکن پھر تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ نیچے اترنے لگی

جیسے جیسے وہ نیچے جا رہی تھی اسے کسی کے سسکنے کی آوازیں آرہی تھی جیسے ہی وہ وہاں پہنچی اگلا منظر دیکھ کر اسے اپنی آنکھوں پر یقین کرنا مشکل لگا

www.kitabnagri.com

شاہ میر نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے لے کر ہاتھ کی ہتھیلیوں تک گلوں جیسی کوئی چیز پہن رکھی تھی جس کے آگے تیز دھاڑ لوہے کے ناخن بنے تھے جو شاہ میر کی انگلیوں جتنے ہی لمبے تھے وہ ان ناخنوں کو سامنے لیٹے شخص کے جسم پر پھیر رہا تھا جس پر وہ شخص تکلیف کے باعث اپنا سر پٹک رہا تھا

تو تم نہیں بتاؤ گے سناٹے میں شاہ میر کی آواز گونجی تو اس شخص نے اپنا سر جلدی سے ہاں میں ہلایا تو شاہ میر نے اس کے منہ سے ٹیپ ہٹائی



## Posted On Kitab Nagri

پلیز میں بتانا ہوں بتانا ہوں لیکن مجھے مت مارو اس نے شاہ میر کے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا جو مسلسل اس کے جسم کو چیر رہا تھا

نہیں مارو گا اگر تم میرے کام کی انفارمیشن دو تو

میں بتا رہا ہوں

تو جلدی بناؤ شاہ میر ایک دم سے دھاڑا

وہ۔۔ وہ اسے ہم نے نہیں دیکھا بس اتنا پتا ہے وہ تین سال پہلے ہمارے پرانے پاس آیا تھا وہ اکیس بائیس سال کا لڑکا تھا شاید اس نے کوئی بدلہ لینا تھا کسی سے لیکن وہ لوگ کافی پاور فل تھے دو لوگ بیرون ملک کے تھے اسے مدد چاہیے تھی تب ہمارے پاس نے اس کے ساتھ ڈیل کی وہ ڈیل کیا تھی ہم نہیں جانتے لیکن اتنا پتا ہے کہ اس نے لڑکیوں کی اسمگلنگ سے منع کیا تھا تو پاس نے ہامی بھر دی لیکن کچھ عرصہ پہلے پاس نے اس سے چھپ کر لڑکیاں اسمگل کی تھی جس کی خبر اسے ہو گئی تو اس نے پاس کا قتل کر دیا اور خود ان کی سیٹ سنبھال لی لیکن ابھی تک اسے کسی نے نہیں دیکھا

اس کی بات کے مکمل ہوتے ہی شاہ میر نے اپنے ہاتھ کا پنجا اس کے دل کے مقام پر کھونپ دیا اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ کر اس کی چیخوں کا گلا گھونٹ دیا

سینے سے دل نکال کر شاہ میر نے پاس پرے جار میں رکھا اور وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا

وہ جیسے ہی اپنا کام ختم کر کے پلٹا تو وہاں دیا کو بیہوش گرے ہوئے پایا

وہ اس کا وہاں آنا تو محسوس کر چکا تھا یہ بھی جانتا تھا کہ وہ دیکھ چکی تھی اسی لیے اپنا کام جاری رکھا

شاہ میر نے گہری سانس بھری اور پیچھے پلٹ کر دیکھا اور پھر اپنے ہاتھوں کو جو خون سے بھرے تھے

## Posted On Kitab Nagri

اپنے ہاتھوں سے گلوں اتار کر وہاں بنے سنک پر اپنے ہاتھ دھوئیں اور پھر دیا کی طرف بڑھا  
دیا کو اپنی بانہوں میں اٹھا کر روم میں لایا

دیا کو آرام سے بیڈ پر لٹانے کے بعد جلدی سے واش روم گیا شاور لے کر ٹراؤز و پہن کر جلدی سے باہر آیا  
اتارے ہوئے کپڑے لے کر پھر اسی جگہ گیا وہاں کپڑے پھینک کر راستہ اچھے سے بند کر کے واپس آیا تو دیا بھی  
بھی بیہوش تھی

شاہ میر نے دروازہ لاک کیا اور آکر دیا کے ساتھ لیٹ گیا ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اس کا سراپہ کندھے پر رکھ  
کر دیا کے گرد اپنا حصار باندھ کر خود بھی نیند کی وادیوں میں گم ہو گیا

-----

فجر نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر دیکھا تو رضا کو بیڈ پر سوتے ہوئے پایا  
آہستہ سے قدم لیتی وہ باہر آئی کبرڈ کے پاس جا کر پیچھے دیکھا تو رضا ویسے ہی سو رہا تھا  
پھر آہستہ سے کبرڈ کھول کر اس میں سے رضا کی شرٹ اور ٹراؤز لے کر پھر سے واش روم میں غائب ہو گئی  
شاور لے کر باہر آئی گیلے بالوں سے ٹاول نکال کر وہی فرش پر پھینک دیا کیونکہ نیند سے برا حال تھا اور اب تو کنگھی  
کرنے کی بھی ہمت نہیں تھی

بیڈ کے پاس آکر رضا کو دیکھا جو شرٹ لیس تکیہ بانہوں میں دبوچے سو رہا تھا  
فجر بیڈ پر بیٹھ کر آہستہ سے رضا کی طرف جھکی اور تکیہ پیچھے کر کے اس کی گردن دیکھنی چاہی جس پر جا بجا فجر کے  
دانتوں کے نشان واضح تھے

## Posted On Kitab Nagri

دل میں تھوڑی شرمندگی بھی ہوئی تو رضا کے چہرے طرف دیکھا ماتھے پر لائٹ براؤن بال بکھرے ہوئے تھے

سوتے ہوئے کتنا پیار الگ رہا ہے جاگتا ہے تو بندر لگتا ہے فجر نے ماتھے سے بال سمیٹتے ہوئے سوگوشتی کی پھر اپنی انگلی اس کے گال پر پھیری پھر ہونٹوں تک آئی تو دل میں گدگدی سی ہونے لگی چہرہ شرم سے لال ہو گیا چہرے پر رکھا ہاتھ کانپ گیا تو فجر نے ایک دم سے پیچھے کھینچ لیا اور خود بھی اٹھ کر بیٹھ گئی اففف کیا ہوا شوہر ہے میرا پر سنل پر اپرٹی ہے میری جیسے مرضی دیکھو فجر نے خود کو تسلی دی اور پھر سے جھک گئی رضا کو دیکھا جو ویسے ہی سویا ہوا تھا

یہ سچ میں اتنی گہری نیند سوتا ہے یا اسے مجھ سے محبت ہی نہیں میں اتنے پاس ہوں اسے محسوس ہی نہیں ہو رہا مجھ سے زیادہ نیند عزیز ہے ایک دم سے فجر کو اس کی نیند پر غصہ آیا اب نظر اپنے دیے نشانوں پر پری تو ان پر آہستہ آہستہ اپنی انگلی پھیرنے لگی ایک نظر رضا کو دیکھا اس کی نیند کا یقین کر کے آہستہ سے ان زخموں پر جھک گئی ابھی وہ پیچھے ہٹی کہ رضا نے کمر پر دونوں ہاتھوں سے اپنا حصار باندھ کر کروٹ بدلی کہ فجر نے بامشکل اپنی چیخ رو کی تم۔۔ جاگ رہے تھے فجر نے حیرت سے آنکھیں پھیلانے رضا سے پوچھا جو آنکھوں میں ڈھیروں جذبات لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا

جی بالکل۔۔۔ کیونکہ مجھے اپنی چڑیا سے بے حد محبت ہے اور میں اس کی پہلی آہٹ پر ہی جاگ چکا تھا جب وہ میرے کپڑے چوری کر کے لے جا رہی تھی رضا نے اپنی ٹی شرٹ کی طرف دیکھ کر طنز کیا تو فجر گڑبڑا گئی تو جلدی سے نظروں کا زاویہ بدلا

## Posted On Kitab Nagri

تو اب میرا بھی حق ہے نابس نکاح کا شوق تھا خرچے کون پورے کرے گا فجر نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے جواب دیا  
تو رضا کو اپنے دل پر قابو کرنا مشکل لگا وہ ایک دم سے ان آنکھوں پر جھکا اور اپنا لمس چھوڑ کر پیچھے ہٹا  
رضا کے لمس پر فجر کانوں کی لو تک سرخ ہو گئی اپنے ہاتھ رضا کے کندھے پر رکھ کر اسے پیچھے کرنا چاہا تو رضا نے  
اپنی انگلیاں فجر کی انگلیوں میں الجھادی

صرف خرچے نہیں میں ناز نخرے دل و جان سے اٹھانے کو تیار ہوں میری چڑیا رضا نے جذبات سے چور آواز  
میں کہا تو فجر نے اپنی پلکیں آہستہ سے اٹھا کر اسی کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا  
فجر کے ہاتھوں کو اپنی گردن کے گرد رکھا تو فجر نے اپنا حصار تنگ کر دیا جس سے رضا فجر کی طرف جھک گیا  
اجازت ہے مسسر رضا نے فجر کی آنکھوں میں اپنی سرخ ہوتی آنکھیں ڈال کر کہا جس پر فجر نے شرما کر اپنی  
نظریں جھکادی

رضا کی نظریں فجر کے گلابی بھرے بھرے ہونٹوں پر گئی تو وہ پوری شدت سے ان پر جھک آیا  
تھوڑی دیر بعد جب وہ پیچھے ہٹا تو فجر گہرے سانس لے رہی تھی رضا نے گردن سے گیلے بال پیچھے کیے اور جھک کر  
ان کی خوشبو کو محسوس کرنے لگا  
www.kitabnagri.com

فجر کے ہاتھ کندھوں سے سرک کر رضا کے سینے تک آئے اور آہستہ سے رضا کو پیچھے کرنا چاہا جس پر رضا نے  
دوبار اپنی انگلیاں فجر کی انگلیوں سے الجھا کر انہیں بیڈ سے لگا دیا اور خود اپنی محبت سے فجر کو پور پور بھگونے لگا

دیا صبح اٹھی تو رات کا سارا نظر آنکھوں کے سامنے لہرا گیا

## Posted On Kitab Nagri

وہ ایک دم سے اٹھ بیٹھی اپنے دائیں طرف دیکھا تو شاہ میر کو سوتے ہوئے پایا تو وہ جلدی سے بستر سے اٹھ کر ساتھ والی روم میں آئی

لیکن وہاں رات جیسا کچھ بھی نہیں تھا

دیانے ہر طرح سے فرش کو کھولنے کھینچنے ہر ممکن کوشش کی لیکن وہ ایک عام فرش جیسا ہی تھا

تو وہ تھک ہار کر روم میں واپس آگئی

کیا وہ وہم تھا میرا ویسا کچھ نہیں تھا

دیا کی نظر شاہ میر پر پری تو وہ ویسے ہی سوراہا تھا

شاہ میر اٹھو مجھے گھر چھوڑ کر آؤ دیا نے شاہ میر کو کندھے سے ہلا کر اٹھایا لیکن وہ ویسے ہی سوتا رہا

شاہ میر اٹھ بھی جاؤ اتنا ٹائم ہو رہا ہے دیا نے اس کا چہرہ اپنی طرف کرتے کہا لیکن وہ ویسے ہی سوتا رہا

اچھا ٹھیک ہے میں خود چلی جاتی ہوں ابھی دیا اٹھتی شاہ میر نے کمر پر اپنی بازو ٹکا کر اسے اپنی طرف کھینچا

دیا پوری اس کے اوپر جھک گئی

میں نے اجازت دی تمہیں وہ ایک دم سے سخت لہجے میں بولا تو دیا ہم گئی کہا وہ رات اتنی محبت دکھا رہا تھا اور اب

پل میں دیا کی آنکھیں نم ہوئی

شاہ میر نے ایک دم سے کروٹ بدلی اب دیا نیچے اور شاہ میر اس کے اوپر جھکا ہوا تھا

بے بی رویوں رہی ہوں اپنی ناک دیا کے گال پر سہلاتے ہوئے مخمور آواز میں کہا تو دیا نے زور سے اپنی آنکھیں

میچلی

مم۔ مجھے گھر جانا ہے میر



## Posted On Kitab Nagri

شاہ میر کورات والی ٹون میں واپس آتا دیکھ کر کپکپاتی آواز میں کہا لیکن وہ سن ہی کب رہا تھا  
میر دیا نے اسے کندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑا جو اس کی گردن پر جھکا دیا کی خوشبو کو خود میں اتار رہا تھا  
دیا کی آواز پر شاہ میر نے اپنی جذبات سے سرخ ہوتی آنکھیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا  
لیکن میر ایسا کوئی ارادہ نہیں دیا کو کچھ سمجھنے کا موقع دیے بغیر وہ پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکا دیا کے  
مزاحمت کرتے ہاتھوں کو اپنی انگلیوں میں قید کر کے سر کے اوپر لاک کر دیا  
اپنی شدتیں لٹانے کے بعد آہستہ سے پیچھے ہٹا اور دیا کی گردن پر اپنی شدت کا نشان دیکھا جو کل رات اس نے دیا  
تھا

اور پھر دیا کی طرف دیکھا جو شاہ میر کے ایسے دیکھنے پر نظریں جھکا گئی کتنے ہی رنگ دیا کے چہرے پر آئے جنہیں  
شاہ میر نے مبہوت ہو کر دیکھا

اس سے پہلے کہ وہ پھر سے جھکتا کہ کسی کی کال آنے پر بد مزہ ہوتا پیچھے ہٹا  
دیا نے موقع دیکھ کر واش روم کی طرف دوڑ لگائی  
جبکہ شاہ میر نے اس کی اتنی سپیڈ پر حیرت سے دیکھا لیکن جب بات سمجھ آئی تو کمرے میں اس کا قہقہہ گونجا جسے  
واشر روم میں دیا نے سن کر اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا

وہ گاڑی میں تھے جب فارس کی کال آئی تو دیا نے چور نظروں سے شاہ میر کو دیکھا جو ڈرائیونگ کرنے میں  
مصروف تھا

تو دیا نے کال اٹینڈ کر کے کان سے لگائی



## Posted On Kitab Nagri

جی

کیا جی کب سے کال کر رہا ہوں ریسو کیوں نہیں کر رہی تھی تم دیا  
اور کس دوست کی طرف تھی اور وہ فجر بھی اگر تم دونوں کا پلین تھا تو اسٹیلیسٹ ہمیں تو بتا دیتی کتنا پریشان ہو رہا تھا  
میں تمہارے بارے میں اب کچھ بولو بھی

دیا بچاری کیا بولتی جو نواب اتنے مصروف تھے کال اٹینڈ کرتے ہی گاڑی روک کر بنا دیا کو سمجھنے کا موقع دیے اس  
کے ہاتھ سے موبائل لے کر سپیکر پر لگا چکے تھے

اب فارس کی باتوں کے ساٹھ ساتھ شاہ میر کے ماتھے کے بلو میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا  
مم۔ میں گھر آ کر بات کرتی ہوں فارس دیا نے گڑ بڑاتے ہوئے جواب دیا لیکن شاید آج اس کا برا وقت تھا تبھی وہ  
پھر سے شروع ہو گیا

گھر آ کر نہیں ابھی بتاؤ پتا کتنا مس کر رہا ہوں تمہیں میں نے تو ابھی تک بریک فاسٹ بھی نہیں کیا تم آؤ تو ساتھ  
کرتے ہے

سوئی جلدی آ جاؤ یا ابھی فارس کچھ اور گورافشانی کرتا کہ شاہ میر نے کال بند کر کے موبائل سامنے ڈیش بورڈ پر  
مارا

دیا تو ڈر کے کھڑکی کے ساتھ جا لگی جبکہ شاہ میر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر غصہ کم کرنا چاہا جب ناہوسکا تو  
دیا کو کندھوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تکلیف سے دیا کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی  
اگر یہ شخص مجھے تمہارے ارد گرد بھی دکھانا دیا تو وہی اس کی قبر کھود دوں گا  
شاہ میر ایک دم سے دھاڑا کہ فرشتے کو اپنے کان کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے

## Posted On Kitab Nagri

اور کچھ کا پتا نہیں یہ شخص مجھے بہرا کر کے چھوڑے گا یہ بات وہ اسے تو کہہ ناسکی بس دل میں ہی سوچ سکی  
کل ریڈی رہنا رشتہ لے کر آؤ گا اور اس ہفتے میں رخصتی ہے ہماری اپنی کہہ کر اب وہ فرشتے کو دیکھ رہا تھا جو حیران  
نظروں سے شاہ میر کر دیکھ رہی تھی  
اتنی جلدی فرشتے نے بے بسی سے استفسار کیا وہ کیوں ہر بات میں اپنی کرتا تھا اسے سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کر رہا  
تھا

سب کچھ ہو تو گیا ہے شاہ میر زو معنی انداز  
میں بولا تو دیا کے رخسار اس کی بات پر ٹمٹما پرے  
اپنا سرخ ہوتا چہرہ اس نے شاہ میر کے وارفتگیاں لٹاتی نظروں سے چھپانے کی کوشش کی  
تمہیں آج اس لیے چھوڑنے کا رہا ہوں تاکہ پر یہ نیٹلی لاسکو اور اس کے بعد کہی نا جانے دو  
تو بے بی گرل رخصتی تک آزاد ہو تم دیا کا گال تھپتھپا کر کار سٹارٹ کی  
اور ایک نظر دیا کی طرف دیکھا جو ابھی بھی اپنا گلابی پرتا چہرا جھکائے بیٹھی تھی دیا کو ایسے دیکھ کر شاہ میر کے  
ہو نوٹوں پر دلکش مسکراہٹ آئی  
www.kitabnagri.com

یہ ایک بیسمنٹ کا منظر تھا جہاں ہر طرف اندھیرا تھا بس ہلکی ہلکی روشنی تھی  
جہاں سامنے کر سی پروہ شخص بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا  
کہ تبھی اس کا خاص بند اوہاں آیا

کیا خبر ہے اپنے دھواں فضا کے سپر کر کے سرد آواز میں اپنے آدمی سے پوچھا

## Posted On Kitab Nagri

سردودن پہلے آپ کی بہن پاکستان آئی تھی  
اس بات پر سامنے بیٹھے شخص کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ریگ گئی  
پھر لیکن اپنی مسکراہٹ کو چھپا کر سرد آواز میں استفسار کیا تو اس کے خاص آدمی نے گھبرا کر بات جاری کی  
اور کل انہوں نے کیپٹن شاہ میر شاہ سے نکاح کیا ہے  
اور سب سے بڑے بات یہ وہی کیپٹن ہے جسے اے ایس پی نے اس کیس میں اپنی مدد کے لیے بلایا ہے  
اے ایس پی اور وہ کافی سالوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں  
اور اس کیپٹن نے آنے سے پہلے ہی ہمارے کافی اڈوں کو ختم کر دیا ہے اب وہ ہمارے کافی قریب ہیں  
ہممم اتنی باتیں سننے پر سامنے بیٹھے شخص نے اتنا ہی کہا  
ہم تک پہنچنے میں کتنا وقت لگے گا اس نے اپنے آدمی سے استفسار کیا  
اگر وہ کسی بھی ایسے بندے کو پکڑ لے جو آپ کو جانتا ہو تو سب ختم ہو جائے گا  
کیونکہ وہ کیپٹن عجیب ہے شاخوں کو نہیں دیکھتا سیدھا جڑ تک جاتا ہے جڑ ختم کرنے کے بعد شاخوں کو جلادیتا ہے  
ابھی بھی اس نے ایسا ہی کیا ہے اس نے صرف انہیں اڈوں کو ختم کیا جس سے اے ایس پی کو خطرہ ہو سکتا تھا اور  
جس سے وہ سب پر ظاہر ہو لیکن خود کا پلین نہیں شروع کیا ابھی وہ مزید کچھ کہتا کہ سامنے بیٹھے شخص نے اسے ہاتھ  
سے جانے کا اشارہ کیا  
اس کے جانے کے بعد اپنا سرکریسی کی ٹیک سے لگا کر بیٹھ گیا  
اور اپنی زندگی کے بارے میں سوچنے لگا  
عمر شیرازی کے قتل کے بعد جب اس نے باقی لوگوں کا پتا لگوا یا تو وہ کافی پاور فل لوگ تھے

## Posted On Kitab Nagri

دولت تو ماہر کے پاس بھی تھی لیکن طاقت نہیں تھی  
اکیس بائیس سال کا لڑکا کر بھی کیا سکتا تھا کسی کے توسط سے ایک گینگ کا پتا چلا جب وہ اس آدمی سے ملنے گیا تو اس  
نے ماہر سے ڈیل کی

ماضی

تو اس کے بدلے ہمیں کیا ملے گا سامنے بیٹھے شخص نے ماہر سے پوچھا  
جتنے پیسے مانگو گے میں دوں گا لیکن یہ لوگ مجھے زندہ سلامت چاہیے کیونکہ قتل میں اپنے ہاتھوں سے کرو گا ماہر کر  
جواب پر وہ کچھ دیر سوچ میں پڑ گیا  
پیسے نہیں چاہیے ہمیں ایک ڈیل کرتے ہیں  
کیسی ڈیل ماہر نے آبرو آچکا کر استفسار کیا تو وہ آدمی بولا  
ہمیں پروٹیکشن چاہیے مطلب لوگوں کے سامنے عام انسانوں جیسی زندگی اور اس زندگی کے پیچھے ہماری درندگی  
اس شخص نے کندھے آچکا کر جواب دیا  
www.kitabnagri.com  
صاف صاف بات کرو ماہر نے اکتا کر جواب دیا وہ بلا وجہ اس کا ٹائم برباد کر رہا تھا  
مطب صاف ہے ہم تمہارے بزنس میں پارٹنر بنیں گے تم لوگوں سے ہمیں اپنا پارٹنر متعارف کرواؤ گے  
لیکن ہم بزنس سے ایک روپیہ نہیں رکھے گے سارا پروفٹ تمہارا ہوگا لیکن ہم اپنا بلیک بزنس جاری رکھے گے اس  
بزنس کی آڑ میں ڈرگس، ہتھیار وغیرہ  
ماہر نے پشت سے ٹیک لگا کر اس کی بات سنی

## Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے لیکن یہ لوگ مجھے جلد از جلد چاہئے

اور پھر وہ اس دلدل میں پھنستا چلا گیا

کہ واپسی کا کوئی راستہ ہی نہیں بچا لیکن اب تک اس نے گرلز سمنگنگ سے روکے رکھا تھا اور جب اسے پتا چلا کہ اس سے چھپ کر یہ کام کیا گیا تب اس نے باس کو ختم کر کے اس کی جگہ سنبھال لی اور واپسی کے سارے راستے بند کر دیے ایک لمبی سانس ہوا کے سپر کر کے وہ کرسی سے اٹھا اپنا کوٹ ہاتھ میں پکڑا اور گھر کی طرف نکل پڑا

وہ گھر پہنچا تو منہا ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھی

ماہر کو دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی جسے دیکھ کر ماہر کو اپنے جسم میں سکون کی لہر دوڑتی محسوس ہوئی اپنا کوٹ صوفے پر پھینک کر وہ سیدھا منہا کے پاس پہنچا اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود سے لگایا اور اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا

I missed you soo much

منہا نے بھی اپنی بانہوں کا حصار اس کے گرد باندھ کر سر ماہر کے سینے سے ٹکادیا

جب اس نے عمر شیرازی کی موت کی خبر سنی تو اس کی بہن کا بیان سن کر سکون محسوس کیا کہ اس کا کہنا تھا کہ گھر پر چور گھس آئے تھے پھر ان کی عمر شیرازی سے ہاتھ پائی ہوئی جس کے دوران اس کا قتل ہو گیا

ورنہ منہا کو شک ماہر پر گیا تھا وہ بھی تورات کو غائب تھا

لیکن جب وقفے وقفے سے اسے باقی لوگوں کے قتل کی خبریں سنی تو اسے یقین آ گیا

## Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے وہ ماہر سے پوچھتی رات ماہر لیٹ آیا اور ہمیشہ کی طرح گیسٹ روم میں گیا لیکن منہا اس دن جاگ رہی تھی

جب وہ اس کے پیچھے روم میں گئی اور اسے خون سے بھرے کپڑوں میں دیکھا تو اپنے حواس کھو بیٹھی جس کے بعد ماہر کے لیے کافی مشکل ہو گیا تھا اسے سنبھالنا لیکن جس بات کی منہا کو زیادہ تکلیف تھی وہ یہ تھی اگر ماہر کو پولیس لے گئی پھر جس پر ماہر نے اسے یقین دلایا کہ ایسا کچھ نہیں ہوگا

ان تین سال میں وہ ماہر کو اس کا حق نہیں دے سکی وجہ اس کا ڈپریشن میں چلے جانا تھا وہ خود کو نقصان پہنچانے لگی تھی وہ جتنا نارمل خود کو شو کرواتی تھی اتنی تھی نہیں کیونکہ وہ اس بات کا بھی خود کو قصور وار سمجھتی تھی کہ ماہر اس کی وجہ سے قاتل بنا لیکن ماہر نے ہمت سے کام لے کر آہستہ آہستہ اسے نارمل کرنے میں کامیاب ہوا اسی دوران جب اس کی طبیعت زیادہ بگڑی تب دیہان بٹانے کو ماہر نے دیا سے بات کروادی اور اسے بتایا کہ ایمر جنسی میں شادی کرنی پڑی اب جب ماہر گھر نہیں ہوتا تو وہ دیا اور فجر سے باتیں کر لیتی تھی

بھوک نہیں ہے مجھے کمرے میں چلیں ماہر نے منہا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر کہا جس کی انگلی پر کٹ کا نشان تھا جو بلیڈ کے پکڑنے کی وجہ سے تھا جس سے ماہر کو اندازہ ہو گیا کہ آج پھر خود کو نقصان پہنچایا ہوگا



## Posted On Kitab Nagri

منہانے اپنی تھوڑی ماہر کے سینے پر ٹکا کر سر اٹھا کر ماہر کی طرف دیکھا مجھے بھی نہیں بھوک منہا کی بات پر ماہر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

لیکن میرا میٹھا کھانے کا دل کر رہا ہے ناماہر نے اپنا انگھوٹھا منہا کے ہونٹوں پر پھیرتے ہوئے کہا جس پر منہانے شرما کر اپنا سر جھکا لیا

ایسے نہیں چلے گا مسسر ماہر نے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا تو منہا کا چہرہ اس کی نظروں کی تپش سے سے ٹمٹما رہا تھا ماہر بے خود ہوتا اس کے ہونٹوں پر جھکا تو منہانے اپنی بانہوں کو ماہر کی گردن کے گرد لپیٹ دیا منہا کی پیش قدمی پر ماہر نے اسے کمر سے تھام کر اپنے قریب کر لیا

منہا کو کمر سے تھامے ماہر نے اسے ٹیبل پر بٹھایا آہستہ سے اپنے لبوں کا جدا کیا اپنا سر منہا کے سر کے ساتھ ٹکا کر آنکھیں موند لی منہا ماہر کے کالر کو تھامیں اپنی بے ترتیب ہوئی سانسیں کو سنبھال رہی تھی

جبکہ ماہر کی بھاری سانسیں اور ان کی تپش اسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی کچھ دیر ایسے ہی منہا کو محسوس کرنے کے بعد ماہر نے اسے اپنی باہوں میں اٹھالیا جس پر منہانے گڑ بڑا کر ماہر کو دیکھا تو وہ آنکھوں میں تپش لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا

تو منہانے اپنی پلکوں کو جھکا لیا جس پر ماہر نے جھک کر اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا اور سیڑھیاں چڑھتا اسے لیے روم میں آیا

پاؤں کی ٹھوک سے دروازہ بند کر کے وہ منہا کو لیے بیڈ کے پاس آیا آرام سے اسے بیڈ پر بٹھا کر واپس جا کر دروازہ بند کیا

## Posted On Kitab Nagri

منہا اپنے دل پر ہاتھ رکھے اپنی بے ترتیب ہوئی دھڑکنوں کو محسوس کر رہی تھی جب کمرے میں ایک دم اندھیرا چھانے پر سر اٹھا کر دیکھا

مم - ماہر - کک - کہاں ہیں آپ - ابھی منہا وہاں سے اٹھتی کے پیچھے سے ماہر نے اپنی حصار میں لیا - ششش میں یہی ہوں زندگی منہا کے بال ایک سائیڈ پر کر کے ماہر نے اپنی تھوڑی اس کے کندھے پہ ٹکائی مجھے ڈر لگ رہا ہے ماہر لائٹ اون کریں ماہر کا حصار توڑنے کی کوشش کرتے منہا نے کہا جب کے ماہر اسے ایسے ہی حصار میں لیے پیچھے کو نیم دراز ہو گیا

کیا میری قربت میں اتنا سکون نہیں کہ وہ تمہارے ڈر پر حاوی ہو جائے منو ماہر نے جذبات سے چور لہجے میں سرگوشی کی تو منہا کہ جسم میں ایک سرد لہر دوڑ گئی

منہا نے خاموشی سے کروٹ بدل کر ماہر کے سینے میں منہ چھپا لیا جس پر ماہر کے ہونٹوں پر جاندار مسکراہٹ آئی اپنا حصار منہا کے گرد تنگ کر لیا اور آہستہ سے اپنے لب اس کے بالوں پر ٹکا دیے

تھوڑی دیر بعد منہا کی بھاری ہوتی سانسوں کو محسوس کر کے اسے یقین ہو گیا کہ وہ سوچکی ہے تب ماہر خاموشی سے اٹھ کر ڈریسنگ روم میں گیا کبر ڈکھول کر فرسٹ ایڈ باکس نکالا

زخموں پر لگانے والی ٹیوب لے کر منہا کے قریب آ کر بیٹھا

اپنے موبائل کی ٹارچ آن کر کے بیڈ پر موبائل رکھ دیا

اب وہ بغور منہا کا چہرہ دیکھ رہا تھا جس پر وہ دنیا جہاں کی معصومیت سمائے سو رہی تھی ماہر کی آنکھوں میں وہ لمحہ آبسا جب اسے پہلی بار دیکھا تھا جیسے جیسے وہ قریب آرہی تھی ماہر کو اس کا ہر قدم اپنے دل پر پرتا محسوس ہوا تھا وہ

## Posted On Kitab Nagri

پورے حق سے اس کے دل پر برجمان ہو چکی تھی ماہر کو اندازہ ہی نہا ہوا کب وہ دل سے اس کی رگوں تک بس چکی تھی

منہا کہ بنا شاید وہ سانس بھی نالے سکے

ماہر نے ٹراؤز کو منہا کی پنڈلیوں سے اوپر کیا تو وہاں نیا کوئی نشان نہیں تھا

دونوں ٹانگوں کو دیکھنے کے بعد اس نے دایاں بازو دیکھا لیکن وہاں بھی نہیں تھا جب اس نے بائیں بازو سے کپڑا اوپر کیا تو کہنی کے نیچے سے لے کر ہاتھ سے تھوڑا اوپر تک بے شمار چھوٹے مگر گہرے کٹ تھے جنہیں دیکھ کر ماہر

کی آنکھیں ایک دم سے نم ہوئی جھک کر آہستہ سے ان نشانوں پر اپنے لب رکھے پھر ٹیوب لگا کر لائٹ آف کی کچھ دیر اندھیرے میں دیکھنے کے بعد ہاتھ بڑھا کر منہا کو اپنے حصار میں لے لیا نیند تو شاید نہیں آئی تھی لیکن منہا کی قربت میں سکون ضرور مل جاتا تھا

اب بھی اسی سکون کو محسوس کرتے سونے کی کوشش کی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com  
اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/Fb/Pg/Kitab-Nagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/03357500595)

دیا کو گھر چھوڑنے کے بعد وہ رضا کو لیے اسی جگہ واپس آیا

تو کیا بتایا اس نے رضا نے لاش کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا

وہی جو ہمیشہ ہوتا ہے کوئی بزنس مین ہے اس کام کے پیچھے دنیا کے سامنے عام انسان اور حقیقت میں ایک درندہ شاہ

میر نے حقارت سے کہا جس پر رضا نے سر جھٹکا

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

پلین کیا ہے رضا نے استفسار کیا جس پر شاہ میر نے آبرو اچکا کر اسے دیکھا جیسے وہ اسے بتادے گا

شاہ میر کے دیکھنے پر رضا نے دانت کچکا کر اسے دیکھا اگر نہیں بتانا تھا تو مجھے ساتھ کیوں انوالو کیا اچھی بھلی چھٹیاں

گزرنی تھی اب وہ بھی تمہارے اس کیس کی نظر ہو جانی ہیں

ٹائم پاس کرنے کے لیے جو کام میرے کرنے کے نہیں ہو گے وہ تم کرو گے جیسے اس لاش کو ٹھکانے لگانا

شاہ میر نے کندھے اچکا کر جواب دیا تو رضا نے اسے گھور کر دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

گھور کیا رہے ہو جب پتا ہی ہے روتے دھوتے تم نے ہی یہ کام کرنا ہے تو اس کا فائدہ شاہ میر نے وہاں پری چمیر پر جھولتے جواب دیا تو رضائے جھک کر لاش کا چہرہ آگے پیچھے کر کے دیکھا جس کا وہ ستیاناس کر چکا تھا رضا کے جھکنے پر اس کی شرٹ کا گلائینچے کو ہوا تو شاہ میر کی تیز نظریں نے اسی وقت وہ نشان دیکھ لیے ایک سیکنڈ کا عمل تھا لیکن شاہ میر کی آنکھوں سے پوشیدہ نہ رہ سکا وہ ایک دم سے چمیر سے اٹھ کر رضا کے قریب آیا شاہ میر کے اپنے پاس آنے پر رضائے سر اٹھا کر اسے دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو اب کیا لیکن وہ ایک دم سے بھونچکا رہ گیا جب شاہ میر نے اس کی شرٹ کو گلے سے نیچے کرنا چاہا رضائے گڑبڑا کر شاہ میر کے ہاتھوں کو پکڑا

کیا کر رہے ہو دماغ خراب ہے تمہارا اگر ہو بھی گیا تو میرا نہیں ہو میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تم میری عزت کے ساتھ نہیں کھیل سکتے ابھی رضا اپنی بکواس جاری رکھتا کہ منہ پر پڑنے والے مکے سے اس کی بولتی بند ہو گئی گدھے میں دیکھ رہا ہوں تو اپنی عزت کس کے پاس لٹا کر آیا ہے دکھا مجھے ذرا شاہ میر نے پھر سے کالر سے پکڑنا چاہا لیکن رضائے نیچے کو جھک گیا

دیکھو میرا یہ پرسنل ہے تم ایسے نہیں کر سکتے رضائے منت بھرے انداز میں کہا

اگر وہ دیکھ لیتا تو ساری عمر اس کا ریکارڈ لگانا تھا لیکن شاہ میر ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور رضا کے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر پیچھے لاک کیا اور اگلے ہاتھ سے اس کا کالر کھینچا جس پر اس کے بٹن ٹوٹے چلے گئے اور وہ نشان واضح ہوئے جنہیں دیکھ کر شاہ میر کے قہقہے اس خوفناک کمرے میں گونجے تو رضا کی رونے جیسے شکل ہو گئی شاہ میر اٹھ کر رضا کو دیکھ کر مسلسل قہقہے لگا رہا تھا جو اس کمرے میں عجیب خوفناک سا منظر پیش کر رہے تھے رضا کو وہ سچ میں ایک جن ہی لگا خون پینے والا جن



## Posted On Kitab Nagri

یہ جائز نشان ہے میری بیوی کو محبت ہی بہت ہے مجھ سے رضا نے اپنا بھرم رکھنے کو کہا جس پر شاہ میر نے تالی بجائی  
جی بالکل یقین ہو گیا ہے مجھے شاہ میر نے طنز آگاہا جس پر رضا وہاں سے باہر نکلتا چلا گیا ورنہ جتنی دیر رہتا وہ اس کا  
مزاق بنانے سے باز آتا

تم صبح صبح کہاں جا رہی ہو

فجر نے دیا کو تیار ہوتے ہوئے دیکھ کر کہا

میں نہیں تم بھی جا رہی ہو دیا نے اپنی لپ گلو زلگا کر جواب دیا تو فجر حیران ہوئی

کیا مطلب ہم کہاں جائے گے فجر کے حیرت سے استفسار کرنے پر دیا نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا  
دماغ بھی اپنا کیا اس بندر کو دے آئی ہو

نن۔ نہیں تو رضا کہ ذکر پر وہ ایک دم سے گڑ بڑ گئی

گھر جانا ہے بھائی کے پاس اور منہا سے بھی تو ملنا ہے

اور ایک سر پرانز بھی ہے دیا نے بیگ میں اپنا سامان رکھتے ہوئے کہا تو فجر نے بھی ڈرینگ کی طرف دوڑ لگائی

اپنا بیگ گھسیٹ کر لائی اب اس میں پٹک پٹک کر چیزیں رک رہی تھی تم بہت سیلفش ہو دیا خود تیار بھی ہو گئی اور

مجھے ٹائم ٹائم پر بتا رہی ہو فجر نے منہ بنا کر کہا تو دیا نے اپنی مسکراہٹ چھپائی

اور سر پرانز کیا ہے فجر سر پرانز والی بات یاد کر کہ بولی

وہ تو وہی جا کر پتا لگے گا

اب جلدی آجانا میں نیچے ویٹ کر رہی ہوں دیا اپنا بیگ نیچے لے گئی جب کہ فجر منہ بنا کر پیکنگ کرنے لگ گئی



## Posted On Kitab Nagri

میں چھوڑ آتا ہوں تم لوگوں کو فارس نے دیا کے جانے کی بات سن کر کہا  
نہیں میں اکیلے جانا چاہتی ہوں اگر بھائی ڈانٹے بھی تو ہماری عزت افزائی ہوتے تم نادیکھ سکودیا نے ٹالتے ہوئے کہا  
اگر فارس وہی رک جاتا اور شاہ میر دیکھ لیتا تو ایک نئی مصیبت بن جانی تھی  
ویسے کہو کہ نہیں لے کر جانا فارس نے تو مزاق میں کہا لیکن دیا سچ میں گڑ بڑ گئی  
نن۔ نہیں ایسی کوئی بات نہیں تم کل آ جانا دیا نے جلدی سے کہا کہی اس کا جھوٹ پکڑا ہی نا جائے  
وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہیں ہم کل چلیں گے مجھے آج ایک کام ہے اس کے سلسلے میں جانا ہے تم بھی ساتھ چلنا حماد  
نے فارس اور دیا کی گفتگو میں مداخلت کرتے ہوئے کہا تو فارس نے سر ہلادیا جبکہ دیا نے سکھ کا سانس لیا  
فجر کو آتا دیکھ کر دیا اپنی کرسی سے اٹھی اوکے بھائی ہم چلتے اب دیا نے حماد کی طرف دیکھ کر کہا اور ساتھ ہی فجر کو  
باہر چلنے کا اشارہ کیا جس پر فجر حماد اور فارس کو خدا حافظ کہہ کر اپنا بیگ لے کر باہر کی جانب چلی گئی  
ٹھیک ہے خیال رکھنا اپنا اور کل پر سوں تک ہم بھی چکر لگائیں گے

www.kitabnagri.com

شاہ میر گھر آیا تو اسے ندا بیگم اور عمران صاحب لاؤنج میں بیٹھے نظر آئے ندا بیگم کی جیسے ہی نظر شاہ میر پڑی ور  
روتے ہوئے آکر اس کے گلے لگ گئی  
کیسی ہیں آپ چچی

اپنے بیٹے کو دیکھ لیا اب ٹھیک ہوں انہوں نے شاہ میر کی پیشانی چوم کر کہا تو وہ صوفے پر آکر بیٹھ گیا سامنے عمران  
صاحب اپنے موبائل میں مصروف تھے جیسے ان کے علاوہ وہاں کوئی اور ہونا

## Posted On Kitab Nagri

جبکہ ندا بیگم انہیں گھور رہی تھی جنہیں کوئی پرواہ ہی نہیں تھی بیٹا اتنی دیر بعد گھر آیا ہے  
شاہ میر نے اپنا رخ ندا بیگم کی طرف کیا اپنا بازو ان کے کندھے پر پھیلا کر چچی آپ سے بات کرنی تھی وہ اتنے  
شیری لہجے میں بولا کہ ندا بیگم واری صدقے ہو گئی جبکہ عمران چپکے سے اس کی طرف دیکھتے انہیں پتا تھا کوئی  
مطلب ہی ہو گا اس جاہل کے پاس

میر بیٹا ایک کیا سو باتیں کرو ہم تمہاری نہیں سنے گے تو کس کی سنے گے انہوں نے نم آنکھوں سے کہا  
شاہ میر انہیں دیکھ ہو لے سے مسکرایا کتنی کمزور ہو گئی تھی وہ بیٹیوں کا غم کتنا بڑا تھا لیکن پھر بھی وہ شاہ میر کو کبھی  
ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتی تھی

وہ دراصل آپ کے لیے بہو ڈھونڈ لی ہے آج رشتہ لے کر جانا ہے

ابھی شاہ میر بات مکمل کرتا عمران صاحب بھڑک پڑے دیکھا --- دیکھا بیگم تم نے یہ بہو پسند کر آیا تو بتا رہا ہے  
مجھے تو حیرت ہے اس نے شادی کر کے کیوں نہیں بتایا ساتھ ایک دو بچے لاتا اور لا کر کہتا اب بہو آپ لے آئے وہ  
ایک دم کھڑے ہو کر گرجے کہ ندا بیگم تو ڈر گئی البتہ شاہ میر ویسے ہی ہونٹوں پر ہاتھ کی مٹھی رکھے انہیں دیکھ رہا  
ہو جیسے بہت دلچسپ مووی لگی ہو

www.kitabnagri.com

شاہ میر کے ایسے دیکھنے پر وہ جزبہ تو ہوئے ہی لیکن غصے والے تاثرات ہنوز چہرے پر سجائے رکھے  
اب دیکھو بے شرم دیکھ کیسے رہا ہے اب پھوٹو بھی کچھ کہ لڑکی کہا کی ہے گھر بار کیسا ہے یا کسی جنگل سے اٹھالائے  
ہو وہ پھر سے بھڑک کر بولے تو شاہ میر آہستہ سے اٹھ کر چھوٹے چھوٹے قدم لیتا ان کے پاس آ کر کھڑا ہوا جب  
کہ عمران صاحب کا ب دل ہول رہا تھا اب تو ان کا دل اتنا نازک تھا کہ برتن میں چچ کی آواز سے کانپ جاتا تھا اگر

## Posted On Kitab Nagri

اس نے آج پھر کچھ کر دیا تو انہیں تو اگلا موقع بھی نہیں ملے گا ابھی وہ کچھ سمجھتے کہ شاہ میر نے انہیں اپنی بانہوں میں بھر کر زمین سے اوپر اٹھالیا  
آئی لوو یو سو مجھ چاچو

شاہ میر کے ایسے رد عمل پر وہ حیران ہوتے چلائے  
چھوڑ مجھے جاہل ڈنگر انسان میری پسلیاں ٹوٹ جانی  
جبکہ ندا بیگم مسکراتے ہوئے کچن میں چلی گئی

جب شاہ میر نے انہیں زمین پر کھڑا کیا تو وہ ہانپ رہے تھے لیکن انہیں گلے لگائے رکھا  
ویسے کتنا جانتے ہیں نا آپ مجھے شاہ میر نے سرگوشی کی تو وہ حیران ہوئے

کیا مطلب انہوں نے بے چینی سے استفسار کیا کہی سچ میں تو بچے پیدا نہیں کر رکھے  
ہا ہا ہا میرے معصوم چاچو مطلب یہ کہ آپ کی پیشین گوئی تھوڑی غلط باقی ٹھیک تھی شاہ میر نے ویسے ہی پھر  
سرگوشی کی تو انہوں نے دانت پیسے

پیچھے ہٹ کر بکواس کرو کیا کہنا ہے انہوں نے اسے پیچھے کرنا چاہا لیکن وہ ڈھیٹوں کی طرح ویسے ہی چپکارہا  
نہیں مجھے شرم آئے گی بتاتے ہوئے تو ایسے ہی بتاتا ہوں

میں سوچ رہا تھا ڈائریکٹ ولیمہ کرتے ہیں

کیا بکواس کر رہے ہو ولیمہ کیا نکاح سے پہلے کر لے گے پڑھے لکھے جاہل انسان  
انہوں نے ویسے ہی دبی دبی آواز میں چیخ کر کہا کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے ندا بیگم سنے اور پھر ان پر الزام لگائے کہ وہ  
ان کے بیٹے سے پیار نہیں کرتے

## Posted On Kitab Nagri

ہاہا میں نے کہا نا آپ کی آدھی پیشین گوئی ٹھیک تھی آپ کو داد تو نہیں بنایا بھی لیکن جلد ہی بن جائے گے کیونکہ شادی اور گولڈن نائٹ مناکر آ رہا ہوں شاہ میر کی اتنی بے شرمی پر ان کا چہرہ ایک دم سے سرخ ہوا وہ تو شکر تھا اس بے شرم نے واقع یہ بات ان کی منہ پر نہیں کی ورنہ اسے تو شرم آتی یا نا آتی وہ خود نظریں کیسے ملاتے اپنی بات کہہ کر وہ انہیں وہی چھوڑ کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

یہ آپ کا چہرہ اتنا لال کیوں ہو رہا ہے ندا بیگم جب کچن سی آئی تو ان کا اتنا سرخ چہرہ دیکھ کر فکر مندی سے پوچھ بیٹھی اپنے بھائی کہ جلدی دنیا سے جانے پر رب کی مصلحت اب سمجھ آگئی اور اپنے گناہ یاد کر رہا تھا جس کی ایسی سزا مل رہی انہوں نے اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے کہا جبکہ ندا بیگم حیران پریشان ان کی پیٹھ دیکھ رہی تھی پھر سر جھٹک کر شاہ میر کہ کمرے میں چلی گئی تاکہ اسے کھانے کے لیے بلا سکیں

دیا اور فجر گھر پہنچی تو ماہر گھر نہیں تھا جبکہ وہ منہا کے ساتھ بیٹھی اتنے سالوں کی اکٹھی ہوئی باتیں کرنے میں مصروف ہو گئی

یار منہا اتنا ٹائم ہو گیا شادی کو ہمیں خالہ کب بناؤ گی یار بہت دل کرتا کوئی چھوٹو سا بے بی آئیں اور میں اس کے ساتھ کھیلوں

فجر نے منہا کا روم دیکھتے ہوئے کہا وہ جب سے آئی تھی کبھی ایک چیز لے کہ بیٹھ جاتی اور اس کی تعریف میں زمین آسمان ایک کر دیتی اسے سچ میں ماہر کی چوائس بہت پسند آئی تھی لیکن فجر کی بات پر منہا کے چہرے پر ایک دم سایہ لہرا کر گزرا دیا نے منہا کی فق ہوتی شکل دیکھی اور فجر کو ٹوکنا چاہا جو دوسرے طرف منہ کیے اپنی ہی ہانگی جا رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

تمہیں نہیں پتا میرا بھائی بہت شدت پسند ہے اپنی محبت میں شراکت نہیں برداشت کر سکتا اسی لیے وہ بے بی پلین نہیں کر رہا ہو گا تاکہ اپنی مسسز کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ٹائم سپینڈ کر سکے دیانے فجر کی بات کا اثر زائل کرنے کو کہا لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ انجانے میں اسے پھر سے تکلیف دے گئی

شراکت کی بات پر منہا کی آنکھوں کے سامنے اپنا خوفناک ماضی گھوم گیا با مشکل اپنے آنسوؤں پر بندھ باندھ کر دیا کی بات پر اس نے سر ہلایا اور پھر وہاں سے اٹھ گئی

منہا یار بھائی کو منالینا تمہیں سب بتا تو چکی ہوں اور شاہ میر کا تمہیں پتا ہے ناکتنا جذباتی ہے تو پلیز تم کوئی سیٹنگ کر دینا دیانے پیچھے سے منہا کو حصار میں لے کر کہا تو وہ مسکرا دی

اور اگر تمہارے بھائی نے میری بھی نامانی

تمہاری کوئی بات وہ رد ہی نہیں کر سکتے دیار یقین لہجے میں کہا تو منہا کو انجانی سی خوشی ہوئی واقع وہ شخص کتنی محبت کرتا تھا اس سے

میں منالوں گی تم فکر نہ کرو

اور فجر تم اپنی ماما سے بات کرو یا را نہیں مناؤ دیا کہ ساتھ تمہاری بھی رخصتی ہو جائے تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا منہا نے فجر سے کہا

مم۔ میں رضا سے بات کر لو پہلے کہ وہ اپنی فیملی سے بات کر لے پھر ماما سے کرتی ہوں فجر نے گڑ بڑا کر جواب دیا تو منہا نے اسے گھوری سے نوازا

تبھی کمرے کا دروازہ اکھلا اور ماہر اندر آیا ماہر کو دیکھ کر منہا کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا جسے فجر اور دیانے دیکھ کر دل میں ماشاء اللہ بولا



## Posted On Kitab Nagri

لیکن ماہر دیا کو دیکھ کر سرد تاثرات لیے واشروم میں چلا گیا  
تو دیا نے بے بسی سے منہا کی طرف دیکھا جس نے اشارے سے سب ٹھیک ہو گا کہا

ہم جاتے ہیں تم بھائی کو منالینا دیا فجر کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے گئی

-----

ماہر غصے میں واشروم تو آ گیا تھا لیکن کپڑے تو غصے میں لایا نہیں  
منہا میرے کپڑے پکڑاؤں یا ماہر نے آواز دے کر منہا سے کہا تو وہ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھی  
جی میں دیتی ہوں منہا نے جلدی سے جواب دیا اور کبرڈ کی طرف بڑھی ماہر نے باہر صرف منہا کی موجودگی  
محسوس کر کے سر باہر نکال کر دیکھا تو واقع فجر اور دیا چلی گئی تھی جس پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی  
یہ لیں ماہر منہا نے ہاتھ اندر کر کے کپڑے پکارنا چاہے جب ماہر نے اسے کلائی سے پکڑ کر اندر کھینچ لیا منہا اس  
اچانک افتاد پر بھونچکا رہ گئی

جب کہ ماہر اب منہا کی کمر میں اپنا حصار تنگ کر چکا تھا جب منہا نے بوکھلا کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر پیچھے کرنا  
چاہا لیکن اسے شرٹ لیس دیکھ کر سختی سے اپنی آنکھیں بند کر لیں  
جس پر ماہر نے اپنا حصار بالکل تنگ کر دیا اور منہا بالکل اس کے سینے سے جا لگی منہا کی گرم سانسوں کا اتر اؤ چڑھاؤ  
ماہر کو اپنے سینے پر محسوس ہو رہا تھا جب کہ منہا ماہر کی گرم سانسوں کی تپش اپنی گردن کی جلد پر محسوس کر رہی  
تھی

آنکھیں کھولو منہا ماہر نے سنجیدہ آواز میں کیا تو منہا نے اور سختی سے بند کر لی



## Posted On Kitab Nagri

اگر تم چاہتی ہو کہ میں تمہاری دوست کی بات مان جاؤ تو آنکھیں کھولو ماہر کی بات پر جھٹ سے منہا نے آنکھیں کھولیں تو ماہر کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی

آپ مان جائیں نا وہ بہت خوش رہے گی ماہر منہا نے ہمت کر کہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا اور ہم -- ہم کب خوش ہو گے زندگی تمہیں احساس ہے کہ ہم اتنے پاس ہو کر بھی کتنے دور ہیں تمہیں ان کی محبت خوشی کی پرواہ ہے اور میری محبت میری خوشی

ہم کب تک ایسے ادھورے رہے گے کبھی کبھی مجھے لگتا ہے میں تمہیں پا کر بھی کھو چکا ہوں منہا مجھے ہمارا یہ ادھورا رشتہ اندر سے مار رہا ہے ماہر کی بات پر منہا نے جلدی سے اپنا ہاتھ اس کے ہونٹوں پر رکھ دیا جس پر ماہر نے اپنا شدت بھرا لمس چھوڑ کر اس ہاتھ کو اپنے سینے پر دل کے مقام پر رکھ کر اپنے ہاتھ میں قید کر لیا

منہا کا ہاتھ کانپ گیا جسے ماہر نے بھی محسوس کیا

مجھے ڈر لگتا ہے ماہر مجھے لگتا م۔ میں بھیگی آواز پر قابو پا کر بات جاری رکھی ماہر بھی چاہتا تھا کہ وہ اپنے دل کی باتیں اس سے کرے تبھی بولنے دیا م۔ مجھے لگتا میں آپ کو کھودو گی میں مر جاؤں گی ماہر وہ ایک دم سے سسک پڑی تو ماہر نے سختی سے اپنے ہونٹ بھینچ لیے

www.kitabnagri.com

ادھر دیکھو منہا میں نے کہا میری طرف دیکھو ماہر نے سرد آواز میں کہہ کر منہا کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا

تم کبھی مجھے نہیں کھو سکتی ماہر شاہ پہلے دن سے تمہارا تھا اور قیامت تک تمہارا ہی رہے گا موت پر زور نہیں لیکن تمہیں اتنا یقین ہونا چاہیے مجھ پر کہ اگر کبھی تمہارا دل نادھڑکا تو سانس میں بھی نہیں لے سکوں گا تمہیں لگتا ہے تم مر جاؤ گی اور میں یہ خبر سن کر غم سے نڈھال ہوں گا تو میرا وعدہ ہے تم سے میں خبر سے پہلے تم تک پہنچ جاؤ گا وہ

## Posted On Kitab Nagri

اتنی شدت سے بولا کہ منہا کو اپنا رواں رواں کانپتا محسوس ہوا اپنی بات کہہ کر منہا کے گرد سے اپنا حصار ختم کر کے پیٹھ کر کے کھڑا ہو گیا

اپنے اشتعال پر بامشکل قابو پایا منہا کے منہ سے مرنے کا سن کر اسے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا اور سچ ہی تو تھا کیا وہ موت سے لڑ سکتا تھا شاید نہیں اور وہ اسے بھی کوئی جھوٹی تسلی نہیں دینا چاہتا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ وہ اس کے بغیر زندہ نہیں رہ پائے گا

ابھی وہ انہیں سوچو میں گم تھا کہ اسے اپنی سینے پر نرم گرم ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا ماہر نے چونک کر دیکھا تو منہا نے اپنا کمزور سا حصار اس کے گرد باندھا تھا اور سر اس کی پیٹھ سے ٹکا دیا ایک خوشی کی لہر ماہر کو اپنے رگ و پے میں سرایت کرتی محسوس ہوئی

اگر آپ مان جائیں گے تو بدلے میں آپ کو مسسز منہا ماہر شاہ ملے گی منظور ہے منہا نے سرگوشی سے بھی کم آواز میں کہا اگر ماہر کا سارا دیہان اس کی طرف ناہوتا تو شاید وہ سن بھی نہیں پاتا ماہر نے پلٹ کر اسے اپنے حصار میں قید کر کے ایک دم سے منہا کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھا دی منہا کی سانسوں کی خوشبو کو پوری شدت سے وہ خود میں جذب کرنے کی کوشش کر رہا تھا

www.kitabnagri.com

جبکہ منہا نے اپنے ہاتھ ماہر کے کندھوں پر رکھ دیے جب ماہر کافی دیر دور ناہوا تو منہا نے اپنے نازک ہاتھوں سے اس کے کندھوں پر مکے برسائے لیکن وہ تو جیسے برسوں کی پیاس بجھانے میں مصروف تھا اپنی منمنائی کرنے کے بعد ماہر پیچھے ہوا تو منہا نے اپنا سر اس کے کندھے سے ٹکا دیا جبکہ ماہر اس کی پیٹھ سہلا کر اس کے بے ترتیب ہوئی سانسوں کو ہموار کر رہا تھا جبکہ ہونٹوں پر ناختم ہونے والے مسکراہٹ تھی

منہا نے ایک دم سے ماہر کا حصار توڑ کر پیچھے کیا

## Posted On Kitab Nagri

یہ سب مان جانے کے بعد کہا تھا آپ تو ابھی سے شروع ہو گئے منہا بڑبڑاتی ہوئی باہر چلی گئی جبکہ ماہر خوشی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا  
اچھا سنو کپڑے تو دے جاؤ یہ تو نیچے گرا دیے یا میں ایسے ہی باہر آ جاؤ ماہر نے پیچھے سے ہانک لگائی جو مرضی کرے  
میں جارہی ہوں منہا نے جواب دے کر ٹھک سے دروازہ بند کر کے باہر چلی گئی

-----

شام میں عمران صاحب اور ندا بیگم ڈھیر سارے تحائف لے کر آئے  
انہوں نے آکر ڈائریکٹ شادی کی ہی بات کی عمران صاحب کا کہنا تھا ان کے بیٹے کی واپسی جلدی ہے اسی لیے وہ  
جلد از جلد شادی کرنا چاہتے ہیں  
ماہر نے اپنا ولیمہ پلین کیا اور اسی دن دیا کی رخصتی کا کہا  
لیکن دیا کا کہنا تھا وہ اپنے بھائی کی شادی اچھے سے دیکھنا چاہتی ہے پھر ماہر کہ ولیمہ پر دیا اور شاہ میر کی مہندی اور اگلے  
دن بارات طہ پائی عمران صاحب اور ندا بیگم دیا کو ڈھیروں دعائیں دے کر رخصت ہو گئے  
رات میر انتظار کرنا مسسز سود سمیت سارے حساب بے باک کرنے ہیں ماہر نے صوفے پر بیٹھی منہا کے کان  
میں جھک کر سرگوشی کی اور اٹھ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی جانب چلا گیا جبکہ رات کا سوچتے ہی منہا کی ہتھیلیاں  
پسینے سے نم ہونے لگی

-----

یہ کیا بکواس ہے ہمارے درمیان ایسی کوئی ڈیل نہیں ہوئی میں بہت پہلے ہی لڑکیوں کی سمگلنگ سے منع کر چکا  
ہوں ماہر نے دھاڑ کر اپنے سامنے بیٹھے ریچرڈ سے کہا

## Posted On Kitab Nagri

یہ ڈیل تمہارا پہلا باس کر چکا ہے اور ہم معاوضہ بھی دے چکے ہیں اور صرف لڑکیاں ہی نہیں وہ ہمیں چھوٹے بچے بھی سمگل کرنے والا تھا

ریچرڈ کی بات پر ماہر نے اپنے خاص آدمی کو خونخوار نظروں سے دیکھا  
س۔۔۔ سرجب آپ باس بنے تھے اس سے پہلے سے بچوں کو کیڈنیپ کرنا شروع کر دیا تھا ہم مجبور تھے آدمی نے منمنا کر کہا

کتنے بچے ہیں اور کہاں ہیں اب اور لڑکیاں ماہر نے سرد آواز میں پوچھا  
سر نیچے بیسمنٹ میں آج ہی شفٹ کی گئی ہیں ماہر نے غصے سے اپنے جبرے بھینچ لیے  
دیکھو ہمارے ساتھ غداری کی سزا بہت بری ہوگی اگر یہ بچے اور لڑکیاں ناپہنچی تو اپنے اور ان بچوں کے نقصان کے  
زمہ دار تم خود ہو گے یہ ڈیل پوری کرو بعد میں چاہے ہم سے کوئی ڈیل نا کرنا وہ تم لوگوں کا مسئلہ ہے  
ان کو تمہارے حوالے کرنے سے کیا یہ نقصان سے بچ جائے گے ماہر نے خونخوار لہجے میں کہا وہ جتنا یہ سب ختم  
کرنا چاہتا تھا اتنا ہی اس دلدل میں دھنستا جا رہا تھا اسے پتا تھا آج یہ سمگلنگ ہوگی تو کل پھر وہ کسی طرح مجبور کر دیا  
جائے گا اور پھر یہ سب اس کے مرتے دم تک جاری رہے گا  
www.kitabnagri.com  
نہیں یہ محفوظ تو نہیں ہوگی لیکن میرے لوگوں کی مزید درندگی سے بچ جائیں گے اب دن بتاؤ کس دن یہ مال پہنچے گا

ہفتہ کی رات کو سب مال پہنچ جائیں گا اس کے بعد ہمارا کنٹریکٹ ختم سمجھے ماہر نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو  
ریچرڈ سر ہلا کر وہاں سے چلا گیا

## Posted On Kitab Nagri

اب دکھاؤ مجھے کہا ہیں وہ بچے اور لڑکیاں ماہر دھاڑا تو اس کا خاص آدمی راشد جلدی سے نیچے کی طرف بھاگا تو ماہر اس کے پیچھے آیا

بیسمنٹ میں پہنچ کر ماہر کو لگا اس کے پیروں سے زمین کھینچ لی گئی ہو وہ چاہے اس سب کا حصہ تھا لیکن کبھی یہ سب دیکھا نہیں تھا وہ ڈر گزار ہتھیاروں تک ہی محدود رہا تھا

اور اب وہ اپنے سامنے پانچ سے لے کر پندرہ سال تک کے بچوں کو دیکھ رہا تھا جو ابتر حالت میں لیٹے ہوئے جنہیں نشے کے انجیکشن لگائے گئے تھے اور کچھ بچوں کو اپنی درندگی کا نشانہ بھی بنایا گیا تھا

اور لڑکیاں ماہر نے اپنی آواز پر قابو پا کر کہا تو راشد اسی کمرے میں بنی دیوار کے پاس آیا ایک بٹن پر پس کیا تو وہ کھلتی گئی جہاں چالیس سے زیادہ لڑکیاں نیم برہنہ حالت میں پڑی ہوئی تھیں ماہر کے لیے وہاں کھڑے رہنا محال ہو گیا تھا

-----

وہ تیار ہونے کے لیے اپنی طبیعت خرابی کا بہانہ بنا کر جلدی روم میں آگئی تھی

اب وہ کمر ڈکھولے رات کے لیے پہننے کے لیے ڈریس دیکھ رہی تھی کہ اسے کچھ عرصہ پہلے ماہر کی دی گئی ساڑھی یاد آئی جسے تب منہا نے دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا اب اس نے جلدی سے کمر ڈکھولنے والے حصہ کھولا جس میں وہ گفٹ پڑا تھا جسے ان پیک شاید ماہر نے ہی کیا تھا اسے دکھانے کے لیے اور کہا تھا وہ اسے اس ساڑھی میں دیکھنا

چاہتا ہے تب تو منہا نے ٹال دیا اور اسے ویسے ہی رکھ دیا تھا

منہا اس پیکٹ کو لے کر بیڈ پر آکر بیٹھ گئی اس نے جلدی سے پیکٹ کھول کر ساڑھی باہر نکالی وہ بلیڈ ریڈ کلر کی ساڑھی تھی جس کے بارڈر پر گولڈن کام ہوا تھا لیکن جس بات پر منہا کا چہرہ سرخ ہوا وہ اس ساڑھی کا گلا تھا جو



## Posted On Kitab Nagri

آگے اور پیچھے سے کافی گہرا تھا اور ساڑھی کا بلاؤز بھی شاید اس کی کمر کو ڈھانپنے سے ناکام ہی رہے گا ماہر کی اتنی بولڈ چوائس دیکھ کر منہا کی ہتھیلیاں ابھی سے بھیگنا شروع ہو گئی وہ کیسے یہ ساڑھی پہن کر اس کے سامنے جائے گی جلدی سے اٹھ کر اس ساڑھی کو کمر ڈ میں رکھنا چاہتا ماہر کی سرگوشی کان میں گونجی تو واپس وہی ساڑھی لے کر بیڈ پر آ بیٹھی

-----

شاہر لے کر جب وہ ساڑھی پہن کر باہر آئی تو خود کو دیکھ کر شرم سے نظریں جھک گئی ڈراکھول کر ریڈ کلر کی کانچ کی چوڑیاں نکال کر بھر بھر کر اپنی دونوں کلائیوں میں پہنی گولڈن اور ریڈ کوہہ مینیشن کے ایر رنگز پہن کر میک اپ کیا ہونٹوں پر بلیڈ ریڈ کلر کی لپسٹک لگا کر اپنا جائزہ لیا تو مبہوت ہو کر وہ کافی دیر اپنا یہ روپ دیکھتی رہ گئی ماہر کی بے باک نگاہوں اور لمس کا سوچ کر اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا اپنی خوشی اس سے سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی وہ آج مکمل طور پر ماہر کی ہو جائے گی یہ احساس کتنا خوش کن تھا کہ ایک دم اس کی مسکراہٹ سمٹی ایک دفعہ پہلے بھی تو ان سب کی خوشیاں ان سے سنبھالی نہیں جا رہی تھی اور پھر سب ختم ہو گیا

www.kitabnagri.com

نن۔ نہیں ایسا کچھ نہیں ہو گا اب سب ٹھیک ہے اپنے خیالات کی نفی کرتے سر جھٹکا اور اپنے بالوں کا میسی سا جوڑا بنایا خود پر تنقیدی نظر ڈال کر گھڑی کی طرف دیکھا جو دس بج رہی تھی منہا نے روم کی لائٹس آف کر کے کینڈلز جلا دیں اور خود صوفے پر بیٹھ کر ماہر کا انتظار کرنے لگی گھڑی دس سے گیارہ اور پھر ایک تک پہنچ گئی لیکن ماہر ابھی تک نہیں آیا تھا منہا پر نیند حاوی ہونے لگی تو وہ وہی صوفے کی پشت سے سرٹکا کر آنکھیں موند گئی



## Posted On Kitab Nagri

بے مقصد سڑکوں پر گاڑی چلاتے جب وقت کہاں احساس ہوا تو گھر کی طرف گاڑی موڑ لی  
گاڑی پوربچ میں کھڑی کر کے ہاتھ کی انگلیوں میں کوٹ پکڑ کر اپنے کندھے پر لٹکایا اور تھکے ہوئے قدموں سے  
گھر میں داخل ہوا

منہا کی تلاش میں نظریں گھمائی تو دماغ میں صبح کی اپنی بات کلک ہوئی تو حیرت سے گھڑی دیکھی جو رات کے تین  
بجنے کا بتا رہی تھی اپنی غفلت پر جی بھر کر غصہ آیا

توسیر ہیوں کی طرف دوڑ لگائی دو دوسیر ہیوں کو ایک ساتھ پھلانگ کر فاصلہ طہ کیا جو کے صدیوں کے برابر لگ  
رہا تھا دل الگ ہی انداز میں دھڑک رہا تھا اگر اس نے انتظار نہ کیا پھر اگر ناراض ہوئی پھر کئی سوال ایک دم سے  
دماغ میں گردش کرنے لگے دروازے کے پاس پہنچ کر گہری سانس لی اور ہینڈل پر ہاتھ رکھا تو دروازہ کھلتا چلا گیا

کمرے کافسوں خیز ماحول دیکھ کر خوشی بھی ہوئی اور اپنی غفلت پر غصہ بھی آیا نظریں بھٹک کر سامنے صوفے پر  
لیٹے وجود پر گئی تو پلٹنا ہی بھول گئی

www.kitabnagri.com

جہاں اس کی زندگی تمام تو حشر سامانیوں سمیت اپنے حسن سے لا پرواہ ہو کر نیند کی وادیوں میں گم تھی ماہر کو اپنا  
سانس سینے میں اٹکتا محسوس ہوا ماہر آہستہ آہستہ قدم لیتا اس کے قریب گیا اور وہی اس کے قدموں میں بیٹھ کر جی  
بھر کر اسے دیکھنے لگا

## Posted On Kitab Nagri

ماہر کی نظروں کی ہی تپش تھی کہ منہا نے کسمکسا کر آنکھیں کھولیں جو سیدھا ماہر کی آنکھوں سے ٹکرائی کالی جھیل سی آنکھیں جن میں کاجل کی لکیر کھینچی گئی تھی نیند کی وجہ سے سرخ ڈورے لیے جب ماہر کی طرف اٹھی اسے اپنا آپ ان میں ڈوبتا محسوس ہوا

تم پہلے اس دل پر راج کرتی تھی لیکن آج تم نے اس دل سمیت ماہر اکرام شاہ کو چاروں خانے چت کر دیا ہے زندگی ماہر نے جھک کر اپنا لمس منہا کے ماتھے پر چھوڑتے ہوئے کہا تو وہ دم بخود سی ماہر کو دیکھنے لگی لیکن اپنی حالت پر نظر پڑتے ہی جلدی سے اٹھنا چاہا

مم۔۔ میں آپ کے لیے کھانا لاتی ہوں وہ ابھی وہاں سے جاتی کے ماہر نے منہا کو پیچھے سے اپنے حصار میں لے کر اس کے بالوں سے اٹھتی دلکش خوشبو کو گہری سانس لے کر محسوس کیا

کھانے سے زیادہ اس وقت مجھے تمہارے طلب ہیں اور یہ طلب شاید ساری زندگی پوری ناہو منہا کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر منہا کی مٹھی کو کھولا جسے وہ سختی سے بند کیے ہوئی تھی ابھی تو میں نے کچھ کیا نہیں اور میری جان کو ابھی سے پسینے آرہے ہیں ماہر نے منہا کی پسینے سے تر ہتھیلیوں کو دیکھ کر کہا ہاتھوں سے سرکتے ہوئے ماہر کے ہاتھ آہستہ آہستہ اوپر آئے تو منہا نے اپنا سانس تک روک لیا ابھی ماہر آگے کا فاصلہ طے کرتا کے منہا نے وہاں سے بھاگنا چاہا تو ماہر نے اپنا ہاتھ منہا کے پیٹ پر رکھ کر اسے پیچھے کو کھینچا تو وہ ماہر کے سینے سے آگئی

زندگی شرط بھول رہی ہو تم منہا کا جوڑا کھول کر بال پشت پر بکھیر دیے اور بال گردن سے ایک سائیڈ پر کرتے وہاں اپنا لمس چھوڑتے کہا تو ایک سرد لہر منہا کے وجود میں سرایت کر گئی

## Posted On Kitab Nagri

اپنے پیٹ پر ماہر کے ہاتھ کا دباؤ محسوس کرتے منہا نے اپنا ہاتھ ماہر کے ہاتھ پر رکھا جس کا ہاتھ اب پلو کے نیچے سے اس کے پیٹ پر رینگ رہا تھا

ماہر پلیز منہا نے منمنا کر کہا جس پر ماہر نے ایک جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف کیا آج نہیں منو آج تمہیں یہ شدتیں برداشت کرنی پڑیں گی کیونکہ آج میں بتانا چاہتا ہوں یہ دوری کتنی جان لیوا تھی میں نے کہاں کہاں خود پر ضبط کیا ہے

منہا کا چہرہ ہاتھ کے پیالوں میں بھر کر ماہر نے شدت سے کہا تو منہا کو اپنا رواں رواں کا نپتا محسوس ہوا ماہر کی گرم سانسوں سے اپنا چہرہ اچھلتا محسوس ہو رہا تھا

تبھی ماہر کا ہاتھ رینگتا ہوا ساڑھی کی ڈوریوں سے الجھا تو منہا نے تڑپ کر ماہر کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں خمار لیے منہا کو ہی دیکھ رہا تھا آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا جسے دیکھ کر منہا نے نظریں جھکا لی ایک ہی جھٹکے میں ڈوری کھینچنے سے موتی ٹوٹ کر جا بجا بکھر گئے

اور شرٹ کندھے سے ایک طرف سرک گئی بلیڈ ریڈ کلر کی لپ سٹک سے سچے ہونٹ ماہر کو بھٹکا رہے تھے انگھوٹے کی مدد سے شدت سے ہونٹوں پر لگی سرخی کو گرگڑا تو وہ بکھر گئی منہا نے کانپتے ہاتھوں سے ماہر کا کالر دبوچا تو ماہر بنا منہا کو سمجھنے کا موقع دیے پوری شدت سے ہونٹوں پر جھک آیا اپنی سانسیں منہا کی سانسوں سے الجھا کر اس میں اپنی سانسیں اندیلنے لگا ہر گزرتے لمحے میں ماہر کی شدتوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا

اپنے کالر پر کھینچاؤ محسوس کر کے ماہر نے آہستہ سے اپنے لب جدا کیے تو منہا کے ہونٹوں پر اپنی شدت کی وجہ سے لگے کٹ پر نظر پڑی تو آہستہ سے جھک کر وہاں اپنا لمس چھوڑا

## Posted On Kitab Nagri

جب کہ منہا بگڑے تنفس کے ساتھ ماہر کے کندھے سے سر ٹکائی ماہر کے ہاتھ اپنی کمر پر محسوس کر کے منہا ایک جھٹکے سے رخ موڑ کر کھڑی ہو گئی جس پر ماہر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی

اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر اسے اتار کر دور اچھالا اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتا منہا کے پیچھے آکھڑا ہوا منہا کے بالوں کو اپنے ہاتھ کی گرفت میں لیتے سر کو پیچھے کر کے اس کی گردن پر جھک گیا منہا کو اپنا آپ انہیں لمحات میں بہکتا ہوا محسوس ہوا تو رخ بدل کر ماہر کے سینے میں پناہ لینا چاہی تو ماہر نے شدت سے خود میں بھینچ لیا ماہر کے سینے سے اٹھتی اس کی ڈارک پرفیوم کی خوشبو منہا کو اپنے حواس مشتعل کرتی محسوس ہوئی منہا کو ایک جھٹکے میں اپنے بازوؤں میں اٹھا کر بیڈ کی طرف بڑھا

ماہر کا رخ بیڈ کی طرف دیکھ کر منہا نے اپنی گرفت گردن پر سخت کر دی جب ماہر نے بیڈ پر لیٹانے کی کوشش کی تو منہا نے اپنا حصار اور تنگ کر دیا

میں ایسے بھی کام چلا لوں گا ماہر کی سرگوشی پر منہا کی گرفت ڈھیلی ہوئی تو ماہر نے اسے لٹایا اور خود اس پر جھک آیا ماہر کے مضبوط کسرتی جسم کے نیچے منہا کو اپنا آپ دبتا ہوا محسوس ہوا تو اس نے ماہر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرنا چاہا

www.kitabnagri.com

جس پر ماہر نے اپنی انگلیاں منہا کی انگلیوں سے الجھا کر سر کے اوپر لاک کر دی اور خود منہا کے کندھے پر جھک گیا منہا کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں قید کر کے دوسرے سے اس کا پلو ہٹا کر دور پھینکا

اپنا لمس منہا کی گردن پر جا بجا چھوڑتے ماہر ایک دم سے اٹھ کر بیٹھا تو منہا نے کی نظر ماہر کی طرف اٹھی تو ڈھیروں شرم کا بوجھ منہا کی پلکوں پر آن گرا کیونکہ ماہر بے باک نظروں سے مسکراتے ہوئے منہا کو دیکھ رہا تھا اپنے ہاتھ کے انگوٹھے کو اپنے دیے ہوئے گردن کے نشان پر پھیرتے وہ مسلسل مسکرا رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

جس پر منہا نے اس کا ہاتھ جھٹک کر کروٹ بدل لی ماہر نے مسکرا کر بلیںکٹ کھول کر اپنے اور منہا پر سائے کی طرح پھلا کر دونوں کے وجود کو اس میں گم کر دیا  
منہا کی کمر پر اپنا شدت بھرا لمس بکھیرنے کے بعد اس کا رخ اپنی طرف کیا منہا نے اپنے لب بری طرح دانتوں سے کچلے تو ماہر نے ہاتھ بڑھا کر انہیں انگھوٹھے کی مدد سے آزاد کیا اور اپنا انگھوٹھا منہا کے نیچے والے ہونٹ کے نشان پر پھیرا

It's all my right zinDagi

لیکن تم یہ حق مجھ پر رکھتی ہو بندہ آف بھی نہیں کرے گا منہا نے کانپتے ہاتھوں سے شیٹ کو مٹھیوں میں دبوچا کہ  
ماہر پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکا اور اپنا لمس چھوڑنے لگا قطرہ قطرہ منہا کی سانسوں میں اپنی سانسیں  
اندھیلے ہوئے وہ شاید برسوں کی پیاس بجھا رہا تھا  
اور گزرتی رات میں ماہر نے اپنی شدتوں کی بارش میں منہا کو پور پور بھگوایا جس سے منہا کو اپنا آپ بہت خاص  
محسوس ہوا وہ رب کا جتنا شکر ادا کرتی اتنا کم تھا کیونکہ ماہر کی محبت وقت کے ساتھ ساتھ اسے بڑھتی ہوئی ہی  
محسوس کی تھی

www.kitabnagri.com

دیا اور منہا نے مل کر فجر کی ماما سے بات کر کے انہیں راضی کیا  
اور جب فجر کی ماما نے فجر سے بات کی تو اپنی بیٹی کی آواز میں دنیا جہاں کی خوشی اور چہرے پر بکھرنے والے رنگ  
دیکھ کر انہوں نے جھٹ سے ہاں کر دی کیونکہ  
اپنی بیٹی کو پہلے والے روپ میں دیکھ کر وہ کافی خوش تھیں رات کی فلائٹ سے وہ پاکستان آئے تو رضا بھی اپنی ماما  
اور پاپا کے ساتھ آگیا تو دیا اور ماہر کی شادی کے ساتھ ہی ان کی شادی طہ پائی



## Posted On Kitab Nagri

اب جمعہ والے دن ماہر کا ولیمہ اور فجر اور دیا کی مہندی اور ہفتہ والے دن ان کی رخصتی تھی

-----

وقت کیسے گزرا انہیں احساس تک نہ ہوا اور آج مہندی کا دن آن پہنچا تھا  
شاہ میر جو اس دن کا گیا پلٹ کر خبر تک نالی دیا کا غصے اور ناراضگی سے برا حال تھا بس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے ہوتا  
اور وہ اس کا سر پھاڑ دیتی لیکن وہ سامنے تو کیا کال پر بھی نہیں بات کر رہا تھا  
وہ تینوں اس وقت دیا کے روم میں تیار ہو رہی تھیں جب بیوٹیشن منہا کو تیار کر کہ پیچھے ہٹیں تو دیا اور فجر نے بے  
ساختہ ماشاء اللہ کہا کیونکہ وائٹ باربی فراک میں وہ کوئی آسمان سے اتری نازک سی پری ہی لگ رہی تھی  
کہ فجر اور دیا کو نظریں ہٹانا مشکل لگ رہا تھا وہ کبھی تیار جو نہیں ہوئی تھی اور اب جب انہوں نے اسے تیار ہونے  
کے بعد دیکھا تو انہیں ڈر تھا کہ اسے نظر ہی نالگ جائے  
منہا ماشاء اللہ سے تم بہت پیاری لگ رہی ہو والدہ تمہیں بری نظر سے بچائیں اور بہت خوشیاں دے دیا نے منہا کی  
بلائیں لیتے کہا وہ اس کی اکلوتی بھابھی تھی اس کے بھائی کی محبت وہ خوبصورت نا بھی ہوتی تو اسے قبول تھی  
اور یہ تو پھر کوئی پری ہی معلوم ہو رہی تھی دیا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ منہا کو خود میں بھیج لے جبکہ منہا اس کی  
اتنی محبت اور تعریف پر جھنپ سی گئی

اور میں کیسی لگ رہی ہوں وہ بھابھی ہے تو میں بھی دیورانی ہوں اس نے ساری عمر ہمارے ساتھ نہیں رہنا بلکہ ہم  
دونوں نے رہنا ہے فجر نے منہ بنا تے رضا اور شاہ میر کے یارانے کو دیکھتے ہوئے کہا  
لیکن وہ نہیں جانتی تھی کبھی کبھی مزاق میں کہی باتیں کیسے رنگ لاتی ہیں



## Posted On Kitab Nagri

تم بھی ماشاء اللہ سے بہت پیاری لگ رہی ہو دیا نے فجر سے کہا جو دیا جیسی ہی یلو پاؤں کو چھوتی فراک پہنے لائٹ میک اپ کے ساتھ ہاتھوں میں گجرے پہنے بہت پیاری لگ رہی تھی ولیمہ کے ارٹینجمنٹس نیچے لان میں ہی کیے گئے تھے جس میں منہا کی فیملی فجر کے می پاپا اور شاہ میر کے چچا چچی اور رضا کے والدین شامل تھے فارس اور حماد لوگ شامل تھے فارس پہلے تو بہت ناراض ہوا دیا سے لیکن پھر اس کے منانے پر مان بھی گیا

ماہر نے اپنے کسی دوست کو بلانا ضروری نہیں سمجھا اس کا دوست کوئی تھا ہی کب بزنس پارٹنر ہی تھے جنہیں وہ ویسے ہی ڈنریالینچ کروا کر ٹریٹ دینے کا ارادہ رکھتا تھا وہ بس اپنوں کے ساتھ ہی خوشیاں منانا چاہتا تھا لیکن رضا اور شاہ میر دونوں کو آنے کی اجازت نہ تھی جس پر وہ دونوں منہ بسور کر رہ گئے تھے

فجر کی مہاروم میں آئی تو تینوں کو دیکھ کر ماشاء اللہ کہا اور جلدی سے کئی نوٹ ان سے وار کر صدقہ دیا وہ ان تینوں کو لے کر نیچے آئی تو درمیان میں منہا اور اس کے دائیں بائیں فجر اور دیا تھی دیا کو آتے دیکھتے ندا بیگم نے دل ہی دل میں اپنے شاہ میر کی بیوی کی بلائیں لے ڈالی اور جلدی سے آگے بھر کر دیا کا ہاتھ تھاما

جبکہ دوسری طرف رضا کی ممانے آکر اپنی بہو کو تھاما اور لا کر تینوں کو سیٹج پر بٹھا دیا ماہر جو کوئی کال اٹینڈ کر کے واپس آیا تو منہا پر نظر پڑتے وہی منجمد ہو گیا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

لگ تو وہ بھی بہت پیارا رہا تھا بلیک پینٹ کوٹ میں وائٹ شرٹ پہنے جس کے پہلے دو بٹن کھلے ہوئے تھے نیلی آنکھیں جذبات لیے تھیں

اپنی بھرپور وجاہت کے ساتھ وہ قدم قدم چلتا منہا کے پاس آیا جس پر منہا نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو دھک سے رہ گئی کیونکہ ماہر لوح دیتی نظروں سے اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا

اس ہفتے میں کتنا تنگ کیا تھا اس شخص نے اسے ہر گزرتے دن کے ساتھ اس کی شدتوں میں اضافہ ہی ہوا تھا جنہوں نے منہا کی نازک جان کو بوکھلائے رکھا تھا

اور اب پھر وہ اسے ویسے ہی تاڑنے میں مصروف تھا کی منہا نے بامشکل اپنی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالا جب وہ اس کے ساتھ ہی برجمان ہو گیا

منہا نے اپنا سانس تک روک لیا جب پشت پر ماہر کی انگلیوں کو رقص کرتے محسوس کیا وہ اس کی فراک کی زپ کھولنے کی کوشش کر رہا تھا جس پر منہا نے اپنے کانپتے ہاتھ کو ماہر کے ہاتھ پر رکھ کر التجائی نظروں سے روکنے کی کوشش کی جس پر وہ کھل کر مسکرایا

تو منہا کو اتنا پیارا لگا دل چاہا سب سے چھپالے اپنی بے اختیاری کا تب احساس ہو واجب فجر نے قہقہہ لگایا منہا تھوڑی دیر جانو صبر کو لو ہماری رسم ہو جائے تو روم میں بھیج دے گے تمہیں فجر نے کھلکھلاتے ہوئے کہا تو دیا بھی قہقہہ لگا کر ہنس پڑی جبکہ منہا نے خجل ہو کر سر جھکا لیا

اپنے ہاتھ پر رکھے منہا کے ہاتھ کو اپنی مضبوط گرفت میں لیتے ماہر منہا کی طرف جھکا ڈونٹ وری ابھی کچھ نہیں کرتا رات کو بٹینیوں کریں گے ماہر کی سرگوشی پر منہا نے جھکے سر کو اور جھکا لیا جس پر فجر کا قہقہہ پھر فضا میں گونجا تو اس کی ممانے اتنی دیر بعد اپنی بیٹی کو خوش دیکھ کر

## Posted On Kitab Nagri

دل میں ماشاء اللہ کہا

اور پھر مہندی کی رسم شروع ہوئی تو سب نے دیا اور فجر کو مہندی لگائی  
منہا نے بھی رسم کی تو شاہ میر کی چچی نے اسے تیل لگانے سے منع کر دیا کہ کہی اس کے کپڑے خراب نا ہو جائے  
جس پر وہ مٹھائی کھلا کر اور پیسے وار کر پیچھے ہو گئی  
رات کے بارہ ہوئے تو سب نے رسم ختم کرنے کا کہا  
شاہ میر کی چچی دیا کو اس کے روم میں جبکہ فجر کی والدہ منہا کو ماہر کے روم میں اور فجر کو اس کی ساس فجر کو دیے  
ہوئے روم میں چھوڑنے چلی گئی  
ماہر مہمانوں کو چھوڑنے کے بعد اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا کہ اس کا فون بجا تو وہ نمبر دیکھتا لٹے قدموں گھر  
سے چلا گیا

دیا تھکن سے چور اوندھے منہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی دوپٹہ اتار کر ویسے ہی پھینکا ہوا تھا  
انف ہمت ہی نہیں ہو رہی کہ چیخ ہی کر لوں ابھی وہ کروٹ بدل کر سیدھی ہوتی کہ ایک بھاری وجود کا وزن اپنی  
پیٹھ پر محسوس ہوا تو دیا نے چیخ مارنے کے لیے جیسے ہی منہ کھولا کہ اس سے پہلے ہی اس کہ منہ پر ہاتھ رکھ کر چیخ کا گلا  
گھونٹ دیا گیا

کہو تو میں کروادوں ہیلپ شاہ میر کی سرگوشی سن کر دیا نے جھر جھری لی  
جس پر شاہ میر نے ہستے ہوئے اس کے کان کی لو کو اپنے دانتوں میں دبا کر چھوڑ دیا اب اٹھ کر وہ اپنے ساتھ لائی  
ابٹن کی پلیٹ تک گیا جو آتے ہوئے وہ لان سے اٹھالایا تھا

## Posted On Kitab Nagri

دیا جیسے ہی سیدھی ہوئی تو نظر شاہ میر کے ہاتھوں میں تھامی پلیٹ پر گیا جسے تھامے وہ اس کی طرف ہی آرہا تھا بالکل نہیں شاہ میر میں پہلے ہی پیلا پھول بنے بیٹھی ہو اب مزید نہیں دیا نے اپنے پاؤں اوپر کرتے پیچھے کو کھسکتے ہوئے کہا

تو شاہ میر نے جھٹ سے دیا کو پاؤں سے کھینچ کر واپس بیڈ کے کنارے پر کیا اپنا ایک پاؤں بیڈ پر ٹکا کر وہ دیا کہ اوپر جھکا

کیوں نہیں بیگم میرے نام کی مہندی ہے تو میرے ہاتھوں سے لگانا بھی تو بنتی ہے شاہ میر نے دانتوں میں لب دبا کر کہا تو دیا نے گھور کر دیکھا

شاہ میر پلیز سمجھو بہت ٹھنڈ لگ رہی تھی پہلے ہی اب یہ ٹھنڈی ہو گئی ہو گی باہر پڑی تھی کب سے دیا نے ممننا کر کہا جب میرے ہاتھوں کے گرم لمس سے یہ لگے گی تو بالکل ٹھنڈ نہیں لگے گی بلکہ میرے سلگتے جذبات تمہیں بھی بھی سلگا دے گے دیا کی تھوڑی کو اپنی انگلیوں کی مدد سے اوپر اٹھا کر کہا جس سے دیا کی نظریں شاہ میر کی نظروں سے ٹکرائی تو دیا نے فوراً سے نظریں جھکالی

اپنے ہاتھ سے دیا کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کیا اور اس کی پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا

اپنے دونوں ہاتھوں میں ابٹن لگا کر دیا کے ہاتھوں سے شروع کر کے آہستہ کندھے کے پاس آیا تو دیا نے جذبات سے بھاری ہوتی اپنی آنکھیں بند کر کے شاہ میر کے لمس کو محسوس کرنے لگی

جب شاہ میر کے ہاتھ کو اس نے اپنے کندھے سے گردن تک محسوس کیا تو دیا نے پلٹ کر شاہ میر کے سینے میں اپنا منہ چھپالیا

## Posted On Kitab Nagri

دیا کو شاہ میر کی انگلیوں کا رقص اپنی کمر کے اوپر محسوس ہو رہا تھا ڈیپ گلا ہونے کی وجہ سے اب شاہ میر وہاں او بٹن لگا رہا تھا دیا اپنی بھاری ہوتی سانسوں کے ساتھ سختی سے شاہ میر کی شرٹ مٹھیوں میں دبوچ گئی اپنی سرخ ہوتی آنکھیں اٹھا کر شاہ میر کی طرف دیکھا تو دیا کی نظریں خود پر محسوس کر کے شاہ میر نے بھی اپنی مخمور آنکھیں دیا کی آنکھوں میں گاڑ دی

دیا نے ہاتھ بڑھا کر او بٹن اپنے ہاتھ میں لیا اور آہستہ سے شاہ میر کی دونوں گالوں پر لگا دیا جس پر شاہ میر نے اپنی آنکھیں بند کر لی

اب میری باری دیا کے ابٹن لگانے پر شاہ میر نے سرگوشی کی اور دیا کے بالوں کو اپنی مٹھی میں بھر کر اسے اپنی جانب کھینچا جس پر دیا نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اس طرح کھینچنے سے رہا سہا فاصلہ بھی ختم ہو گیا دیا کو اپنی چہرے پر شاہ میر کی تیز ہوتی سانسوں کی تپش کا احساس ہوا تھا چہرہ خون چھلکانے لگا شاہ میر نے اپنا او بٹن لگا گال پوری شدت سے دیا کی گال سے رب کیا

سی شاہ میر کی ہلکی بیرڈ کی چھب سے دیا کی سسکی نکل گئی جس پر شاہ میر نے دوسری طرف پہلے سے زیادہ شدت سے رب کیا تو دیا نے زور سے اپنی مٹھی میں شاہ میر کے بال پکڑ لیے جس پر وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا شاہ میر نے دیا کو گلابی بھرے بھرے ہونٹوں کو دیکھا جو کانپ رہے تھے اور پھر ہمیشہ کی طرح اسے موقع دیے بغیر ان پر جھک آیا

پوری شدت سے وہ ان ہونٹوں پر جھکا دیا کی سانسیں پینے میں مصروف تھا جب دیا نے اپنا حصار شاہ میر کی گردن کے گرد باندھ کر اس کی شدتوں میں اس کا ساتھ دینا شروع کیا تو شاہ میر پہلے تو حیران ہوا



## Posted On Kitab Nagri

جلد ہی اپنی حیرانی پر قابو پا کر دیا کو کمر سے تھام کر بیڈ پر نیم دراز ہوا اپنے ہاتھوں سے اس کی بیک زپ کھول کر شرٹ کندھوں سے سرکائی اور لمحوں میں ہونٹوں سے کندھے تک کا سفر طے کیا جا بجا اپنی محبت کے نشان چھوڑتے وہ اپنی شدتوں میں اضافہ کرتا گیا اور کھڑکی سے جھانکتا چاند مسکرا کر بادلوں کی اوٹ میں ہو گیا جب کہ قسمت نے تلخی سے مسکرا کر سر جھٹکا

میں نے کہا تھا کہ سب تیاری خود کر لینا جس دن سمگلنگ کرنی ہوئی تو میں خود آؤ گا تو اب کیا موت پری ہے ماہر کھڑ اپنے ملازم پر دھاڑ رہا تھا

سروہ ایک لڑکی کم ہو گئی ہے راشد نے منمننا کر کہا تو ماہر نے حیرت سے دیکھا

کیا مطلب لڑکی کہا گئی ماہر نے حیرت سے استفسار کیا

کیونکہ لڑکی کا گم ہونا ان کے لیے مشکل پیدا کر سکتا تھا اگر وہ جا کر کسی کو اس جگہ کا بتا دیتی وہ تو اس ٹائم اتنے بچوں اور لڑکیوں کو کہی اور شفٹ بھی نہیں کر سکتے تھے

اور اگر مر جاتی تو ریچرڈ نئی مصیبت لے آتا

www.kitabnagri.com

نہیں سر بھاگی نہیں ہے یہی ہے راشد نے منمننا کر جواب دیا

تو پھر کیا مسئلہ ہے راشد ماہر پھر سے دھاڑا تو راشد اپنی جگہ سے اچھل پڑا

وہ سروہ لڑکی کافی متمیزی کر رہی تھی راشد نے منمننا کر کہا تو ماہر نے گھور کر اسے دیکھا

صاف صاف بتاؤ مجھے راشد تمہاری پہلیاں بوجھنے کا وقت نہیں میرے پاس



## Posted On Kitab Nagri

سر ہماری نیت خراب ہو گئی تو ہم نے بس تھوڑا سا مزہ لینا چاہا لیکن اس کی طبیعت زیادہ بگڑ گئی راشد نے ایک ہی سانس میں اپنے ساتھ دو دیو نما آدمیوں کو دیکھ کر کہہ ڈالا تو ماہر نے غم اور حیرت سے اس کی طرف دیکھا وہ جانتا تھا جہاں وہ جائے گی وہاں بھی یہ سب ہوگا

لیکن ناجانے کیوں اس کا دل کانپ گیا

کہاں ہے وہ لڑکی ماہر نے کانپتی آواز میں کہاں تو راشد نے پیچھے بنے روم کی طرف کیا

ماہر بھاری ہوتے قدموں کے ساتھ وہاں گیا تو لڑکی کی حالت دیکھ کر اس کا دل کیا چیخیں مار کر روئے جو برہنہ حالت میں زخموں سے چور جسم لیے تکلیف سے تڑپ رہی تھی

ماہر کی آہٹ محسوس کر کے اس نے اپنی سو جھمی آنکھوں کو کھولا تو وہاں ایک اور آدمی کو دیکھ کر اس کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنا شروع ہو گئے

ماہر جانتا تھا یہ آنسوؤں کس وجہ سے بہے ہیں آپنا وجود بھی اسی غلاظت سے بھرا محسوس ہوا ایک دم سے اٹھ کر جانے لگا کہ لڑکی کی آواز نے پاؤں وہی زمین میں جکڑ لیے

البتہ۔۔ تم۔۔ لو۔۔ گو۔۔ں سے۔۔ تم۔۔ ہا۔۔ را۔۔ سب کک۔۔ کچ۔۔ھ۔۔ چھی۔۔ن۔۔ں۔۔ ل۔۔ے

غا۔۔ رت کر دے تم۔۔ لو۔۔ گو۔۔ں کو

ا۔۔ نص۔۔ اف۔۔ کر۔۔ے

ماہر اس لڑکی کے خاموش ہونے پر جلدی سے پلٹ کر اس کے پاس آیا دیکھو ایسا نا کہو مم۔ میں یہ سب ختم کر دوں

گا

## Posted On Kitab Nagri

میں نہیں ہوں یہاں کا حصہ۔۔۔ مم۔۔۔ میں نہیں بننا چاہتا تھا آنکھیں آنسوؤں سے لبالب بھر گئی لیکن وہ لڑکی ماہر کی طرف دیکھتی اس دنیا سے جا چکی تھی

آج رخصتی کا دن تھا منہاساری رات ماہر کا انتظار کرتی رہی لیکن وہ نہیں آیا اور ابھی بھی وہ گھر نہیں آیا تھا بس میسج کر دیا تھا کہ وہ وقت پر پہنچ جائے گا کوئی ضروری کام ہے جس پر منہا نے غصے میں کوئی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا اب وہ اپنی تیاری پوری کر کے گھر اور دیا کو دیکھنے جا رہی تھی کہ ایک دم سے کھانسی کا دوڑا پڑا پانی پینے سے بھی ٹھیک نہیں ہوا تو وہ واش روم آگئی مسلسل کھانسی کھانسی کر جب اس نے اپنا ہاتھ دیکھا تو وہ خون سے بھر چکا تھا جسے دیکھ کر منہا کی سانس سینے میں اٹک گئی کئی آنسوؤں پلکوں کی بار توڑ کر رخسار پر بہہ نکلیں اپنی سسکیوں کو با مشکل روک کر جلدی سے ہاتھ دھو کر

وہ باہر نکل آئی اپنا میک اپ ٹھیک کر کے فجر اور دیا کے کمرے کا رخ کیا دل کو عجیب دھڑکا سا لگ گیا تھا آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھیں

وہ اندر داخل ہوئی تو نظر ان دونوں کے سب سے سنورے روپ پر گئی

ان دونوں کو دیکھ کر اپنی تکلیف اسے بھول گئی

ماشاء اللہ سے تم دونوں بہت پیاری لگ رہی ہو منہا نے دیا اور فجر کی نظر اتارتے ہوئے کہا تو وہ دونوں خوشدلی سے مسکرا دیں

میں بھی نیچے جا کر انتظام دیکھ لوں بارات آنے والے ہی ہوگی اور تمہارے بھائی بھی ابھی تک نہیں آئی

## Posted On Kitab Nagri

منہا نے انہیں تیار دیکھ کر کہا کیونکہ اب اسے اینجمنٹس کی فکر لاحق ہو گئی تھی کیونکہ ماہر تو تھا نہیں ملازموں نے پتا نہیں کیا کیا ہوگا

سیدھی طرح کہونا کہ بھائی کو دیکھنا ہے فجر نے اپنا کندھا منہا کے کندھے سے ٹکراتے ہوئے کہا تو ایک شرمیلی سی مسکان نے اس کے ہونٹوں کا احاطہ کیا

نہیں مجھے یہ دیکھنا ہے تمہاری بولتی بند کرنے والا کب تک آرہا ہے منہا نے بھی حساب بے باک کیا تو دیا نے اس کی بات پر قہقہہ لگایا جب کہ فجر نے دونوں کو گھوری سے نوازا  
ایسا کچھ نہیں وہ میری نہیں بلکہ میں اس کی بولتی بند کر دیتی ہوں فجر نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا تو منہا بھی مسکرا دی

وہ تو کل پتا چلے گا کہ کس نے کس کی بولتی بند کی منہا نے پھر سے کہا تو فجر منہ بناتی چمیر پر جا بیٹھی  
اچھا تم دونوں آرام کر لو پھر سارا دن بیٹھ بیٹھ کر کمر درد کرنا شروع ہو جائیں گی اور میں نیچے دیکھ آؤ

Kitab Nagri

ان دونوں کا آرام کا کہہ کر منہا نیچے آئی تو سب انتظام ہو چکے تھے پورچ میں ماہر کی گاڑی نظر آئی تو دل عجب لہہ میں دھڑکا تو منہا نے جلدی سے رخ کمرے کی طرف کیا

کمرے کا دروازہ کھول کر وہ اندر آئی تو ماہر کبر ڈکھولے کپڑے نکال رہا تھا آہستہ آہستہ قدم لیتی منہا اس کی پیٹھ پیچھے جا کر کھڑی ہو گئی

ماہر منہا کو موجودگی محسوس کر کے پلٹتا اس سے پہلے منہا نے اپنا حصار ماہر کے گرد باندھ لیا  
جس پر ماہر کا دل ایک پل کے لیے ساکت ہو گیا

## Posted On Kitab Nagri

کہاں تھے آپ میں نے کتنا انتظار کیا آپ کا منہا نے اپنا چہرہ ماہر کی پیٹھ سے ٹکا کر کہا تو وہ جیسے ہوش میں آیا  
اپنے سینے پر بندھے نازک سے ہاتھوں کو دیکھا  
اور انہیں تھام لیا

کچھ ادھورے کاموں کو مکمل کرنے میں مصروف تھا ماہر نے ایسے ہی ہاتھ تھامیں کہا تو منہا نے اپنی گرفت تنگ  
کردی

کام مجھ سے زیادہ ضروری تھا میرے انتظار کی کوئی اہمیت نہیں منہا نے ناراضگی کا اظہار کیا تو ماہر کے ہونٹوں پر  
مسکراہٹ رینگ گئی

اک تمہاری ہی تو اہمیت ہے میری زندگی اور یہ کام ہونا ضروری تھا  
تاکہ میں ہمیشہ کے لیے تمہارے پاس پلٹ آؤ اور پھر کبھی ہمارے درمیان انتظار کرنے والے لمحے نہ آئیں  
ماہر نے آہستہ سے رخ بدل کر منہا کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دی  
میں بھی چاہتی ہوں آپ ہمیشہ کے لیے بس میرے پاس رہ جائے آپ میں اور ہماری چھوٹی سی دنیا جہاں آپ ہر  
وقت میری نظروں کے سامنے رہے

www.kitabnagri.com

منہا نے ماہر کے سینے پر اپنی تھوڑی ٹکا کر کہا تو ماہر نے منہا کا چہرہ اپنے ہاتھ کے پیالوں میں بھر لیا  
اور پھر کھانے کے پیسے کہاں سے آئیں گے اگر گھر بیٹھ گیا تو ماہر نے بات مزاق میں اڑانے کی کوشش کرتے  
ہوئے کہا لیکن لاکھ کوشش کے باوجود بھی مسکرا کر ان کا تو منہا نے ماہر کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر لیا  
اس کی فکر ہم کیوں کرے اللہ ہی ہمیں عطا کرے گا آپ بس میرے پاس رہیے ماہر منہا نے نرم آواز میں  
کہا تو ماہر نے جھک کر اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا

## Posted On Kitab Nagri

میں ہمیشہ تمہارے پاس ہی رہوں گا زندگی ان سانسوں میں تمہاری دھڑکنوں میں تم ہمیشہ ہر احساس میں مجھے اپنے پاس ہی پاؤگی ماہر کی بات پر منہا طمانیت سے مسکرا دی جلدی ریڈی ہو جائے بارات بھی آنے والی ہوگی ہم منہا کو چھوڑ کر ماہر کپڑے لے کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا جب کہ منہا کافی دیر ان طلسماتی لمحات کراٹر میں کھڑی رہی

-----

بارات آئی تو دیا اور فجر کو شاہ میر اور رضا کے ساتھ لا کر بٹھا دیا گیا رضا کی تو بتیسی ہی اندر نہیں ہو رہی تھی جبکہ ماہر سنجیدہ چہرے لیے موبائل میں مصروف تھا دیا نے گھونگھٹ سے ماہر کو دیکھنا چاہا تو اس کا سارا دیہان موبائل میں دیکھ کر اسے شدید غصہ آیا کل کیسے وہ اپنی منمنائی کر کے گیا تھا صبح روشنی کے ہوتے کتنی منتوں سے بھیجا تھا دیا نے لیکن اب وہ کیسے انجان بنا بیٹھا تھا

چڑیا یار بھوک لگی ہے کیا رضا نے فجر کی طرف جھک کر کہا جس پر فجر نے اسے گھوری سے نوازا یار نہیں لگی تو بتاؤ نا تاکہ میں رخصتی کا بولوان سب کا کھانا تو ختم نہیں ہونا رضا نے گھڑی کی طرف دیکھ کر بے چینی سے کہا

جبکہ فجر اس کے اتا ولے پن پر دانت پیس کر رہ گئی پھر اللہ کر کہ رخصتی کا وقت بھی آن پہنچا

جب دیا ماہر کے اور فجر اپنے ماما پاپا کے گلے لگ کر روتی ہوئی رخصت ہو گئی

## Posted On Kitab Nagri

بارات کے جاتے ہی ماہر منہا کا ہاتھ پکڑ کر روم میں لایا  
منویار رونا بند کرو کل ہم جائیں گے نا ان سے ملنے ماہر نے مسلسل روتی منہا سے کہا  
جس نے شکوہ کناں نظروں سے ماہر کو دیکھ کر رخ پھیر لیا  
جس پر ماہر اپنا سر کھجا کر رہ گیا  
منو میری زندگی ماہر نے اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا جس پر منہا نے ذرا دیہان دینا ضروری نہیں سمجھا  
اچھا سنوں ایک کام ہے بہت ضروری میں اسے کر کے جلدی گھر آ جاؤ گا میرا ویٹ کرنا سونا جانا  
ماہر کی بات پر منہا جھٹکے سے پلٹی  
ایسا بھی کیا کام ہے ماہر آپ کل بھی گھر نہیں آئے اپنی کمر پر ہاتھ رکھے وہ لڑکا بیویوں کی طرح پھولے گالوں کے  
ساتھ بولی تو ماہر کا تہقہہ بے ساختہ تھا  
ان تین سالوں میں آج کی نابویوں والی بات ماہر نے اس کا پھولا گال کھینچ کر کہا تو منہا نے خفگی سے اس کا ہاتھ جھٹکا  
اور اب تک میں کونسی باتیں کر رہی تھی آپ سے منہا نے آبرو آچکا کر کہا  
تو ماہر مسکراتے ہوئے تھوڑا سا جھکا  
نہیں اس سے پہلے بھی ایک دن بیوی بیوی لگی تھی جب وہ لال ساڑھی پہن کر تم میری با— ابھی وجملہ پورا کرتا  
کہ منہا نے جلدی سے اپنا ہاتھ ماہر کے ہونٹوں پر رکھ دیا  
جائے اب جانا نہیں اپنے منہا نے گھورتے ہوئے کہا تو جس پر ماہر نے مسکرا کر سرہاں میں ہلایا اور باہر کی طرف  
جانے لگا



## Posted On Kitab Nagri

میر انتظار کرنا زندگی جلدی آجاؤ گا دروازے پر رک کر ماہر نے کہا تو منہا کے دل نے ایک بیٹ مس کی  
اور ماہر دروازہ بند کر کے چلا گیا  
منہا کا دل کیا وہ اسے روک لے لیکن وہ پتا نہیں کیوں اپنی جگہ سے ہل بھی ناسکی

-----

وہ کب سے یہاں بیٹھی شاہ میر کا انتظار کر رہی تھی جو کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا گھڑی کی طرف دیکھا جو  
ایک کے ہند سے کو پار کرنے والی تھی  
اپنی نم پلکیں لیے ہاتھوں سے لہنگا سنبھال کر ابھی وہ بیڈ سے اترنے ہی لگی تھی کہ دروازہ کھلنے کی آواز آئی جس پر دیا  
کا دل دھک سے رہ گیا ابھی وہ انہی سوچوں میں تھی کہ اترے یا واپس بیٹھ جائے جب اس کی نظر شاہ میر پر گئی جو  
موبائل پر مصروف تھا



www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

تو ایک دم شدید غصے کی لہر دیا کے وجود میں سرایت کر گئی پہلے اپنی منمنائیاں کرنے سے باز نہیں آتا تھا اور آج جب وہ پور پور اس کے لیے سچی تھی تب اس نے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا دیا ایک جھٹکے میں بیڈ سے اٹھ کر شاہ میر کے سامنے جا کھڑی ہوئی جو موبائل پر مصروف تھا دیا کی موجودگی کو محسوس کر کہ جو نہی سر اٹھایا تو کئی لمحوں تک پلکیں ناچھپک سکا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی لال عروسی جوڑے میں پور پور سچی وہ سیدھا اسے اپنے دل میں اترتی محسوس ہوئی شاہ میر نے موبائل بیڈ پر اچھال کر ایک ہی جھٹکے میں دیا کو اپنی بانہوں میں بھر لیا جس پر دیا ایک دم بوکھلا گئی

اور شاہ میر کو ایک دم سے دھکادیا تھا جو مخمور آنکھوں سے اسے دیکھنے میں مصروف تھا دیا کے دھکادینے پر سارے جذبات بھک سے اڑے شاہ میر نے جذبات اور غصے کی ملی جلی کیفیت سے سرخ ہوتی آنکھوں سے دیا کہ طرف دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

ایک پل کو تو دیا بھی گر بڑا گئی  
لیکن ہمت کر کے قدم پیچھے لیے  
م۔ مجھ سے بات نا کرو اپنے موبائل میں ہی مصروف رہو پہلے جب اپنا دل کیا اپنی منمائی کی اپنی زد اور جنون میں  
جب دل چاہا استعمال کر لیا  
اور جب آج میں یہاں پوری کی پوری تمہاری لیے سچی بیٹھی کب سے انتظار کر رہی ہوں تو دیکھنا بھی گوارا نہیں  
کیا اتنی جلدی دل بھر گیا اپنے غصے اور جذباتی پن میں منہ میں جو آیا بولتی گئی  
اور دیا کہ ایک ایک لفظ پر شاہ میر کی آنکھوں کا رنگ خون چھلکانے جیسا ہو گیا اپنی کہہ کر دیا نے جو نہی نظریں اٹھا  
کر شاہ میر کو دیکھا تو دھک سے رہ گئی اب اپنے بولے الفاظ پر غور کیا تو ڈر سے دل کانپ گیا  
کیونکہ شاہ میر مٹھیاں بھینچے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا  
ابھی دیا وہاں سے بھاگ کر واشروم میں بند ہوتی کہ شاہ میر نے پیچھے سے اس کی کلائی پکڑ کر ایک ہی جھٹکے میں اپنی  
طرف موڑا اور اس کا منہ اپنے ہاتھ میں دبو چا  
How dare you dia Shah Meer Shah  
تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یوں میرے جذبات میری محبت کو گالی دینے کی دل تو کر رہا ہے یہی زمین میں زندہ  
گاڑھ دوں تمہیں وہ ایک دم سے دھاڑا تو دیا کو اپنے پاؤں سے جان نکلتی محسوس ہوئی  
جن سے دل بھرنے ہو یا بہلانے ہو وہ بازاروں میں دستیاب ہوتی ہیں ان کے لیے انتظار کی سولی پر لٹکنا نہیں پڑتا  
اور جنہیں استعمال کیا جاتا ہے نا وہ کسی کوڑے کے ڈھیر سے ملتی ہیں میں اس ملک کا محافظ ہوں اور تم مجھے اپنی ہی  
عزت کو استعمال کرنے والا کہہ رہی ہو وہ پھر سے دھاڑا تو دیا نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا

## Posted On Kitab Nagri

ہاتھ ہٹاؤ دیا اور میری طرف دیکھو ہاتھ ہٹاؤ اپنے دیا کے ہاتھ ناہٹانے پر وہ پھر سے چیخا تو دیا نے جلدی سے اپنے ہاتھ ہٹا کر سر شاہ میر کے سینے پر ٹکا دیا اس کے غصے سے بچنے کا یہی طریقہ اسے ٹھیک لگا

مم۔ میں مم۔ میر وو۔۔ وہ مطلب نہیں تھا۔۔ تم نے اتنے دن پہلے غائب تھے کک۔ کل آئے مجھے ناراضگی بھی ظاہر نہیں کرنی دی آج بھی نہیں دیکھا میری طرف مجھے تکلیف ہوئی تھی تم مجھے انور نہی کر سکتے شاہ میر کے سینے سے لگے روتے ہوئے اپنی بات کہتے سسکیوں سے رونا شروع کر دیا

شاہ میر کا غصہ تو اس کے اپنے ہی سینے میں پناہ لینے سے جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا اور یہ سن کے تو اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی کہ اسے غصے سے زیادہ انور کرنے کا دکھ ہے

دیا کو کندھوں سے پکڑ کر آہستہ سے اپنے سامنے کیا اور اپنے ہاتھ سے اس کے آنسوؤں صاف کیے

تمہیں میں کیسے انور کر سکتا ہوں بے بی گرل میں کہی بھی مصروف ہوں میرے دیہان کے سبھی دھاگے تمہاری طرف ہی ہوتے ہیں

میں تب بھی جانتا تھا جب تم گھونگھٹ سے مجھے دیکھ رہی تھی اب بھی تمہاری طرف ہی تھے

میرے جاب تمہارے سامنے ہی ہے میں مصروف ہو سکتا ہوں تم سے غافل نہیں آئندہ تم میری محبت کو ایسے بے مول نہیں کر سکتی کیونکہ شاید تب میں تمہیں معاف نا کر سکوں

لیکن آج تم مکمل طور پر میری ہو گئی ہو میرے گھر میرے روم میں ہو اسی خوشی کی وجہ سے معاف کیا شاہ میر نے ہستے ہوئے اپنا سر دیا کے سر سے ٹکراتے ہوئے کہا

اس کا سر تھوڑا اوپر کر کہ اس کی سانسوں کو انہیل کرنے لگا اپنے چہرے پر شاہ میر کی گرم سانسوں کی تپش محسوس کرتے دیا نے اپنے ہاتھ شاہ میر کے کندھوں پر رکھ دیے

## Posted On Kitab Nagri

وہ جھکتا کہ اس کا موبائل بجنے لگ گیا جس پر وہ سیکنڈز میں دیا سے دور ہوا اور جلدی سے فون اٹھایا  
ٹھیک ہے تم تیاری رکھو آرہا ہوں میں

بنادیا کی سنے وہ ڈریسنگ روم میں گم ہو گیا جب کہ دیا بے چینی سے اس کا انتظار کرنے لگی

دس منٹ بعد وہ آرمی یونیفارم میں باہر آیا تو شاہ میر کو یونیفارم میں دیکھ کر دیا کے دل نے ایک بیٹ مس کی  
لیکن اس کے جانے کا سوچ کر وہ جلدی سے اس کی طرف بڑھی اور بازو پر ہاتھ رکھ کر شاہ میر کا رخ اپنی طرف کیا  
میر کہاں جا رہے ہو دیا نے نم آنکھوں سے استفسار کیا تو شاہ میر نے رخ بدل کر اپنا سامان بیگ میں ڈالا  
اگر وہ رکتا تو جانا اور بھی مشکل ہو جاتا

اڈر آیا ہے دیا جانا ہو گا لیکن میں جلد لوٹنے کی کوشش کروں گا ویسے ہی جھکے ہوئے جواب دیا تو دیا کی آنکھیں  
آنسوؤں سے لبالب بھر گئی

اپنا بیگ کندھے پر ڈال کر بنادیا کی طرف دیکھے کمرے سے باہر چلا گیا دیا چلتی ہوئی دروازے کے پاس آئی اور نم  
نظروں سے شاہ میر کو جاتے ہوئے دیکھنے لگی

اپنے پیچھے دیا کہ موجودگی محسوس کر کہ جیسے ہی پلٹ کر دیکھا تو اس کا سانس رک گیا  
وہ عروسی لباس میں روتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ اسے بے بس کر رہی تھی

شاہ میر ایک ہی جست میں دیا تک پہنچا اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اس اندر کی جانب کھینچ کر دروازہ بند کیا  
دیا کو درازے سے پن کر کہ بنا اسے سمجھنے کا موقع دیا اس کے ہونٹوں پر شدت سے جھک آیا

اپنی سانسوں سے دیا کی سانسیں پوری شدت سے الجھا کر دیا کو بے بس کر گیا  
دیا نے آنکھیں بند کر کے اپنا حصار شاہ میر کے گرد مضبوطی سے باندھ لیا



## Posted On Kitab Nagri

اور شاہ میر کی بڑھتی ہوئی شدت کو برداشت کرنے لگی دیا کی سانسوں کی خوشبو کو پوری شدت سے خود میں جذب کرنا چاہا

کمر پر گرفت سخت کر کے دیا کو اپنے سینے میں بھینچ لیا

جب دیا کی اکھڑتی سانسوں کا احساس ہوا تو اپنے لب آہستہ سے جدا کر کے سر دیا کہ سر سے ٹکا دیا اپنی بھاری ہوتی سانسوں کی تپش دیا کے چہرے پر چھوڑتے اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر دیا آنکھیں کھول کر دیا کے بھگے لبوں کو دیکھا جن پر لگی لپ اسٹک اس کی شدتوں کی وجہ سے بکھر گئی تھی میں بہت جلد آؤ گا بے بی گرل اپنا خیال رکھنا اپنا لمس دیا کے ماتھے پر چھوڑ کر دروازہ بند کرنا گھر سے نکلتا چلا گیا

رضا کو تو اتنی دیر اس کے کزن گھیر کر بیٹھے رہے اتنی مشکلوں سے جان چھڑا کر وہ روم میں آیا تو اپنے سامنے کھڑی اپنی شریک حیات کو دیکھ کر ہونٹوں پر جاندار مسکراہٹ آئی فخر جو ڈریسنگ کے سامنے تصویریں بنانے میں مصروف تھی چونکی تو تب جب رضا نے پیچھے سے آکر اپنے حصار میں لیا

www.kitabnagri.com

تو فخر نے کیمرے میں اسے دیکھ کر منہ بنایا

مل گئی فرصت ابھی بھی وہی بیٹھے رہنا تھا فخر نے رضا کو دھکا دے کر کہا تو وہ مدھم سا تھقہ لگا اٹھا مجھے پتا نہیں تھا میری چڑیا اتنی شدت سے میرا انتظار کر رہی ہو گی تو میں جلدی آجاتا رضا جذبات سے بہکی آنکھوں سے فخر کو دیکھ کر بولا تو فخر اس کے ایسے دیکھنے پر سٹپٹا گئی جواب اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا چکا تھا



## Posted On Kitab Nagri

فجر کے جوڑے کو ڈوپٹے سمیت اپنے ہاتھ میں لے کر سر کو پیچھے کو جھکایا  
جھک کر فجر کی خوشبو میں لمبی سانس کھینچ کر اس کی خوشبو کو روح میں اتار اتورضا کے اس عمل پر فجر کو اپنے جسم  
سے جان نکلتی محسوس ہوئی  
اپنے لب فجر کی شہ رگ پر رکھ کر اپنا لمس وہاں چھوڑا  
جب کی فجر کو رضا کے ہاتھوں کا لمس اپنی کمر پر محسوس ہو رہا تھا  
جس پر فجر نے رضا کو کندھوں سے تھاما جو جا بجا فجر کی گردن پر اپنی جنونیت ظاہر کر رہا تھا  
کمرے میں فجر اور رضا کی بھاری ہوتی سانسوں کا مدھم سا شور تھا اپنے ہاتھ سے فجر کا دوپٹا اتار کر دور اچھال کر رضا  
نے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا  
رضا فجر نے اپنی جذبات میں سرخ ہوتی نظروں سے رضا کی طرف دیکھتے ہوئے پکارا تو رضا نے اپنی مخمور ہوتی  
نظروں سے اس کی طرف دیکھا دونوں کی آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھ مارتا سمندر تھا  
جس میں دونوں بہنے کے لیے تیار تھے  
ہم رضا نے اپنا نگھوٹھا فجر کے ہونٹوں پر پھیرتے ہوئے کہا  
ابھی فجر کچھ کہتی جب رضا نے اسے اپنی دونوں بانہوں میں بھر کر گھما دیا  
اففف میری چڑیا فائنلی ہمارا بھی آفیشل گھونسلہ بن گیا اففف میں بہت خوش ہوں فجر کو ایسے ہی گھماتے ہوئے  
رضا نے خوشی سے چلاتے کہا تو فجر نے بھی کھکھلاتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اس کی گردن کے گرد باندھ دیے  
رضا نے فجر کو اوپر اٹھایا تو اس نے اپنا سر رضا کے سر سے ٹکادیا فجر کی گرم نرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر  
کے رضا کو خود کے جذبات پر قابو پانا مشکل لگا ابھی وہ فجر کے ہونٹوں پر جھکتا

## Posted On Kitab Nagri

کہ اس کے موبائل پر مسلسل کسی کی کال آنے لگی  
رضانے بدمزہ ہوتے فجر کو نیچے کھڑا کر کے موبائل نکال کر دیکھا تو بھک سے جزبات اڑ گئے  
کال اٹینڈ کر کے وہ ٹیرس پر آیا اتنی ہی تیزی سے واپس آ کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا  
تھوڑی دیر میں جب وہ بیگ کندھے پر ڈالے یونیفارم میں باہر آیا تو فجر اسے وردی میں دیکھ کر روپڑی یعنی وہ اسے  
چھوڑ کر جا رہا تھا

رضابھی کچھ کہتا کہ فجر آ کر اس کے سینے سے لگ گئی مت جاؤ رضابلیز فجر کی سسکی پر رضانے اپنے جبرے بھنچ  
لیے

آرام سے اسے خود سے جدا کر کے اس کے آنسوؤں صاف کیے  
میں جلد لوٹ آؤ گا فجر ایسے میرے ارادوں کو کمزور مت کرو  
رضانے بے بسی سے کہا تو فجر نے اپنی نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا  
تو رضانے ان پر اپنا لمس چھوڑ کر بنار کے وہاں سے نکلتا چلا گیا  
جبکہ فجر بیڈ پر اوندھے میں گر سکنے لگی

www.kitabnagri.com

ماہر بیسمنٹ میں اکیلے بیٹھا سگریٹ سلگا رہا تھا جب اس کا فون بجا  
کال اٹینڈ کر کے موبائل سپیکر پر لگا کر موبائل سامنے پر ٹیبل پر رکھ دیا  
جبکہ موبائل سے اس کے خاص بندے کی آواز آرہی تھی جو شاید بھاگ رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

سر یہاں ریڈ پر گئی ہیں سارا مال پولیس اور اس آرمی والے نے پکڑ لیا ہے ہمارے اڈوں پر بھی حملہ ہوا ہے وہ ہانپتا  
ہوا اپنی بات پوری کر رہا تھا

بیسمنٹ والے اڈے پر پہنچوں ماہر نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا

لیکن سرا گروہاں بھی ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتا

میں یہی ہوں کچھ نہیں ہوتا یہاں پہنچو راشد ماہر نے کہہ کر دھواں ہوا کے سپرد کیا

ماہر نے سکون سے اپنی آنکھیں موند لی

جب تھوڑی دیر بعد راشد وہاں آیا

ابھی وہ ماہر کے قریب پہنچتا جب اپنے سینے پر لگنے والی گولی سے منہ کے بل جا گرا

ماہر چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اس کے پاس آیا

گھٹنوں کے بل جھک کر تڑپتے ہوئے راشد کو سیدھا کیا

باس آپ نے

ششش ماہر نے پسٹل کی نوک اس کے ہونٹوں پر رکھ کر اسے خاموش رہنے کا کہا

میں صرف بدلہ لینے آیا تھا ان درندوں کو ختم کرنا تھا راستہ غلط تھا لیکن مجبور تھا میں

پولیس کے پاس گیا تو انہوں نے وجہ پوچھیں کیس فائل کرنے کی جو نہیں بتانا چاہتا تھا میں لیکن انصاف کے لیے بتا

بھی دیا تو پتا آگے سے کیا سننے کو ملا

انہوں نے کہا میری منہا خراب ہو گی جو اتنے دن رہنے کے بعد واپس آگئی

## Posted On Kitab Nagri

وہاں سے جا کر ہر طرح سے انصاف مانگنے کی کوشش کی کچھ نے پیسے مانگیں اور کچھ نے ماہر نے اپنے ہونٹ بھینچ لیے

پتا اس پولیس والے کو کیوں مارا تھا

راشد کی آنکھوں میں وہ لمحہ لہرایا جب اندھیری رات میں پولیس کی گزرتی گاڑی میں بیٹھے ایس ایچ او کو گولی مار کے قتل کیا تھا

راشد کے پوچھنے پر ماہر نے تب کوئی جواب نہیں دیا تھا

اس نے کہا عزت تو چلی گئی اگر انصاف چاہتے ہو تو اس لڑکی کو کہو ہمیں بھی خوش کر دے

ہر طرف سے میں انصاف حاصل کرنے کے الگ الگ تقاضے سن کر یہاں آیا

اپنی بے بسی پر کتنا تڑپا صرف میں جانتا ہوں

تم مجھے یہاں لائے تھے نامیں نے ڈیل کی پیسے دینے تھے نامیں نے

لیکن تم نے مجھے اس دلدل میں پھنسا دیا

جس جس چیز سے منع کیا تم مجھے دھوکہ دے کر مجھے انہیں کاموں میں دھکیلے گئے

تو میں نے بھی ڈبل گیم کھیلی تمہارے پاس کو مارنے کے بعد آہستہ آہستہ ثبوت آرمی والوں تک پہنچا تا رہا شاید

تمہارا اختتام یہاں نہ ہوتا اگر کل تم اس لڑکی کے ساتھ درندگی نہ کرتے

گناہ گار بنا دیا تم نے مجھے ماہر ایک دم سے دھاڑا تو اس خاموشی میں ارتعاش پیدا ہوا

جب کہ راشد تو شاید کب کامر چکا تھا

## Posted On Kitab Nagri

یہ سب تو کلئیر ہو گئے اب مین جگہ پر کب اٹیک کرنا ہے رضائے لاشوں کے ڈھیر کو دیکھ کر کہا  
پہلے تو ان بچیوں اور بچوں کو سیف جگہ پر پہنچانا ہے اس کے بعد ہم آج ہی وہاں اٹیک کرے گے  
شاہ میر نے ایک بچے کو اسٹریچر پر ڈالتے ہوئے کہا

یہاں سبھی روم تم نے اچھے سے دیکھ لیے نارضا کوئی سیکرٹ پلیس تو نہیں تھی  
نہیں میں سب دیکھ چکا ہوں کچھ نہیں تھا

اے ایس پی اب ان بچوں کو جلد از جلد ہاسپٹل پہنچاؤ  
کیا مطلب ہم نہیں جانیں گے اے ایس پی نے حیرت سے پوچھا کیونکہ آپریشن تو کمپلیٹ ہو گیا تھا  
ان کو پہنچاؤ پھر بتانا ہوں

رضاکدھر گیا ابھی وہ باتیں کر رہے تھے جب شاہ میر نے رضا کی غیر موجودگی محسوس کر کے کہا  
شاہ میر نے اندر کی جانب قدم لیے تیز تیز قدموں سے وہ آگے بڑھ رہا تھا کہ فائر کی آواز پر اس کے قدم  
لڑکھڑائے

رضاسرگوشی میں رضا کا نام شاہ میر کے لبوں سے ادا ہوا  
اپنے بے جان ہوتے جسم کے ساتھ اس نے دیوار کا سہارا لیا اور بھاگنے کے انداز میں آواز کی سمت بھاگا  
شاہ میر جیسے ہی پچھلے دروازے پر پہنچا رضا کو کسی کے سر پر کھڑا دیکھ کر سکون محسوس کیا  
جو گرے ہوئے آدمی کو سیدھا کر رہا تھا

اپنے پیچھے کسی کی موجودگی محسوس کر کے جیسے ہی پسٹل لیے مڑا سا منہ شاہ میر کو دیکھ کر ہلکے سے مسکرا دیا

## Posted On Kitab Nagri

یہ شاید چھت پر تھا پولیس والوں نے اوپر کا ایریڈیکھا تھا شاید یہ تب چھپ گیا تھا پیچھے سے شور کی آواز سن کر آیا تو لگا شاید کوئی بچہ ناہو لیکن یہ بھاگ رہا تھا تو جہنم واصل کر دیا

رضانے مسکراتے ہوئے شاہ میر سے کہا اور آہستہ آہستہ چلتے وہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا

کہ ایک دم سے پھر سے دو فائر ہوئے یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ شاہ میر کو بھی سمجھنے کا موقع نہیں ملا جو رضا کو اپنے سامنے بالکل محفوظ دیکھ کر دل میں شکر ادا کر رہا تھا فائر کی آواز پر چونکا تو جیسے ہی آواز کی سمت میں اس نے نشانہ لیا نقاب پہنے آدمی زمین بوس ہو گیا

یہ بھی شاید چھت کی طرف سے آیا ہے ہمیں اوپر کا جائزہ لے لینا چاہیے شاہ میر نے اپنے دیہان میں کہا اسے لگان کا نشانہ چونک گیا

لیکن اپنے پیچھے گرتے وجود کی آواز پر جیسے ہی شاہ میر پلٹا تو اسے اپنے پاؤں سے زمین نکلتی محسوس ہوئی رضا کو منہ کہ بل زمین پر گرے دیکھ کر وہ سیکنڈز میں اس تک پہنچا اور اسے سیدھا کیا

رضا آنکھیں کھول یار ادھر دیکھ شاہ میر نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا رضا کا سینہ خون سے لت پت ہو گیا تھا جسے دیکھ کر یہی لگ رہا تھا کہ گولی سینے پر لگی ہوگی

تبھی اے ایس پی وہاں پہنچا رضا کو زخمی دیکھ کر اس نے شاہ میر کو پیچھے کیا اور رضا کو اپنے کندھے پر ڈال کر باہر کی طرف دوڑ لگا دی

باہر ایسبوی لینس میں رضا کو ڈال کر اسے ہاسپٹل روانہ ہو گیا

اور واپس شاہ میر کے پاس آیا



## Posted On Kitab Nagri

جو خون سے رنگے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے میں مصروف تھا شاہ میر ہمیں ہاسپٹل چلنا چاہیے باقی ان شاء اللہ فتح ہماری ہوگی یہاں تک پہنچ گئے ہیں تو اے ایس پی بات پوری کرتا کہ شاہ میر نے اپنی سرخ انگار آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا

پہلے یہ تمہارا معاملہ تھا اب یہ میرا ہے آگے میں نے تمہاری بھی سنی لیکن اب جو بھی کرنا ہے میں خود کرو گا شاہ میر نے سرد آواز میں کہا

ابھی اے ایس پی کچھ کہتے وہ انہیں ٹوک گیا

آج اپنی غفلت کی وجہ سے اپنے دوست کو اس حال میں پہنچا چکا ہوں تمہیں مجرم چاہیے میں دوں گا اسے جیسے لانا ہے اور کب یہ میں خود دیکھو گا تم جاؤ

رضاکہ ہوش میں آنے سے پہلے میں آ جاؤ گا

شاہ میر کی سرد آواز پر اے ایس پی نے محض سر ہلانے پر اکتفا کیا

شاید غلطی ان کی ٹیم کی تھی جب شاہ میر نے کہا تھا چیکنگ وہ خود کرے گا تب انہوں نے کہا تھا کہ اس کی ٹیم ہے نا وہ کوئی غلطی نہیں کرے گی

www.kitabnagri.com

اور ان کے ٹھیک سے چیکنگ نا کرنے کا نتیجہ وہ دیکھ چکے تھے

اسی لیے خاموشی سے چلے گئے

شاہ میر جیسے ہی بیسمنٹ والے اڈے پر پہنچا تو وہاں کوئی نہیں تھا لیکن جو انفارمیشن اس کے پاس تھی اس کے

مطابق سب اڈو کا ہیڈ ہی جگہ تھی

جہاں سب مال آتا اور چیکنگ کر کے مختلف اڈو میں تقسیم کر دیا جاتا اور پھر ان اڈو سے مطلوبہ جگہ پہنچا دیا جاتا

## Posted On Kitab Nagri

وہ دبے پاؤں اوپر والا سارا یر یاد کیکر جیسے ہی نیچے آیا تو اسے کسی کو باتوں کی آوازیں آنا شروع ہوئی  
آہستہ آہستہ قدم لیتے جیسے ہی وہ مین دروازے کے پاس پہنچا تو اندر سے آتی آوازوں نے اسے اسی جگہ منجمد کر دیا

-----

رضا فجر ایک چیخ کے ساتھ اٹھی وہ جو روتے روتے وہی سوچکی تھی اب خواب میں رضا کو خود سے دور جاتے دیکھ  
ڈر کہ اٹھ بیٹھی تھی

پورا جسم پسینے سے تر تھا

گھری پر نگاہ گئی تو صبح کے پانچ بج رہے تھے

فجر نے جلدی سے اٹھ کر اپنا موبائل نکالا اور دیا کو کال کی

وہ جو روتے روتے صوفے کی پشت سے سرٹکا کر بیٹھی تھی نا جانے کب نیند کی آغوش میں چلی گئی اب مسلسل فون

کے بجنے پر کسمندی سے آنکھیں کھول کر ارد گرد کا جائزہ لینا چاہا

نئی جگہ کا احساس ہوا تو رات کے سبھی لمحے آنکھوں کے آگے لہرا گئے تو وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی

متلاشی نگاہیں موبائل کی تلاش میں گھمائی تو بیڈ کی سائیڈ میں پڑا نظر آیا

شاہ میر کی کال کا سوچ کر جلدی سے موبائل تک پہنچی اور کال اٹینڈ کر کے کان سے لگایا

ابھی وہ کچھ کہتی کہ فجر کی آواز کانوں میں پڑی ساری خوشی جھاگ کی طرح بیٹھ گئی دل مسوس کر وہی بیڈ کے

کنارے پر ٹک گئی

دیا کیا شاہ میر بھائی بھی گئے ہیں کہی رضارات کو کسی کی کال آنے پر چلا گیا میرا بہت دل گھبرا رہا ہے میں نے کال

بھی کی لیکن موبائل آف جا رہا ہے فجر نے نم آواز میں کہا تو دیا کو بھی رونا آنے لگا

## Posted On Kitab Nagri

فکر مت کرو فجر وہ خیریت سے ہونگے دیانے اپنی نم ہوتی آواز پر قابو پا کر کہا  
لیکن دیامیں نے بہت برا خواب دیکھا ہے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے اپنی بات کرتے فجر نے رونا شروع کر دیا تو  
دیا کے بھی ہاتھ پاؤں پھول گئے فجر یار رو کیوں رہی ہو مجھے بھی ڈر رہی ہو کچھ نہیں ہوتا یار  
ان شاء اللہ وہ خیریت سے واپس آجائیں گے  
تم نماز پڑھ کر دعا کرو ان کے لیے دیانے بے بسی سے لب کاٹتے فجر کو چپ کراتے کہا دل تو اس کا بھی کانپ رہا تھا  
ہم ٹھیک ہے اگر بھائی کی کال آئے تو رضا کا پوچھ کہ مجھے بتا دینا فجر نے نم آواز میں کہا تو دیانے اوکے کہہ کر فون  
رکھ دیا اپنا لہنگا سنبھال کر کمر ڈکے پاس آئی  
کمر ڈجیسے ہی کھولی سامنے اپنے لیے اور شاہ میر کے کپڑے ایک ساتھ دیکھ کر پیل میں آنکھیں نم ہوئی  
شاید کپڑے شاہ میر نے سیٹ کیے تھے کیونکہ ایک ڈریس شاہ میر کا ہوتا تو ساتھ دیا کا پھر شاہ میر کا اور پھر دیا کا اپنے  
ڈریسز اسے زیادہ بلیک وائٹ اور ریڈ کلر میں ہی دکھے  
شاہ میر کی شرٹ کو ہاتھوں میں بھر کر دیا پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی نا جانے دل کیوں اتنا گھبرا رہا تھا تم بہت ظالم ہو  
میر اپنی عادت ڈال کر اپنا بنا کر مجھے اکیلا چھوڑ گئے ہو  
جتنا میں تڑپی ہوں نا تم واپس آؤ بد لہ نالیا تو میں بھی مسسز شاہ میر نہیں  
اپنی آنسوؤں صاف کر کے شاہ میر کی شرٹ کو ہاتھوں میں دبوج کر کہا جیسے شرٹ نہیں سامنے شاہ میر ہی کھڑا ہو  
-----  
دیا صبح چنچ کر کے لاونج میں آئی تو عمران صاحب کو اخبار پڑھتے دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

السلام و علیکم چچا جان دیا نے ہچکچاتے ہوئے سلام کیا تو وہ ایک دم سے چونکے اور اپنے سامنے دیا کو دیکھ کر جلدی سے اخبار فولڈ کر کے ٹیبل پر رکھا  
و علیکم السلام جیتی رہو بیٹی

کھڑی کیوں ہو بیٹھو تمہارا ہی گھر ہے شرماتے نہیں وہ کھلے دل سے بولے تو دیا بھی ان کے سامنے والے صوفے پر ٹک گئی

تمہاری چچی ناشتہ تیار کروارہی ہے جانے ہی والی تھی تم دونوں کو بلانے کے لیے لیکن میری بیٹی تو جلدی اٹھ گئی

انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا تو دیا بھی پھیکا سا مسکرا دی  
کیا ہوا بیٹا سب ٹھیک ہے ناشاہ میر نے کچھ کہا تو نہیں انہوں نے اس کے کمرے کے دروازے کو گھور کر دیکھتے ہوئے کہا تو دیا گرٹ بڑا گئی

نن۔ نہیں چچا جان میں تو بس ایسے ہی دیا جلدی سے منمنائی تو وہ ہولے سے مسکرا دیے  
چچا نہیں بابا اور مجھے ماما بلانا ہے ندا بیگم مسکراتے ہوئے دیا کے پاس آتے ہوئے بولی تو

دیا کہ آنکھیں ایک دم سے نم ہوئی جی ماما

تو ندا بیگم تو نہال ہی ہو گئی دیا کو گلے لگا کر اس کا ماتھا چوم لیا

ہماری بیٹی دیکھو صبح ہی اٹھ گئی اور ایک وہ کھوتا ہے جس کی صدیوں کی نیند ہی پوری نہیں ہو رہی عمران صاحب دانت پیس کر بولے تو

ندا بیگم نے بہو کے سامنے بیٹے کی اتنی تعریف پر انہیں گھوری سے نوازا

## Posted On Kitab Nagri

ایسے کیا دیکھ رہی ہیں میں بتا رہا ہوں اپنی بیٹی کو کہ اس نالائق سے کوئی امید نہ رکھے یہ بس دل بند کر سکتا ہے اگر اسے سونے سے فرصت مل جائے عمران صاحب نے ندا بیگم کی گھوریوں کو کسی خاطر نہ لاتے جواب دیا جانتے تھے نئی بہو کے سامنے تو وہ انہیں کچھ کہنے سے رہی ایک چولی چٹچ۔ ائی مین بابا وہ میر تورات میں کہی چلے گئے انہیں کسی کی کال آئی تھی دیا نے اپنے ہاتھ مسلتے ہوئے سر جھکا کر کہا تو عمران صاحب نے غصے سے اپنی بیگم کو دیکھا یہ جاہل کھوتا انسان پہلے اتنی جلدی مچا رکھی تھی شادی کی اور اپنی بیوی کو چھوڑ کر کہا دفع ہو گیا وہ ایک دم سے کھڑے ہو کر گرے تو دیا بھی ڈر گئی بابا وہ یونیفارم میں گئے تھے شادی ڈیوٹی پر واپس دیا نے منمننا کر کہا تو ڈیوٹی کی بات سن کر ان کا غصہ کم ہوا لیکن وہ انہیں بتا کر اور مل کر بھی نہیں گیا تو پھر سے چہرے کے تاثرات تن گئے ہمیں تو عادت ہے بیٹا مہینوں بعد کچھ دن کے لیے آتا ہے ان میں بھی کبھی جلدی بلا لیتے ہیں لیکن تم فکر نہ کرو اب آئے گا تو میں اسے کہو گی ہماری بیٹی کو ساتھ ہی لے کر جایا کرے ندا بیگم نے عمران صاحب کو گھوری ڈالی جو بلا وجہ بہو کے سامنے اپنے رعب ڈال رہے تھے اس کے شوہر پہ اگر وہ سامنے ہوتا پھر یہ رعب نظر بھی نہیں آتا تھا اسی لیے بات ٹالتے دیا سے کہا تو وہ مسکرا دی نہیں وہ جائیں گے تو میں ان کا انتظار کر لیا کروں گی لیکن رہو گی یہی آپ کے پاس ہی دیا نے ان کا ہاتھ تھام کر کہا تو ندا بیگم کی آنکھیں نم ہو گئی انہوں نے پیار سے دیا کا ہاتھ چوما



## Posted On Kitab Nagri

چلو آؤ بیٹا ناشتہ کر لیں وہ اس کا ہاتھ تھام کر اٹھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ دیا نہیں مطلبی سمجھے کے اپنی تنہائی کی وجہ سے خود سے باندھ کر رکھ لیا لیکن دیا کے اتنے پیار سے کہنے پر ان کا دل بھر آیا یہ تنہائی اور گھر کا سناٹا کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا ان میاں بیوی کو

شاہ میر آتا تھا تو انہیں لگتا تھا یہی دن تو بس جینے کے ہیں باقی کے دن وہ اس کے انتظار میں گزر جاتے تھے کتنا شوق تھا اسے کہ شاہ میر کی بیوی آئے تو گھر میں رونق ہو اس کے بچوں کی قلقاریاں اس گھر میں گونجن لیکن شاہ میر کی جاب کا سوچتے تو وہ نہیں چاہتے تھے اپنی خود غرضی میں وہ اس کی بیوی کو اس سے دور رکھے لیکن دیا کی بات سن کر ان کے دل کو سکون ملا تھا لیکن وہ پھر بھی شاہ میر سے بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھی کہ وہ دیا کو ساتھ لے جانا چاہتا ہے یا نہیں پھر آگے جو وہ فیصلہ کرے

آج دو دن بعد وہ رات کے پہرہ گھر آیا تھا کچن میں جا کر کھانا گرم کر کے وہی بیٹھ کر کھانا کر آہستہ قدموں سے چلتے روم کے دروازے کے پاس آ کر گہری سانس لی

ہینڈل گھما کر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو نظر سامنے سوئے ہوئے وجود پر گئی جہاں وہ اپنے کھلے بال تکیے پر پھیلائے اور اپنے بازوؤں میں شاہ میر کے تکیے کو دبوچے نیند کی وادیوں میں گم تھی شاہ میر کو اپنی دودنوں کی تھکان پل میں غائب ہوتی محسوس ہوئی وجود میں سکون کی ایک لہر سرایت کر گئی



## Posted On Kitab Nagri

اپنا بیگ صوفے پر رکھ کر آہستہ قدموں سے بیڈ کے پاس آیا تھوڑا سا جھک کر چہرے پر آئی زلفوں کو ہاتھ کے مدد سے پیچھے کر کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا

پھر آہستہ سے بنا آواز پیدا کیے واشروم میں گم ہو گیا اپنے بال ٹاول سے خشک کرتے شرٹ لیس وہ واشروم سے باہر آیا تو نظریں مسلسل دیا کے چہرے کا طواف کر رہی تھی

ٹاول صوفے پر اچھال کر وہ بیڈ پر اپنی سائیڈ آکر لیٹ گیا

آنکھوں کو سامنے دو دن پہلے کے منظر گھومے تو اپنا سر جھٹک کر رخ دیا کی طرف کیا ہاتھ بڑھا کر اپنا تکیہ اس کی بانہوں سے نکال کر اپنے سر تلے رکھا تو دیا نے تکیہ غائب ہونے پر منہ بنایا

جیسے نیند میں بھی یہ عمل پسند نا آیا ہو

تھوڑا سا آگے کھسک کر ہاتھ بڑھا کر دیا کو اپنی جانب کھینچا تو وہ نیند میں اس کے سینے سے آگئی

اپنی نیند سے بھری آنکھیں تھوڑی سی کھول کر دیکھنا چاہا کہ آخر اس کے ساتھ ہوا کیا ہے لیکن شاید نیند زیادہ گہری تھی تھوڑی سی واہ ہوئی آنکھوں کو دوبار سے بند کر لیا

جبکہ شاہ میر دیا کی معصوم حرکتوں کو دیکھ کر مسکرائے جارہا تھا

اففف میری سلیپنگ بیوٹی شاہ میر نے اپنی گال دیا کی گال سے رب کر کے کہا تو شاہ میر کی داڑھی کی چھبھن پر نیند میں ہی ہاتھ مار کر شاہ میر کو پیچھے کرنا چاہا

جس پر شاہ میر نے اپنی انگلیاں دیا کی انگلیوں میں پھنسا کر بستر سے لگادی اور جھک کر دیا کی خوشبو میں گہری سانس بھری اپنی روح تک دیا کی خوشبو کو بسا کر شاہ میر نے دیا کو دوسری طرف کروٹ دلا کر اس کی پیٹھ اپنے سینے سے لگا کر اپنے بے قابو ہوتے جذبات پر بندھ باندھنے کی کوشش کی

## Posted On Kitab Nagri

لیکن اپنی بیوی کی اتنی پکی نیند پر وہ دل میں عیش عیش کراٹھا  
آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کی کیونکہ صبح جو اس کے چچا نے میدان جنگ لگانا تھا اس کی تیاری بھی تو کرنی  
تھی

-----

مجھے یہ بتاؤ منہا کب سے ڈر گز لے رہی تھی تم منہا کی ماما کبس نہیں چل رہا تھا کہ اسے دو تھپڑ ہی لگا دے  
ماہر کے گھر نا آنے پر وہ اس کی طرف آگئی تھی پہلے بھی کبھی جب ماہر میٹنگز کے سلسلے میں باہر جاتا تھا تو وہ منہا کے  
پاس آجاتی تھی

جب وہ آئی تو انہیں منہا بہت کمزور محسوس ہوئی شام میں کھانا کھاتے ہوئے اسی کھانسی ہوئی تو پھر منہ سے اور  
ناک سے خون بہنا شروع ہو گیا

جس پر ان کے ہاتھ پاؤں پھول گئے وہ اسے لیے ہاسپٹل گئی تو وہاں

انہیں پتا چلا کہ وہ کافی ہیوی ڈوز کے ڈر گز لے رہی تھی اب شاید لینا چھوڑ دیے ہیں اسی لیے یہ ہو رہا ہے  
انہوں نے کچھ میڈیسنز لیکن کردی جو اسے لینی تھی

www.kitabnagri.com

اور اب گھر آکر رضیہ بیگم کا دل کر رہا تھا اپنی اتنی اچھی اور سمجھدار اولاد کا منہ تھپڑوں سے لال کر دے جس نے  
کبھی کوئی الٹا کام نہیں کیا تھا

اور اب کیا بھی تھا تو خود کا کتنا نقصان کرنے چلی تھی یہ لڑکی

کس وجہ سے لیے تم نے ڈر گز منہا اتنی محبت کرنے والا شوہر اتنی اچھی نند ملی کس چیز کی کمی تھی وہ مسلسل بول  
رہی تھیں

## Posted On Kitab Nagri

لیکن منہا سر جھکائے بیٹھی تھی

منہا مجھے بتاؤ بیٹا کوئی پروہلم تھی کیا ماہر کا رویہ ہمیں تو تمہارے ساتھ بالکل ٹھیک لگتا ہے لیکن اگر اس کے برعکس کچھ ہے تو اپنی ماں کو بتاؤ انہوں نے روتی ہوئی منہا کو گلے لگا کر کہا تو وہ سسک پڑی نہیں ماماہر بہت اچھے ہیں میں ہی ان کے قابل نہیں تھی ماما

میں خود تو اذیت میں مبتلا رہی انہیں بھی اپنے ساتھ اسی اذیت میں مبتلا رکھا ایم سوری ماما پلیر انہیں مت بتائیں گا رضیہ بیگم کے گلے لگے سسکتی ہوئی وہ انہیں بھی حیران کیے جا رہی تھی ادھر دیکھو بیٹا مجھے بتاؤ کیا مسئلہ ہے کوئی ایسے تو نہیں ڈر گز لینا شروع کر دیتا تم نے خود شروع کیے یا کسی نے تمہیں زبردستی ڈر گز پر لگایا مجھے بتاؤ میں وعدہ کرتی ہوں ماہر کو نہیں بتاؤ گی انہوں نے پچکار تے ہوئے اس سے پوچھنے کی کوشش کی

مم۔ میں نے خود ہی وہ ملازمہ تھی اس سے منگواتی تھی لیکن ایک دن ماہر نے اسے نکال دیا وہ کافی غصے میں تھے میرے پوچھنے پر انہوں نے ٹال دیا جب سے وہ ملازمہ گئی ہے میں نے نہیں لیے اور اب میں لینا بھی نہیں چاہتی ماما لیکن مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے

www.kitabnagri.com

پہلے روز ماہر مجھے جو س دیتے تھے خود ہاتھوں سے بنا کر تب مجھے اتنی طلب نہیں ہوتی تھی لیکن دو دن سے مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا ماما میں کیا کروں منہا روتے ہوئے ان کی گود میں سر رکھ کر سسکنے لگی

اور رضیہ بیگم کا دل کیا اپنی بیوقوف بیٹی کا حشر کر دے جس سے چھپانے کا کہہ رہی ہے وہ سب جانتا تھا اور جو س کی وجہ سے نہیں شاید ان کا داماد اپنی بیوی کا پردہ رکھ رہا تھا اور اسے میڈیسن دیتا تھا کہ اسے ڈر گز کی ضرورت محسوس ناہو

## Posted On Kitab Nagri

وہ جتنا رب کا شکر ادا کرتی کم تھا جو انہیں اپنی بیٹی سے اتنی محبت کرنے والا شوہر ملا تھا تین سال شادی کو ہو گئے تھے انہوں نے کبھی ماہر کو منہا سے اونچی آواز میں بات کرتے تک نہیں دیکھا تھا وہ تو اسے ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھتا تھا کبھی اولاد ہونے کا بھی شکوہ نہیں کیا حالانکہ رضیہ بیگم کئی بار منہا کو ڈاکٹر کے پاس چلنے کا بول چکی تھی جس پر ماہر نے ہمیشہ یہی کہاں جب ان کے نصیب میں ہوگی تو اللہ عطا کر دے گا

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب ان کی نظر منہا پر گئی جو ان کی گود میں سر رکھے سوچکی تھی صبح دیا کی آنکھ کھلی تو نظر شاہ میر کے صبح چہرے پر گئی کافی دیر دیا پلک جھپکائے بغیر اسے دیکھتی رہی پھر آہستہ سے شاہ میر کا حصار توڑ کر تھوڑا سا اوپر ہوئی اور شاہ میر کے ماتھے پر بکھرے بال اپنی انگلیوں سے سائیڈ پر کیے جب اچانک نظر گھڑی پر گئی جو صبح کے دس بجے کا بتا رہی تھی تو اتنی دیر سوتے رہنے پر اسے حیرانی ہوئی اور جلدی سے واشروم کا رخ کیا

واشروم سے آکر شاہ میر کو جگائے بغیر باہر کا رخ کیا

السلام و علیکم ممدایانے کچن میں آکر نڈا بیگم کو سلام کیا تو ہولے سے مسکرا دی وعلیکم السلام جیتی رہو تم کچن میں کیوں آگئی باہر جا کر بیٹھو بس یہ ناشتہ لگوار ہی ہوں میں انہوں نے دیا کو دیکھتے کہا وہ ماما وہ آگئے تھے رات دیا نے ہاتھ مسلتے ہوئے آہستہ آواز میں کہا تو دیا کی بات پر پہلے وہ حیران ہوئی پھر مسکرا پڑی چلو بیٹا اسے بھی جگادو پھر

وہ پتا نہیں رات کب آئیں اسی لیے میں نے جگانا مناسب نہیں سمجھا دیا نے کہا تو انہوں نے سر ہلا دیا ملازمہ سے کہہ کر انہوں نے ناشتہ لگوا دیا اور دیا کو لیے ڈائریں ننگ ٹیبل پر آگئی

## Posted On Kitab Nagri

السلام و علیکم بادیانے عمران صاحب کو سلام کیا تو وہ کھل کر مسکرا دیے  
وعلیکم السلام جیتی رہو دیا کے آنے سے ان کے سونے گھر میں ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی اب گھر میں دیا کی آواز  
گو نجی رہتی تھی تو لگتا تھا کہ اس گھر میں بھی کوئی رہتا ہے  
دیا کہاں ہو یار فوراً ندر آؤ کپڑے نکال کر دو مجھے دیا جو چائے پی رہی تھی شاہ میر کی آواز پر ایک دم سے پھندا لگا تو  
ندا بیگم جلدی سے اس کی طرف آئی اور اس کی پیٹھ سہلانے لگی  
جب کی عمران صاحب نے گھور کر دروازے کو دیکھا  
یہ نالائق کب نازل ہوا انہوں نے دروازے کو گھورتے ہوئے دیا سے پوچھا تو وہ بیچاری اپنے شوہر کی عزت افزائی  
پر شرمندہ ہو گئی  
وہ پتا نہیں بابرات کے کس پہر آئے میں تو سو رہی تھی دیا نے منمننا کر کہا تو انہوں نے ہنکارہ بھرا  
دیا بھی اٹھ کر جاتی کہ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا  
بیٹھی رہو کر لے گا خود ہی انہوں نے اپنا ناشتہ کرتے ہوئے کہا تو دیا کنفیوز سی ہو کر بیٹھ گئی  
دیا تم آرہی ہو یا میں ایسے ہی باہر آ جاؤ شاہ میر کی آواز پر وہ ایک دم سے اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑی ہوئی  
تو ندا بیگم نے اسے جانے کا اشارہ کیا تو دیا نے ایک نظر عمران صاحب کو دیکھا جو ندا بیگم کو گھور رہے تھے اور پھر ندا  
بیگم کو جواب جواباً نہیں گھور رہی تھی  
بیٹی بنا کر لائے ہیں اس نواب زادے کی ملازمہ نہیں پہلے تو اپنے پسند کیے کپڑوں کے علاوہ کسی کے آتے نہیں تھے  
اور اب دیکھو کیسے حکم چلا رہا ہے وہ دبی دبی آواز میں چلائے تو ندا بیگم نے دیا کو جانے کا کہا



## Posted On Kitab Nagri

تم جاؤ بیٹا یہی بات جب یہ اس کے منہ پر کہہ دے پھر بے شک ناجایا کرنا انہوں نے عمران صاحب کو جواب نا دیتے دیا سے کہا تو وہ آہستہ آہستہ قدم لیتی دروازے تک گئی

-----

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی  
کیونکہ شاہ میر نے پورے کمرے میں کپڑے پھلائے ہوئے تھے اور خود نواب صاحب بیڈ پر کپڑوں کے ڈھیر کے اوپر بیٹھا اپنی شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا  
دیا کو دیکھ کر شاہ میر نے مسکراہٹ پاس کی تو اس کا دل کیا اپنے بال نوچ لے  
نیچے سے کپڑے اٹھاتے وہ شاہ میر تک آئی جو پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا  
یہ سب کیا ہے میر ایسے کیسے کر سکتے ہو پورے کمرے کا نقشہ ہی بدل دیا وہ ابھی بھی حیرت سے ارد گرد دیکھتی  
بولی

شاہ میر نے سراٹھا کر اپنے سامنے کھڑی اپنی بیوی کو دیکھا جسے اپنے شوہر کی واپسی کی خوشی سے زیادہ کمرے کی حالت پر دکھ ہو رہا تھا

www.kitabnagri.com

دیا کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اسے ایک دم سے کلائی سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا جس سے وہ اس کے سینے سے آگلی  
کمر میں بازو جمائل کر کے اس بیڈ پر پٹخنے کے انداز پر لٹایا اور اپنے دونوں ہاتھ اس کے ارد گرد رکھے  
شوہر دو دن بعد تھکا ہارا گھر آیا اس کی راحت و سکون کا سامان کرنے کی بجائے تم صبح اٹھ کر باہر چلی گئی اور اب  
میرے اتنی آوازیں دینے کی باوجود بھی میرے دشمن اول کی باتوں پر عمل کر رہی تھی



## Posted On Kitab Nagri

شاہ میر سنجیدہ چہرہ لیے بولا تو دیا ایک پل کے لیے ڈر گئی لیکن نظر جب اس کی مسکراتی آنکھوں سے ٹکرائی تو آنکھیں ایک دم سے نم ہوئی

تم بہت بتمیز ہو میر دیا نے اس کے سینے پر مکہ برساتے ہوئے کہا تو شاہ میر نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر سر کے اوپر لاک کر دیے

جیسا بھی ہوں تمہارا ہی ہوں اپنی ناک دیا کی ناک سے سہلا کر کہا تو شاہ میر کی حرکت پر وہ کانوں کی لوتک سرخ پر گئی

اپنا لمس دیا کی دونوں آنکھوں پر چھوڑ کر سر اس کے سر سے ٹکا دیا میر ہٹو باہر ماما بابا ویٹ کر رہے ہو گے دیا نے اسے پیچھے کرتے ہوئے کہا تو شاہ میر نے آنکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھا کون ماما بابا شاہ میر نے حیرت سے استفسار کیا

چچا چچی انہوں نے کہا کہ میں انہیں ماما بابا بلاؤ دیا نے کالر پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے نظریں جھکا کر کہا تو شاہ میر کو اس پر ٹوٹ کے پیار آیا

اپنے کالر پر ریگتی اس کی انگلیوں کو اپنے ہاتھ میں قید کر کے ہونٹوں سے لگا کر اپنے سینے پر رکھ لیا جھک کر دیا کی سانسوں میں گہری سانس لی تو وہ روح تک کپکپا گئی

ابھی وہ جھک کر کوئی گستاخی کرتا کہ دروازے کا ہینڈل گھومنے کی آواز آئی

دیا نے پورا زور لگا کر شاہ میر کو دھکا دیا اور خود نیچے جھک کر کپڑے اٹھانے لگی

یہ سب اتنی اچانک ہوا تھا کہ شاہ میر کو بھی کچھ سمجھ نہیں آیا اب وہ بیڈ پر چت لیتا کبھی دروازے کی طرف دیکھتا جہاں عمران صاحب اسے خونخوار نظروں سے گھور رہے تھے

## Posted On Kitab Nagri

اور کبھی نظریں گھما کر اپنی بیوی کو جو کپڑے سمیٹنے میں مصروف تھی جس کی اتھل پتھل ہوتی سانسیں شاہ میر کو بہکار ہی تھی

کھوتے انسان یہ کیا حشر کیا ہے کمرے کا عمران صاحب ایک دم سے گرے تو شاہ میر نے اپنے جذبات پر قابو پا کر ان کی طرف دیکھا

بیڈ سے اٹھ کر وہ نیچے پرے کپڑوں پر پاؤں رکھتا ڈریسنگ ٹیبل تک گیا وہ اس کے جواب نادینے پر تلملا گئے میں تم سے بکواس کر رہا ہوں وہ پھر سے گرے تو شاہ میر نے شیشے میں سے ان کی طرف دیکھا بات کر کے دیکھ لیجئے شاید مجھے سمجھ آ جائے شاہ میر نے نارمل آواز میں کہہ کر اپنے بال بنانے لگا جب کہ دیا بھی منہ کھولے اپنے شوہر کی ہنسی دیکھ رہی تھی دیا کو منہ کھولے دیکھ کر شاہ میر نے آنکھ دبائی اور فلائنگ کس پاس کی تو وہ سٹیٹنگی جب کہ عمران صاحب بھی اس کی کھلے عام بے شرمی پر اپنے دانت پس کر رہ گئے بہو ہے یہ ہماری تمہاری نوکر نہیں یہ وہ دبی دبی آواز میں چلائے تو شاہ میر نے پلٹ کر ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا

www.kitabnagri.com

کب کام کروایا میں نے اور یہ پھیلاؤ جو دیکھ رہے ہیں یہ تو ہم ایک دوسرے میں اس قدر گرم ہو گئے کہ ارد گرد کا ہوش ہی نہیں رہا آپ تو جانتے ہی ہو گے پیار محبت میں ابھی وہ اپنی بات پوری کرتا کہ عمران صاحب اپنا سرخ ہوتا چہرہ لے کر آج پہلی بار ٹھاہ سے دروازہ بند کرتے چلے گئے

جب فضا میں شاہ میر کا دلکش قہقہہ گونجا تو نظر اپنی بیوی پر گئی جو اپنے شوہر کی گل افشانیوں پر نرم نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

یاران کے ساتھ میرا چلتا ہے شاہ میر نے دیا کی طرف آتے کہا تو اس نے ہاتھ میں تھا میں کپڑے اس کے منہ پر  
اچھال کر و اشروم میں گھس گئی  
جب کہ شاہ میر اپنا سر کھجا کر رہ گیا

-----

رات کا کھانا کھا کر شاہ میر تو روم میں چلا گیا جبکہ دیا عمران صاحب اور ندا بیگم کے پاس بیٹھ گئی  
دیا جاؤ بیٹا رات کافی ہو گئی ہے شاہ میر ویٹ کر رہا ہو گا  
انہوں نے وقت دیکھ کر کہا تو دیا نے ہاں میں سر ہلایا اور سنو شاہ میر کے لیے چائے لے جانا سے نیند نہیں آتی جب  
تک چائے ناپی لے  
جی ٹھیک ہے دیا ان کے کمرے کا دروازہ بند کر کے کچن میں آئی اور شاہ میر کے لیے چائے بنانے لگی  
شاہ میر کی معنی خیز نظریں یاد آئی تو جسم میں سرد لہر سرائیت کر گئی  
سارا دن تو وہ گھر سے غائب رہا تھا ابھی ڈنر ٹائم آیا تو اپنی نظروں سے دیا کو بوکھلائے رکھا تھا  
کبھی کھانا کھاتے ہوئے ٹیبل کے نیچے سے اس کا ہاتھ تھام لینا کبھی کمر پر اپنی انگلیاں گھمانا  
شاہ میر کی بے باکیوں نے اس کی سانس خشک کر رکھی تھی چائے بنا کر دیا نے کمرے کا رخ کیا  
اپنے خشک ہوتے ہوئے نٹوں کو زبانی پھیر کر تو کیا اور کمرے میں داخل ہوئی  
شاہ میر کمرے میں نظر نہ آیا تو وہ ٹیرس کی طرف چلی آئی لیکن دوسری طرف کی باتیں سن کر اسے اپنی جان جاتی  
محسوس ہوئی

-----

## Posted On Kitab Nagri

ماہر اکرام شاہ اگر مجرم ہے تو اسے سزا بھی ملے گی

اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میرا اس سے کیا رشتہ ہے وہ ویسی ہی موت کا مستحق ہو گا جیسے میرے باقی مجرم تھے

یہ کیس میں دیکھ رہا تھا پلین میرا تھا تو سزا بھی میں ہی دوں گا اسے اے ایس پی آئندہ مجھ سے سوال جواب مت کرنا

تمہیں اس کی لاش مل جائے گی تب تک کیا کرنا ہے کیسے کرنا ہے وہ میرا مسئلہ ہے تمہیں یا کسی دوسرے کو دخل اندازی کرنے کا حق نہیں ابھی شاہ میرے کچھ اور کہتا کہ اپنے پیچھے کچھ کرنے کی آواز پر پلٹا

جہاں دیا نم آنکھیں لیے بے یقینی سے شاہ میر کی طرف دیکھ رہی تھی

میں بعد میں بات کرتا ہوں کال بند کر کے وہ جلدی سے دیا کی جانب بڑھا جو منہ پر ہاتھ رکھے اپنی سسکیاں روک رہی تھی

دیا میری جان ایسا کچھ نہیں شاہ میر نے اسے تھامنے کی کوشش کی تو دیا نے اس کے ہاتھ جھٹک دے تم میر تم میرے بھائی کو مارنے کی بات کر رہے تھے میرے بھائی کو دیا اپنے سر تھامے وہی بیٹھتی چلی گئی دیا کی بات پر شاہ میر نے ضبط سے اپنے جبرے بھینچ لیے

نظریں دیا کی طرف کی تو وہ وہی ٹوٹے ہوئے کپ کے ٹکڑوں کے پاس ہی بیٹھ گئی تھی

شاہ میر نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کو بند کر کے کھولا اور دیا کو بازو سے پکڑ کر اٹھا کر بیڈ پر لایا

اور جھک کر اس کے پاؤں دیکھے لیکن کوئی چوٹ کا نشان نادیکھ کر سکون کا سانس لیا

## Posted On Kitab Nagri

مم۔ مجھے بتاؤ میر تم کیوں مار رہے ہو میرے بھائی کو دیا نے چیختے ہوئے کہا تو شاہ میر نے سرد نظروں سے اس کی طرف دیکھا

مجرم ہوتا تو سزا دیتا لیکن قاتل ہے تمہارا بھائی اسی لیے مار رہا ہوں اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ تمہارے یہ آنسو مجھے روک دے گے یا کمزور کر دے گے تو تمہاری غلط فہمی ہے

شاہ میر نے دبی دبی آواز میں غرا کر کہا تو دیا کو اپنی سانس رکتی محسوس ہوئی

نن۔ نہیں تم ایسا نہیں کرو گے میر پلینز نہیں دیا روتے ہوئے نیچے شاہ میر کے برابر بیٹھ کر چلائی تو شاہ میر ایک جھٹکے سے وہاں سے اٹھ گیا

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر خود پر ضبط کرنے کی کوشش کی جبکہ دیا وہی بیٹھی سسکیوں سے رونے لگی

دیا دھر دیکھو میری جان دیا کا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر اپنی طرف کیا تو دیا نے اس کے ہاتھ جھٹک دیے

جس پر شاہ میر نے دیا کا چہرہ اپنے ہاتھ میں دبوچ کر اپنے سامنے کیا

تم سے محبت ہے اسی لیے ہر بار تمہاری بتمیزی برداشت کر لیتا ہوں اور کر بھی سکتا ہوں لیکن اگر تم مجھے خود سے

دور کرو گی دیا تو میں اس سے کئی زیادہ تمہارے قریب آؤ گا یہ بات اپنے دماغ میں بٹھا لو دیا کی حرکت پر وہ ایک دم

سے دھاڑا تو دیا بہتے آنسوؤں کے ساتھ حیرت اور غم کی زیادتی سے شاہ میر کو دیکھ رہی تھی

جو اپنی سرخ انگارا آنکھوں سے دیا کو گھور رہا تھا

دیا نے ایک دم سے شاہ میر کو دھکا دیا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی

جبکہ شاہ میر خاموش نظروں سے اس کی حرکات ملاحظہ کر رہا تھا جواب بیگ میں اپنے کپڑے ڈال رہی تھی



## Posted On Kitab Nagri

شاہ میر دیا کے پاس آکر کھڑا ہوا جو روتے ہوئے بیگ پیک کر رہی تھی شاہ میر نے خاموش نظروں سے دیا کو دیکھا اور پھر بیگ کو اور ایک دم سے بیگ کو اٹھا کر نیچے فرش پر مارا اور دیا کو بازو سے پکڑ کر بیڈ پر پٹکا اگر اس گھر سے پاؤں بھی باہر نکالیں دیا تو ٹانگیں توڑ دوں گا تمہاری دیا کے چہرے پر جھک کر شاہ میر نے سرد آواز میں کہا تو خاموشی میں دیا کی سسکی گونجی

جو شخص میرے بھائی کو مارنے کا سوچ رہا ہے میں اس کے ساتھ رہنے سے مرنا بہتر سمجھو گی دیا شاہ میر کو پیچھے کرتے ہوئے چلائی رو رو کر اس کی آواز بھی بیٹھ چکی شاہ میر ایک دم سے دیا کے ہونٹوں پر جھکا اور اپنا غصہ درد تکلیف جو اس کی باتوں سے محسوس کی تھی پوری شدت سے دیا کے ہونٹوں پر اتارنے لگا دیا کے رونے سسکنے کی پرواہ کیے بنا وہ پوری شدت سے اس پر جھک آیا اور پھر پوری رات اسے اپنی شدتوں کی بارش میں بھگو تا رہا

مجھے اپنے بھائی سے ملنا ہے دیا نے آس بھری نظروں سے شاہ میر سے کہا تو اس نے ہاں میں سر ہلا دیا میں لے کے جاتا ہوں بٹ اس سے پہلے پر امس کرو تم مجھے نہیں چھوڑو گی دیا کی بیوٹی بون پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا تو اس نے محض سر ہلا دیا

شاہ میر دیا کو لے کر اپنے آفس آیا اور وہاں سے سیکرٹ روم آیا بھی وہ دروازہ کھولتا کہ دیا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک دیا

میں اکیلے میں بات کرنا چاہتی ہوں دیا نے بغیر اس کی طرف دیکھے کہا تو شاہ میر نے اپنے قدم پیچھے لے لیے ٹھیک ہے تم جاؤ



## Posted On Kitab Nagri

دیا کو اندر جانے کا اشارہ کر کے وہ واپس چلا گیا

دیدار و از اکھول کر اندر آئی تو سامنے ماہر کو رسیوں سے کرسی کے ساتھ بندھا ہوا دیکھا

کئی آنسو پلکوں کی بار توڑ کر رخسار پر بہہ نکلیں

وہ نہیں جانتا اگر وہ انصاف کرے گا تو اس کے انصاف سے میں صرف آپ کو نہیں وہ مجھے بھی کھودے گا دیا نے

ماہر کو دیکھ کر کہا جب کہ دوسری طرف شاہ میر یہ باتیں سنتے ہوئے اپنی سانس تک روک گیا

جب کہ سامنے کرسی سے بندھے ماہر نے روتے ہوئے اپنے سر کو نہیں میں حرکت دینے لگا

رو تو وہ بھی رہی تھی یہاں تک کہ روتے ہوئے ہچکی بندھ گئی پھر ایک دم سے چپ کر گئی جیسے جذبات پہ قابو پالیا

ہو اور چلتے ہوئے آکر اس وجود کی ٹانگوں سے سر ٹکا دیا

آپ نے کہا تھا نا کہ میں آپ کا سب کچھ ہوں مجھے تو سات خون بھی معاف سنے سات نہیں دو کر دیجئے گا کرسی پہ

بیٹھے ماہر نے چونک کہ دیکھا وہ ایک دم سے کھڑی ہوئی وہ آپ کو مارنا چاہتا ہے اور اس کی دی ہوئی موت بہت بے

رحم ہے

جب کہ شاہ میر یہ باتیں سنتے ہوئے اسے سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ بھول گیا تھا وہ آج تک اسے سمجھ نہیں

پایا تو اب کیسے سمجھ سکتا تھا

لیکن میں چاہتی ہوں کہ آپ وہ تکلیف بھی برداشت کرے جو آپ کی وجہ سے لوگوں نے کی

اور وہ دونوں وجود اس بات کا جو مطلب سمجھ رہے تھے وہ چاہتے تھے ویسا نہ ہو

اس نے اپنی جیکٹ سے پوسٹل نکالی آپ کو پتہ ہے میں ساری عمر اس سے اسی مان اور محبت سے نظر نہیں ملا سکتی اور

یہی بات مجھے ختم کرنے کے لیے کافی ہے اپنے سینے پر پوسٹل رکھ کر گولی چلائی آنکھوں میں مرنے سے زیادہ کسی کو

## Posted On Kitab Nagri

کھودینے کا دکھ تھا خود کو بامشکل کرنے سے روک کے اب سامنے والے کا نشانہ لیا اور اسے بھی خود سے زیادہ مارنے والے کی تکلیف پہ رونا آ رہا تھا اور خود ایک دم سے بے سدھ ہو کر نیچی گری مجھے اپنے مرنے کا دکھ نہیں

مگر ہائے میں تجھ سے بچھڑ جاؤں گی

دیشاہ میر ایک دم سے خوب سے جاگ کر چیخا تو پورا وجود پسینے سے تر تھا اپنے ارد گرد نظر گھمائی تو دیاروم میں کہی نظر نا آئے تو ننگے پاؤں و اثر و م تک گیا وہاں دیا کی غیر موجودگی پر شاہ میر کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی نظر ٹیس کے کھلے دروازے پر گئی تو بھاگ کر ٹیس پر پہنچا

ارد گرد نظریں گھمائی تو اندھیرے میں اپنے بازو ٹانگوں کے گرد لپیٹے سسکتی ہوئی نظر آئی تو شاہ میر کو ایسا لگا کسی نے اس کا دل پاؤں تلے کچل دیا ہو

آہستہ قدموں سے وہ دیا کے پاس آ کر بیٹھا

دیا جزبات سے چور آواز میں پکارا تو دیا نے رور و کر سو جھی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا تو شاہ میر کو اپنے رویے پر افسوس ہوا

www.kitabnagri.com

میر۔۔ تم جو کہو گے میں کروں گی پلیز بھائی کو نامار ناشاہ میر کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبو چتے ہوئے بولی تو شاہ میر نے اپنی ہاتھ سے اس کے آنسو صاف کیے لیکن بولا کچھ نہیں

تم جیل بھیج دینا لیکن مارنا نہیں میر دیکھو میر ایک ہی بھائی ہے مجھے یقین ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا اگر کیا بھی تو

معاف کر دو پلیز میر اور منہا کا اس کے علاوہ کوئی نہیں

دیا کی بات پر شاہ میر نے زخمی نظروں سے اسے دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

میں مر جاؤ گی میر میں کیسے جی سکو گی

تم میرے بھائی کو مردو گے تو میں کیسے تم سے محبت کر سکو گی بھائی جیسے بھی ہو بہنوں کے لیے ساری دنیا سے بڑھ کر ہوتے ہیں میری تو دنیا ہی وہی ہے شاہ میر کے سینے سے سر ٹکائے وہ سکنے لگی تو شاہ میر نے اپنا حصار اس کے گرد باندھ لیا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

Posted On Kitab Nagri  
whatsapp \_ 0335 7500595

مجھ پر یقین رکھو میں کچھ غلط نہیں کروں گا اپنے ہونٹ دیا کے بالوں پر رکھ کہا  
اور ناجانے کتنی دیر وہ اسے لیے ایسے ہی بیٹھا رہا جو روتے روتے ناجانے کب سو گئی

منہادن میں کئی بار فون دیکھ چکی تھی پہلے تو ماہر جاتا تھا تو روز ایک بار تو کال کر ہی لیتا تھا  
لیکن اب تو بس ایک میسج ہی کیا اس کے بعد سے کوئی کال یا میسج نہیں آیا  
موبائل تو اس کا پہلے بھی آف ہی ہوتا تھا جب وہ جاتا تھا  
لیکن وہ خود کال کر لیتا تھا لیکن اب تو منہانے بھی کئی بار کی شاید جب وہ موبائل آن کرے تو اس کی کالز دیکھ کر ہی  
رابطہ کر لے

لیکن پھر بھی ماہر نے کوئی رابطہ نہیں کیا تو اسے فکر ہونے لگی  
منہانے واٹس ایپ ان کر کے ماہر کی بیٹ ان کی اور واٹس میسج کرنے لگی  
میں آپ سے بہت ناراض ہوں ماہر اتنا سا میسج ریکارڈ کر کے جلدی سے آف لائن ہو گئی اور اپنے دھک دھک  
کرتے دل ہر ہاتھ رکھا

کیونکہ پہلے کبھی منہانے ماہر کو میسج نہیں کیا تھا یہ آج پہلے بار کیا تو اسے اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہوا  
پہلے صرف منہا کے میسج سین کرنے پر ہی ماہر کے ہزاروں محبت بھرے میسج آنا شروع ہو جاتے تھے  
آج تو خود منہانے کیا ہے ناجانے اسے کیسا لگے گا

## Posted On Kitab Nagri

آج پورے دس دن بعد رضا گھر آیا تھا

فجر ملازمہ سے کچن صاف کروا رہی تھی جب لاؤنج سے رضا کی آواز آئی

فجر کا دل دوسو کی سپیڈ پر دھڑکا بھاگنے کے انداز سے وہ لاؤنج میں آئی لیکن شاید وہ روم میں جا چکا تھا

فجر جیسے ہی روم میں آئی رضا کو سامنے اپنے بیگ سے چیزیں نکالتے دیکھا

دروازا کھلنے کی آواز پر رضائے سر اٹھا کر دیکھا تو فجر غم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی

اپنا سامان ویسے ہی چھوڑ کر رضائے فجر کے لیے اپنی بانہیں واہ کی تو وہ بھاگ کر اس کے سینے سے آگئی

تم نے مجھ سے اتنے دن بات بھی نہیں کی تمہیں پتا تمہارے بغیر یہاں اکیلے رہنا کتنا مشکل تھا

ماما پاپا بھی یو کے چلے گئے اور میں اکیلی یہاں تمہارا انتظار کرتی رہی اپنی گرفت رضا کے گرد سخت کرتے فجر نے کہا

تو رضائے اپنے ماں باپ کے یو کے جانے والی بات پر سختی سے ہونٹ بھینچ لیے

یہی تو ان کا مسئلہ تھا وہ پیار بہت کرتے تھے لیکن کسی کے لیے اپنی تفریح یا لائف سٹائل نہیں چھوڑ سکتے تھے

کیا تھا اگر وہ فجر کے ساتھ رک جاتے یہی سوچ کر نئی بہو ہے لیکن نہیں وہ کیوں رکتے رضائے تلخی سے سر جھٹکا

اور فجر کا چہرہ ہاتھ کے پیالوں میں تھام کر سامنے کیا ہشش میری چڑیا ونا بند کرو یا فجر کے آنسو اپنے ہونٹوں سے

چنتے ہوئے کہا تو وہ سر تا پیر تک سرخ ہوئی

بس آتے ہی اپنا ٹھکر شروع کر دو فجر نے اپنے نازک سے ہاتھ کا مکہ بنا کر رضا کے سینے پر مارا

آہستہ فجر کے مکہ مارنے پر رضا تکلیف سے کراہ اٹھا

## Posted On Kitab Nagri

ظالم لڑکی رضانے اپنی شرٹ اتارتے ہوئے کہا  
تو رضا کے سینے اور بازو کو پیٹیوں میں جکڑے دیکھ کر فجر کے چودہ طبق روشن ہو گئے  
رضایہ کب یہ چوٹ آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہنے لگے سمجھ ہی نہیں آئے کہ کیسے بات کرے  
جب رضانے کمر میں بازو حائل کر کے اپنے سینے سے لگا لیا بس چھوٹا سا زخم ہے لیکن میں نے شاید وزنی بیگ اٹھایا  
ہوا تھا اسی لیے تھوڑا درد کر رہا ہے

اور باقی کسر تمہارے تشدد نے پوری کر دی رضانے اسے چھیڑتے کہا  
لیکن ہاتھ پاؤں تو اس کے تب پھولے جب فجر نے بچوں کی طرح رونا شروع کر دیا  
رضا کا حصار توڑ کر بیڈ پر اوندھے میں گر کر فجر نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا  
فجر یار کیا ہوا مزاق کر رہا تھا میں رضانے کندھے سے تھام کر سیدھا کرنا چاہا لیکن وہ اور زور زور سے رونے لگی  
جبکہ رضا بے بسی سے اسے روتے ہوئے دیکھ رہا تھا

اب اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیسے منائے اسے  
ٹھیک ہے میرے آنے سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا تو جا رہا ہوں میں رضانے جانے کا ناک کیا بھی وہ اٹھتا کہ  
فجر نے بالوں سے کھینچ کر بیڈ پر گرایا

تم جا کر دکھاؤ مجھے منہ توڑ دوں گی تمہارا فجر نے اس کے بال ایسے ہی کھینچتے ہوئے کہا تو  
رونے سے سرخ ہوئی چھوٹی سی ناک پھولے ہوئے گال رضا کو وہ اس وقت کوئی بچی ہی لگی جبکہ فجر نازک ہاتھ  
سے رضا کا زخم چھو کر دیکھنے لگی ایک سسکی فجر کے ہونٹوں سے نکلی تو رضانے بے بسی سے اس کی طرف دیکھا  
اور آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے حصار میں لے لیا



## Posted On Kitab Nagri

میں بہت ڈر گئی تھی رضاجب تم گئے تھے پلیرز آئندہ مجھے ایسے چھوڑ کہ مت جانارضا کی گردن میں اپنا منہ چھپاتے  
کہا تو رضانے ہولے سے اپنے لب اس کے بالوں سے مس کیے  
فجر نے سر اٹھا کر رضا کے چہرے کو دیکھا تو وہ آنکھیں بند کیے لیٹا ہوا تھا  
فجر نے آہستہ سے اپنے لب رضا کے زخم پر رکھے فجر کے ہونٹوں کا لمس محسوس کر کے رضا کے ہونٹوں پر  
مسکراہٹ رینگ گئی فجر نے اب اپنے لب رضا کے ماتھے پر رکھے تو رضانے نیند سے سرخ ہوتی آنکھوں سے فجر  
کو دیکھا جو اس کے اوپر جھکی ہوئی تھی  
اب تم میرے جذبات جگا رہی ہو اگر میں موڈ میں آگیا تو تمہاری یہ ننھی سی جان مشکل میں پڑھ جائے گی رضانے  
جذبوں سے چور آواز میں سرگوشی کی تو فجر ایک دم سے سٹپٹ گئی  
اوپر ہو کر ٹھیک سے لیٹو رضا فجر نے اٹھتے ہوئے اسے کہا جس کی ٹانگیں بیڈ سے نیچے جھول رہی تھی  
اور خود جا کر لائٹ آف کر کے واپس آئی تب تک رضا ٹھیک سے لیٹ چکا تھا  
بلینکٹ کھول کر اپنے اور رضا کے اوپر لیا بھی وہ اپنے تکیے پر سر رکھتی جب رضانے کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی  
طرف کھینچ لیا  
رضا تمہارا زخم فجر نے اٹھنا چاہا لیکن رضانے اپنی ٹانگیں فجر کی ٹانگوں پر رکھ کر اس کی کوشش ناکام کر دی  
رائٹ سائیڈ پر ہے اب چپ باپ سو جاؤ اگر میں نے جگائے رکھا تمہیں ہی شکایت ہوگی فجر کی کان کی لو کو اپنے  
دانتوں میں ہلکا سا دبا کر کہا تو اس نے جلدی سے آنکھیں بند کر لی ورنہ اس بندر کا کیا بھروسہ تھا

ہفتہ ہو چلا تھا اس بات کو لیکن شاہ میر دیا سے کوئی بات ہی نہیں کر رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ساراسارادن غائب رہتا اور رات کو دیر سے آتا  
یا تو دیا اس وقت سو گئی ہوتی تھی یا شاہ میر آتے ہی کوئی بات کیے بنا سونے کے لیے لیٹ جاتا  
شاہ میر کا رویہ عمران صاحب اور نند بیگم نے بھی نوٹس کیا تھا  
لیکن انہیں بھی شاہ میر سے بات کرنے کا کوئی موقع نہیں مل رہا تھا  
اب بھی وہ آکر سو گیا تھا جبکہ دیا جاگ رہی تھی لیکن اس سے کوئی بات نہیں کی جانتی تھی کہ اس نے کوئی جواب  
نہیں دینا

ابھی وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب اس کا دل متلا یا وہ جلدی سے اٹھ کر واشروم کی طرف بھاگی  
دیا کے اس طرح اٹھنے پر شاہ میر بھی اٹھ کر بیٹھ گیا  
وہ بھی کہا سو یا تھا دیا کے سوالوں سے بچنے کے لیے وہ دیر رات تک باہر رہتا کچھ وہ اس کیس میں بھی الجھا ہوا تھا وہ  
چاہتا تھا جلد از جلد یہ کیس حل ہو تاکہ اس کا اور دیا کا رشتہ ٹھیک ہو جائے  
لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا بات نا کرنا ان کے رشتے کو کتنا کمزور کر دے گا  
ایک تو وہ خواب کے بعد بہت ڈر گیا تھا وہ پہلے اپنی ماں کو کھو چکا تھا دیا کو نہیں کھو سکتا تھا یہ لڑکی صرف بیوی نہیں  
اس کے جینے کی وجہ تھی

جب وہ سارا کچھ ہار بیٹھا تھا اگر زندہ تھا تو دی کے مل جانے کی امید پر ہی  
دیا کے کافی دیر باہر نا آنے پر شاہ میر واشروم تک آیا  
دیا دروازہ کھولا تو تم ٹھیک تو ہونا

شاہ میر نے دروازہ کھٹکھٹایا لیکن دیا نے کوئی جواب نہ دیا تو شاہ میر کو فکر کا حق ہوئی

## Posted On Kitab Nagri

تم درواز اکھول رہی ہو یا میں توڑ کر اندر آؤ شاہ میر دبی دبی آواز میں چلایا ایک تو اسے کیس کی ٹینشن تھی اور ایک یہ لڑکی اس کی جان لینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی تھی ابھی شاہ میر درواز اکودھکا لگاتا کہ دیدر درواز اکھول کر باہر نکلی دیا کی زرد پڑتی رنگت دیکھ کر شاہ میر کی جان لبوں پر آئی دیا کیا ہوا طبعیت خراب تھی تو ابھی شاہ میر دیا کا بازو پکڑتا کہ دیا نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا

اپنی سو جھبی ہوئی آنکھوں سے شاہ میر کو دور رہنے کا اشارہ کیا تو شاہ میر نے بے بسی سے اپنے لب کچلے ابھی دیا نے دو قدم ہی لیے تھے جب اسے زور سے چکر آیا اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا محال لگا لیکن پھر بھی قدم آگے بڑھائے تو آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا

ابھی وہ زمین بوس ہوتی کہ شاہ میر جس کا سارا دیہان دیا کی طرف تھا جلدی سے بانہوں میں بھر کر بیڈ پر لا کر لٹایا شاہ میر نے جلدی سے ڈاکٹر کو کال کی اور ساتھ ہی ندا بیگم کے کمرے کی طرف دوڑ لگائی جو پہلی ہی دستک پر کھولیا گیا

کیا ہوا شاہ میر انہوں نے حیرت سے شاہ میر کی اڑی آری رنگت دیکھ کر پوچھا

چچی وہ دیا پتا نہیں کیوں بے ہوش ہو گئی ہے آپ دیکھے ناشاہ میر کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ جلدی سے اس کے روم کی طرف بھاگی جب کہ عمران صاحب بھی جلدی سے ان کے پیچھے شاہ میر کو گھورتے ہوئے دیا کے کمرے میں داخل ہوئے

دیا کہ زرد پڑتی رنگت دیکھ کر ان کا دل بھی گھبرا گیا

میں بچی کے لیے دودھ لاتی ہوں ندا بیگم جلدی سے کچن میں گئی اور دودھ گرم کر کے لائی

## Posted On Kitab Nagri

جب کہ شاہ میر کبھی دیا کے ہاتھ سہلاتا اور کبھی پاؤں

دیکھ لیا اپنا فرمانبردار بیٹے کو دو جمعہ جمعہ چار دن نہیں ہوئے شادی کو اور پھول جیسی بچی کی یہ حالت کر دی  
تم ہمیں یہ بتاؤ اگر چھٹی پر ہو کر بھی سار سارا دن یوں مٹر گشت کرنا تھا تو شادی کرنے کیا ضرورت تھی بچی سارا  
دن بوکھلائی بوکھلائی پھرتی ہے عمران صاحب کا بس نہیں چل رہا تھا اس کی اتنی لاپرواہی پر اسے دو لگا دیں  
بیٹا یہ دودھ پیو طاقت آئے گی جسم میں ندا بیگم نے دیا کو ہوش میں آتے دیکھ کر کہا

سہارا دے کر اسے بٹھایا تو شاہ میر کی جان میں بھی جان آئی

یہ پیو دودھ انہوں نے دیا کے لبوں سے گلاس لگاتے کہا تو اس نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا  
مجھے نہیں ماما پلیز دل نہیں کر رہا دیا نے منمننا کر کہا تو انہوں نے گلاس پیچھے کر لیا ان کو جو حالت سمجھ آرہی تھی وہ  
نہیں چاہتی تھی کہ وہ زبردستی کر کے پلائے اور اس کا دل خراب ہو

میں جو س لے آؤ یا کچھ کھانے کو ندا بیگم نے گلاس سائیڈ پر رکھتے کہا تو دیا نے نامیں سر ہلا کر آنکھیں موند لی  
لیکن ابھی ندا بیگم یاد یا کچھ سمجھتی شاہ میر نے گلاس اٹھا کر دیا کا منہ اپنے ہاتھ میں دبوچ کر اس کے ہونٹوں سے لگا  
دیا

www.kitabnagri.com

دیا نے پیچھے کرنا چاہا لیکن اس نے سختی سے اس کے منہ سے گلاس لگائے رکھا جا کی وجہ سے دودھ چھلک کر اس کے  
کپڑوں پر بھی گر گیا

عمران صاحب تو اس کی حرکت پر تاؤ کھا کر رہ گئے

جب کہ ندا بیگم ارے ارے کرتی رہ گئی جب دودھ ختم ہو گیا تو اسے سائیڈ پر رکھ دیا جب کہ دیا کھانس کھانس کر  
اپنی سانس ہموار کر رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

ابھی عمران صاحب اسے دو لگانے کے لیے آگے بڑھتے کے ملازم کے ساتھ ڈاکٹر اندر آگئے  
السلام و علیکم ڈاکٹر نے مشترکہ سلام کیا تو عمران صاحب آ رہا کر باہر چلے گئے

-----

جبکہ شاہ میر وہی بیڈ پر براجمان ہو گیا

جس پر عمران صاحب نے پلٹ کر اسے سخت نظروں سے گھورا جس پر شاہ میر نے بے شرمیوں کی طرح انہیں  
دیکھ کر آنکھ دبائی تو وہ سٹپٹا کر وہاں سے چلے گئے  
آپ بھی پلیز باہر جائیں مجھے ان کا مکمل چیک اپ کرنا ہو گا ڈاکٹر نے شاہ میر کی طرف دیکھ کر کہا  
کیوں میرا جانا کیوں ضروری ہے میری بیوی ہے میرے سامنے ہی کریں شاہ میر نے سخت لہجے میں کہا تو ڈاکٹر بھی  
سٹپٹا گئی

شاہ میر بیٹا آؤ باہر انہیں چیک کرنے دو نڈا بیگم اسے بازو سے تھام کر زبردستی باہر لے گئی  
وہ باہر آیا تو عمران صاحب کو صوفے کی پشت سے سرٹکائے دیکھا  
شاہ میر آ کر تھپ سے ان کے ساتھ صوفے پر گرنے کے انداز پر بیٹھا تو وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے  
اور سخت نظروں سے اسے گھورنے لگے جس پر شاہ میر نے سر جھٹکا کیوں کہ وہ ابھی مذاق کے موڈ میں بالکل نہیں  
تھا اسے دیا کی فکر تھی وہ جتنا بھی ان کے سامنے شوخا بنتا وہ بھی جانتے تھے کیسے جان نکلی تھی تو ان کے روم میں  
بھاگا آیا تھا

ان شاء اللہ خیریت ہو گی انہوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر حوصلہ دیا تو شاہ میر نے سر ہلانے پر اکتفا کیا



## Posted On Kitab Nagri

شادی کے دن نئے ہو یا دس سال بعد کے بیوی کو شوہر کی محبت کے ساتھ اس کی توجہ اور فکر کی بھی چاہ ہوتی ہے جب سے وہ آئی ہے تم ہر وقت گھر سے غائب رہے ہو اسے توجہ اور محبت دو ٹھیک ہو جائے گی

ابھی وہ اسے سمجھا رہے تھے کہ ڈاکٹر دروازہ کھول کر باہر آئی

مبارک ہوشی از ایکسیکٹنگ ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا تو عمران صاحب اور ندا بیگم کے تو خوشی سے دل جھوم اٹھا ندا بیگم نے شاہ میر کو گلے لگا کر اس کی پیشانی چومی اور ڈاکٹر کی طرف متوجہ ہو وہ جو یقین اور بے یقینی کی کیفیت میں کھڑا تھا عمران صاحب کے گلے لگنے سے ہوش میں آیا

نالائق آج خوش کر دیا تم نے وہ فرحت جزبات سے بولے

لیکن ابھی آپ مجھے پھر سے گالیوں سے نوازنے والے ہیں

ابھی وہ اس کی بات کا مطلب سمجھتے جب وہ ایک ہی جست میں اپنے دروازے پر پہنچا کر کرا نہیں دیکھ کر آنکھ

دبائی اور دروازہ اٹھاہ سے بند کر دیا

www.kitabnagri.com

جب کہ وہ اس کی حرکت پر تمللا کر رہ گئے

آپ غصہ نہ کرے صبح مل لے گے ابھی انہیں ایک دوسرے سے بات کرنے دے ندا بیگم نے اپنے کمرے میں

جاتے ہوئے کہا تو وہ اپنی بیگم کو گھور کر رہ گئے جنہیں ہر حال میں وہ نالائق ٹھیک ہی لگتا تھا

-----

شاہ میر روم میں آیا تو دیا کو سامنے دروازے کی طرف پیٹھ کیے کھڑے ہوئے دیکھ کر شدید غصہ آیا

جس کی تھوڑی دیر پہلے طبیعت خراب تھی اب پھر سے اٹھ بیٹھی تھی



## Posted On Kitab Nagri

شاہ میر نے اپنے غصے پر قابو پا کر قدم دیا کی طرف لیے

پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لے کر اپنی تھوڑی اس کے کندھے پر ٹکائی

اور اپنے دونوں ہاتھ اس کے پیٹ پر رکھے

تھینک یو سوچ دیا شاہ میر نے محبت اور خوشی سے چور آواز میں سرگوشی کی

مجھے لگ رہا ہے میں آج مکمل ہو گیا ہوں مجھے مکمل کرنے کے لیے شکریہ مائے بے بی گرل دیا کو کندھوں سے تھام

کر اس کا رخ اپنی طرف کیا

اور پوری شدت سے اس کی دونوں گالوں پر اپنے لب رکھے

ابھی وہ اپنی شدتوں میں اضافہ کرتا جب دیا نے شاہ میر کو خود سے دور کیا اور خود دو چار قدم پیچھے ہو کر کھڑی ہو گئی

ابھی شاہ میر دیا کی طرف دوبار بڑھتا کہ دیا کی طرف دیکھ کر اس کا رنگ ایک دم سے فق ہوا

جو چھڑی اپنے پیٹ پر رکھ چکی تھی

یہ کیا پاگل پن ہے دیا ہٹاؤ چھری پیٹ سے

شاہ میر دبی دبی آواز میں دھاڑا

پہلے تم وعدہ کرو تم میرے بھائی کو کچھ نہیں کہو گے

دیا نے روتے ہوئے سرنا میں ہلا کر کہا

تو اس کی سوئی اسی بات پر اٹکی دیکھ کر شاہ میر کا میٹر شاٹ ہو گیا

تمہاری نظر میں میری اولاد میری چھوڑوں دیا ہمارے پیار کی نشانی ہے یہ اس کی کوئی اہمیت نہیں

## Posted On Kitab Nagri

اس سب میں اس معصوم کا کیا قصور جو اس دنیا میں بھی نہیں آیا شاہ میر نے بے یقینی سے دیا کو دیکھ کر کہا اسے ابھی بھی یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کی بیوی کی نظر میں اس کی یا اس کی اولاد کی کوئی اہمیت نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو بچانے کے لیے اپنے بچے کی جان لینے کی کوشش کر رہی ہے

ہاں نہیں ہے میر میں نہیں رہو گی تو کوئی اور مل جائے گی محبت پھر سے ہو جائے گی اولاد بھی ہو جائے گی لیکن میرا بھائی وہ مجھے دوبارہ نہیں ملے گا کیوں نہیں سمجھ رہے تم دیا نے چلاتے ہوئے کہا تو شاہ میر نے زخمی نظروں سے اس کی طرف دیکھا

دیا نے سر جھکا کر چھری کو دیکھا ابھی وہ کچھ کرتی کے شاہ میر ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور چھری ہاتھ سے کھینچ کر دور اچھالی

دیا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے سینے میں بھینچا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا منہ دبوچا  
انف از انف دیا شاہ میر شاہ بہت برداشت کر لی میں نے تمہاری منمنائیاں تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئے میری اولاد کے بارے میں ایسے کہنے کی

اور مجھے کوئی اور مل جائے گی تم نے سوچ بھی کیسے لیا دیا کہ میں تمہارے بغیر زندہ بھی رہ سکو گا

یہ اولاد اگر مجھے عزیز ہو گی بھی تو اس وجہ سے کہ اسے پیدا کرنے والی دنیا میں لانے والی میری محبوب بیوی ہے شاہ میر دیا کہ چہرے پر غرایا تو دیا کو اپنی جان سچ میں نکلتی محسوس ہوئی دیا ویسے ہی اس کے حصار پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی شاہ میر اسے لیے ایسے ہی بیڈ پر آیا اسے آرام سے بٹھایا

ایک دم چپ دیا اب ایک آنسو بھی تمہاری آنکھوں میں نادیکھو میں شاہ میر نے اس کے پاؤں کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا تو دیا ایک دم سے اس کے سینے سے آ لگی

## Posted On Kitab Nagri

وہ اس سے ناراض تھا لیکن وہ دیا کی طرح اپنے غصے اور ناراضگی میں اسے خود سے دور نہیں جھٹک سکتا تھا اسی لیے اپنا حصار اس کے گرد باندھ کر اس کی پیٹھ سہلانے لگا

جب کہ دیا جب رور و کرچپ کر گئی تو آہستہ سے اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا

دیکھو کتنا ظلم کیا ہے تم نے میری جان پر دیا کی آنکھوں کو اپنے آنکھوٹھے کے پوروں سے سہلا کر کہا تو دیا نے ایک سسکی کی

اپنے لب باری باری دیا کی دونوں آنکھوں پر رکھ کر پھر اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا

مجھ پر یقین رکھو دیا میں کچھ بھی غلط نہیں ہونے دوں گا اپنی آنکھیں دیا کی آنکھوں میں گاڑھ کر اسے یقین دلانے والے انداز میں کہا تو اس نے بھی سرہاں میں ہلایا

تم اب کبھی بھی خود کو نقصان نہیں پہنچاؤ گی وعدہ کرو مجھ سے شاہ میر نے اپنے لبوں سے ہلکے سے دیا کو لبوں کو چھو کر کہا تو اس نے شاہ میر کے کالر کو اپنی مٹھیوں میں دبوچ لیا اور اپنا منہ شاہ میر کی گردن میں چھپا لیا

مجھ پر یقین ہے نادیا شاہ میر نے پھر سے پوچھا مگر وہ خاموش ہی رہی جس پر شاہ میر نے غصے سے اپنے لب بھنچے

ابھی وہ وہاں سے اٹھتا جب اسے اپنی گردن پر نرم گرم سالمس محسوس ہوا دیا کے ہونٹوں کو اپنی گردن پر حرکت کرتے محسوس کر کے شاہ میر کو اپنے رگ و پے میں سکون سرایت کرتا محسوس ہوا

یہ لڑکی مجھے پاگل کر دے گی شاہ میر نے دل میں سوچا

کیونکہ ایک پل میں وہ اسے غصے سے پاگل کر دیتی اور دوسرے ہی لمحے خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دیتی ابھی

بھی شاہ میر کو اپنا دل بے قابو پاتا محسوس ہو رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

جب اس نے دیا کو بانہوں میں بڑھا اور اسے لیے بیڈ پر آیا آرام سے دیا کو بیڈ پر لٹا کر اس نے لائٹ آف کی اور سائیڈ لیپ ان کر دیا

کمبر ٹر کھول کر دیا کے اوپر دینے لگا تو اس نے شرٹ سے کھینچ کر شاہ میر کو اپنے اوپر جھکا لیا جس پر شاہ میر کچھ دیر دیا کی نظروں میں دیکھتا رہا

آہستہ سے جھک کر اپنے لب دیا کے لبوں پر رکھے جس پر دیا نے شاہ میر کی گردن پر حصار باندھ لیا لیکن کچھ ہی پل بعد شاہ میر پیچھے ہٹا

دیا کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑ کر کروٹ بدل کر سونے کی کوشش کرنے لگا

وہ نہیں چاہتا تھا وہ اپنے بے قابو ہوتے جذبات کے آگے بے بس ہو جائے وہ چاہتا تھا دیا کو احساس ہو اپنی غلطی کا وہ ہر بار اپنے غصے میں اسے کتنی تکلیف دے جاتی ہے

شاہ میر کی پیٹھ کی طرف دیکھ کر دیا کی آنکھیں نم ہوئی وہ خود کی کیفیت نہیں سمجھ پار ہی تھی اسے شاہ میر پر یقین تھا لیکن وہ خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی

اسے پتا تھا کہ غلطی اس کی ہے لیکن وہ دل میں شاہ میر کو منانے کا سوچ چکی تھی اسی لیے آگے ہو کر پیچھے سے شاہ میر کے گرد اپنا حصار باندھ دیا

اپنے سینے پر بندھے دیا کے ہاتھ کو دیکھ کر جھک کر ان پر اپنے لب رکھے

کافی دیر وہ ویسے ہی لیٹا رہا جب دیا کی بھاری ہوتی سانسوں کو محسوس کیا تو کروٹ بدل کر اسے اپنے حصار میں لے لیا

## Posted On Kitab Nagri

بیگم صاحبہ یہ صاحب جی نے بھیجا ہے منہا جو کچن میں کھانا تیار کر رہی تھی ملازمہ کی آواز پر پلٹ کر دیکھا  
کیا ہے یہ منہا نے حیرت سے استفسار کیا

بیگم صاحبہ یہ تو ڈرائیور دے کر گیا اس نے بس یہی کہاں کے صاحب جی نے بھیجا ہے آپ کے لیے ملازمہ نے  
منہا کو پکڑاتے ہوئے کہا تو اس نے سر ہلادیا

تم یہ کھانا دیکھو میں آتی ہوں ملازمہ کو کہہ کر منہا اپنے روم میں آئی

اور جیسے ہی کھول کر دیکھنا چاہا تو اندروائٹ اینڈ گولڈن کلر کا بہت پیارا کارڈ تھا

منہا نے جیسے ہی کارڈ کھولا تو بہت پیاری رائٹنگ میں تین حرف لکھیں ہوئے تھے جن کے آگے دل بنایا گیا تھا

For my Life♥

منہا نے اپنے ہونٹ ان لکھے ہوئے حروف پر رکھ دیے

اب اس کا دیہان گفٹ پر گیا تو اس نے جلدی سے نکالا ابھی وہ کھول کر دیکھتی کہ ماہر کی کال آگئی

منہا نے دھڑکتے دل کے ساتھ کال اٹینڈ کی

کافی دیر دونوں کے درمیان خاموشی حائل رہی

گفٹ دیکھ لیادونوں کے درمیان کی خاموشی کو ماہر کی گھمبیر آواز نے توڑا تو منہا کا دل بے ساختہ دھڑکا

امم۔ جی ابھی کھول ہی رہی تھی منہا نے اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا تو ماہر کے ہونٹوں پر

مسکراہٹ آئی

میں سامنے تو نہیں ہوں جو ایسے گھبرا یا جا رہا ہے ماہر نے سیٹ کی پشت سے سرٹکاتے گھمبیر آواز میں کہا تو منہا کا

فون تھا مے ہاتھ بری طرح سے کپکپایا



## Posted On Kitab Nagri

نن۔۔ نہیں تو ایسا کچھ نہیں اپنی آواز پر قابو پانے کی کوشش کرتے کہا  
تو ماہر کا زندگی سے بھرپور قہقہہ سنائی دیا تو منہا کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہوا  
اچھا سنو ماہر نے تھوڑے وقفے بعد کہا تو منہا نے سر ہلادیا جیسے وہ سامنے بیٹھا ہو یہی تو وہ کرتی تھی اسکی ہر بات کے  
جواب میں

ماہر نے اس کے نابولنے پر منہا کی ہر بات کے جواب والی حرکت یاد کی تو نفی میں سر ہلایا  
ایسے نہیں منو سامنے نہیں ہوں جو تمہاری آنکھوں اور سر کے اشارے دیکھ سکوں ماہر نے اپنی مسکراہٹ چھپا کر  
سنجیدہ آواز میں کہا  
تو منہا نجل سی ہو گئی

جی کہے میں سن رہی ہوں منہا نے فوراً سے کہا کہ وہ کتنی بیوقوفوں والی حرکتیں اس کے سامنے کر جاتی تھی  
تم سنتی ہی تو ہو لیکن سمجھتی نہیں

تمہیں کیا پتا زندگی میں تمہیں سننے کے لیے کتنا بے قرار ہوں  
اور کبھی جو تم بے مقصد بولو تو میں تمہارے لفظوں کو خود میں قید کر لو ماہر نے گھمبیر آواز میں کہا تو منہا کو اپنے جسم  
میں سنسناہٹ سی محسوس ہوئی

منہا نے بری طرح سے اپنے لب کچل ڈالے وہ اسے کی بے باک باتوں کا کیا جواب دیتی سو خاموشی سے تیز ہوتی  
دھڑکنوں سے وہ اس کو سن رہی تھی

منہا کی بھاری ہوتی سانسوں کو محسوس کر کے ماہر نے سیٹ کی پشت سے سر ہٹایا اپنی کمنیاں سامنے ٹیبل پر رکھ کر  
ایک ہاتھ سے ٹیبل پر رکھی منہا کی تصویر کو چھو کر جیسے اسے محسوس کرنا چاہا



## Posted On Kitab Nagri

منو میں چاہتا ہوں آج پھر تم اس رنگ کو پہن کر میرے لیے سجو جیسے ہماری منگنی پر تم میرے لیے سچی تھی  
تب میں جی بھر کر تمہیں اس رنگ میں نہیں دیکھ پایا آج میں چاہتا ہوں تم میری یہ خواہش پوری کر دو کرو گی نا  
لہجے میں آس لیے پوچھا تو منہا نے جلدی سے فون رکھ دیا  
جس پر ماہر نے ضبط سے اپنے جبرے بھنچ لیے  
جبکہ کئی آنسو منہا کی آنکھوں سے بہہ نکلے وہ خود کو اس رنگ کے قابل ہی نہیں سمجھتی تھی اب

شام میں ماہر گھر آیا تو دل میں امید تھی کہ شاید منہا نے وہ فراک پہنی ہو وہ جلد از جلد کمرے میں پہنچ کر منہا کو  
دیکھنا چاہتا تھا  
جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا تو منہا سادہ سے کاٹن کے جوڑے میں ملبوس دوپٹہ سر پر لیٹے نماز پڑھنے میں  
مصروف تھی

ماہر کی نظر بیڈ پر گئی تو وہ ڈریس ویسے ہی پیک پڑا ہوا تھا شاید اس نے کھولنے کی بھی زحمت نہیں کی تھی  
اپنے لب بری طرح کچلتے کبرڈ سے اپنے کپڑے لے کر واشروم چلا گیا  
ناجانے کتنی ہی دیر شاوَر کے نیچے کھڑے ہو کر خود کے جذبات پر قابو پایا  
وہ جیسے ہی فریش ہو کر باہر آیا تو منہا نے روم میں ہی اس کے لیے کھانا لگا دیا تھا

ماہر بنا کوئی بات کیے بیٹھ کر کھانا کھانے لگا اس سب کے دوران اس نے منہا کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا  
جب کہ منہا انتظار کر رہی تھی کہ وہ کب شکوہ کرے گا پچھلے دو سال سے یہی تو ہوتا آ رہا تھا وہ کچھ نا کچھ بھیجتا یا لاتا تو  
وہ اسے ویسے ہی رکھ دیتی لیکن گھر آ کر وہ اس بارے میں کوئی بات نا کرتا

## Posted On Kitab Nagri

اور نارمل بیہو کرتا جیسے نا اس نے کوئی فرمائش کی اور نا منہا نے رد کی لیکن آج وہ خاموش تھا کچھ بھی نہیں کہہ رہا تھا ناگلہ ناشکوہ صرف خاموشی ہی تھی اور یہی خاموشی منہا کو اندر سے مار رہی تھی

منہا نے نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا جو کھانا کھانے میں اس قدر مصروف تھا جیسے اس کے علاؤہ وہاں کوئی نہیں پہلے اس کی نظریں گھر آتے ہی منہا کے گرد ہی گھومتی تھی اور آج اس نے ایک نظر بھی نہیں دیکھا منہا انہیں خیالوں میں گم تھی جب ماہر کھانا کھاوا شروع کیا ہاتھ دھو کر بنا منہا کو دیکھے ٹیرس چلا گیا

ٹیرس کا دروازہ کھلنے پر منہا نے اپنے خیالوں سے چونک کر دیکھا تو ماہر وہاں نہیں تھا خالی برتن اٹھا کر کچن میں لائی ساتھ ماہر کے لیے چائے بنانے کے لیے رکھ دی سوچوں میں ماہر کی ناراضگی تھی وہ تو کبھی اس سے ناراض نہیں ہوا تھا

نا کبھی منہا نے اسے منایا تھا ہمیشہ وہی تو اس کے نکھرے اٹھاتا تھا اور آج وہ ناراض ہوا تو منہا کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اسے کیسے منائے

چائے کپ میں ڈال کر وہ کمرے میں آئی تو ماہر ابھی بھی ٹیرس پر ہی تھا ماہر آپ کی چائے منہا نے کپ اس کی طرف بڑھا کر کہا تو ماہر نے سرد نظروں سے اس کی طرف دیکھا بنا کچھ کہے کپ اپنے ہاتھ میں لے لیا

جبکہ منہا تذبذب کا شکار اپنی ہتھیلیاں مسلتی کبھی اس کے ہاتھوں کی طرف دیکھتی اور کبھی ماہر کے چہرے کو جو بالکل سپاٹ تھا

پھر آہستہ سے ماہر کے پیچھے آکر اس کے گرد اپنا حصار باندھ دیا اور سر اس کی پشت سے ٹکا دیا ماہر نے بنا کوئی تاثر دیے کپ وہی رکھ دیا اب وہ منہا کے بولنے کے انتظار میں تھا

## Posted On Kitab Nagri

جس نے ہمیشہ بولنے کی بجائے رو کر اپنے آنسوؤں سے ماہر کی شرٹ کو گیلا کرنا ہی بہتر سمجھا  
ایک تو وہ پہلے بہت کم بولتی تھی لیکن تب اس کی مسکراتی نظریں اور شرم سے سرخ پڑتے گال سب کچھ کہہ جاتے  
تھے اور اب اس کے آنسو

ماہر نے گہری سانس بھری اور اپنے سینے پر رکھے اس کے ہاتھوں کو تھام لیا  
مجھے وہ رنگ اپنے قابل نہیں لگتا مجھے لگتا ہے وہ رنگ میرے کردار پر لگے داغ کو واضح کر دے گا  
منہا نے سختی سے ماہر کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں دبو چتے ہوئے کہا تو ماہر نے افسوس سے سر جھٹکا  
آہستہ سے پلٹ کر بنا منہا کو سمجھنے کا موقع دے اسے اپنی بانہوں میں بھرا اور کمرے میں لا کر صوفے پر بٹھادیا اور  
خود اس کے سامنے بیٹھ گیا

میری بات کان کھول کر سنو منو تم میری بیوی ہو میری عزت اور یہ بات میں تم سے بھی بہتر جانتا ہوں کہ میری  
بیوی کہ دل میں صرف اور صرف میں ہوں اس کی سوچوں میں دل میں اور ہر آتی جاتی سانس میں صرف ماہر  
اکرام شاہ ہے

تو پھر بتاؤ مجھے جب میری بیوی میری وفادار ہے مجھ سے محبت کرتی ہے تو اس کا کردار کہا سے خراب ہو گیا  
منہا کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں تھام سر د آواز میں کہا تو منہا نے اپنا چہرہ ماہر کے سینے میں چھپا لیا میری طرف  
دیکھو منو

منہا کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا کیا تمہیں مجھ سے محبت نہیں کیا تم مجھ سے وفادار نہیں ماہر کے کہنے پر منہا نے  
روتے ہوئے نا میں سر ہلایا تو ماہر نے جھک کر اس کی آنکھوں پر اپنا لمس چھوڑا تو پھر کیوں بار بار ایک ہی بات کر کہ  
مجھے اور خود کو تکلیف دے رہی ہو

## Posted On Kitab Nagri

ایک عورت کا کردار تب خراب ہوتا ہے جب وہ اپنے شوہر یا باپ بھائی سے بے وفائی کرے اپنے شوہر کے علاوہ کسی غیر مرد کو سوچے جب تم نے ایسا کچھ نہیں کیا تو پھر کیوں منو میرے لیے تم کل بھی اتنی پاک اور باکردار تھی اور آج بھی وہ ایک آزمائش تھی منورب اپنے خاص بندوں کو آزمائش میں ڈالتا ہے تم جانتی ہونا کہ وہ کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا وہ جانتا تھا تم صابر ہو صبر کو لوگی اور دیکھو تمہارے وجہ سے وہ درندے اپنے انجام کو پہنچ گئے ہیں ورنہ ناجانے وہ کتنی معصوم لڑکیوں کو اپنی حوس کا نشانہ بناتے

آج کے بعد تم نے ایسا کچھ اگر اپنے بارے میں کہا تو میں سمجھو گا تم میرے کردار پر انگلی اٹھا رہی ہو کیونکہ تم اور میں ایک ہی تو ہیں

منہا کو اپنے حصار میں لیے وہ اپنی باتوں سے اس کی تکلیف کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا آپ کو آج کوئی آفس کا کام نہیں کرنا منہا نے اپنی ناک ماہر کی شرٹ سے صاف کرتے ہوئے کہا تو وہ اس کی حرکت پر مسکرا دیا

www.kitabnagri.com

کیوں میری بیوی مجھے کمرے سے نکالنا چاہتی ہے اپنی ناک منہا کی ناک سے مس کر کہہا تو وہ پیل میں سرخ ہوئی ماہر نے جھک کر نرمی سے اس کے ہونٹوں کو چھوا جس پر منہا سٹپٹا کر اس سے دور ہوئی نہیں میرا مطلب تھا آپ روز آتے اپنے سٹڈی روم میں گھس جاتے نا اسی لیے منہا نے دور ہونے کی کوشش کرتے کہا جسے ماہر نے ناکام بنا کر اپنے حصار میں لے کر گرفت سخت کر دی

## Posted On Kitab Nagri

لیکن آج میرا دل نہیں کر رہا ماہر نے اپنا چہرہ منہا کی گردن میں چھپاتے ہوئے کہا تو منہا کو لگا جیسے اس کے جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا ہو

ماہر کے لبوں کو اپنی گردن پر جا بجا محسوس کر کے منہا خود میں سمٹنے لگی

منہا کی بھاری ہوتی سانسوں کو محسوس کر کے ماہر نے مخمور ہوتی نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

میری اتنی سی قربت سے یہ حال ہے اور جس دن میں پوری طرح تم پر اپنے شدتوں سمیت چھا گیا تب کیا بنے گا

مسسز منہا کی سانسوں میں سانس لیتے ہوئے کہا تو شرم سے منہا کو اپنی پلکیں اٹھانا محال لگا

اففف میری نازک بیوی چلو سو جاتے ہیں ورنہ تم ایسے شرماؤ گی تو بندے کا ایمان ڈگمگا سکتا ہے منہا کا ہاتھ تھام کر اسے اٹھایا اور بستر پر آکر اپنی جگہ لیٹ گیا

منہا بھی لائٹ بند کر کے اپنی سائیڈ آکر لیٹ گئی

ابھی اسے لیٹے کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب اسے اپنی کمر پر ماہر کی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا تو وہ روح تک کانپ گئی

ایک ہی جھٹکے سے منہا کو کمر سے تھام کر اپنی جانب کھینچا اور اسے اپنے حصار میں قید کر لیا

مجھے لگتا ہے مجھے سنگل بیڈ لے لینا چاہیے اسی بہانے تم قریب تو ہو گی منہا کی گردن پر اپنا لمس چھوڑتے ہوئے کہا

تو ماہر کی بات پر اس کے ہونٹوں پر بھی شرکمی مسکراہٹ رینگ گئی

-----

منہا ابھی اپنے خیالوں میں گم تھی جب موبائل کی رنگ پر وہ چونکی ارد گرد نظر گھمائی تو ماہر کہی نہیں تھا چہرے پر افسردگی چھا گئی کتنے دن ہو گئے تھے اسے گئے ہوئے اور ایک بار بھی اس سے بات نہیں کی

موبائل پر مسلسل آتی کالز پر وہ ٹیبل تک گئی موبائل اٹھا کر دیکھا تو دیا کہ کال تھی



## Posted On Kitab Nagri

چہرے پر رونق واپس لوٹ آئی دیا کی باتوں سے اس کے وجود سے اسے ماہر کے ہونے کا احساس ہوتا تھا  
السلام و علیکم کیسی ہو دیا شاہ میر کیسا ہے منہا نے ایک ہی سانس میں پوچھ ڈالا تو دیا اس کے انداز پر - مسکرا دی  
و علیکم السلام میں ٹھیک ہوں اور میر بھی شاہ میر کے ذکر پر اس کی آواز خود بی خود دھیمی ہو گئی  
آنٹی کیسی ہے تمہارے پاس ہے یا گھر چلی گئی

نہیں وہ یہی ہے میرے پاس ہی مجھے تو کہہ رہی تھی ماہر جب آئے گا تب پھر سے چلے جائے گے اس سے پہلے  
تمہارے پاس سے ہو آتے انکل آنٹی بھی کیا سوچ رہے ہو گے  
لیکن تم نے منع کر دیا منہا نے آخر پر منہ بنا کر کہا تو دیا کو ہنسی آئی  
کل تم آنٹی کے ساتھ آ جانا پھر میں بھی تم لوگوں کے ساتھ آ جاؤ گی دیا نے کہا تو منہا کو حیرت ہوئی  
اگر تم نے آنا ہی ہے تو شاہ میر کے ساتھ آ جاؤ نا انکل آنٹی کو بھی ساتھ لیتے آنا نہیں اسلام آباد دکھائے گے منہا  
نے ایکسائیڈ ہوتے ہوئے کہا تو دیا نے اپنے لب بھینچ لیے  
نہیں صرف میں آؤ گی شاہ میر تو واپس ڈیوٹی پر جا رہا ہے نا دیا نے بہانا بناتے ہوئے کہا تو منہا نے بھی سمجھ کر سر ہلا  
دیا

www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے ہم آ جائیں گے کل  
آنٹی پاس ہیں تو بات کروادوں ان سے بھی  
ہاں ماما اپنے روم میں ہیں میں کرواتی ہوں  
مما یہ دیا سے بات کر لے منہا نے ان کے روم میں آتے ہوئے کہا تو انہوں نے مسکرا کر فون اس کے ہاتھ سے  
لے لیا



## Posted On Kitab Nagri

السلام و علیکم آنٹی

وعلیکم السلام کیسی ہو بیٹا گھر میں سب کیسے ہیں

سب ٹھیک ہیں مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے لیکن منہا کے سامنے نہیں دینے کا تو انہوں نے منہا کی طرف دیکھا جو ان کی طرف ہی دیکھ رہی تھی

ہاں الحمد للہ سب ٹھیک انہوں نے مسکرا کر دیا سے کہا منہا میرے لیے چائے لادو سر میں درد ہو رہا ہے دیا سے بات کرتے انہوں نے بہانے سے منہا سے کہا تو وہ سر ہلا کر چلی گئی

کیا کہنا تھا بیٹا انہوں نے فکر مندی سے استفسار کیا تو دیا نے ان سے ماہر اور شاہ میر کے بارے میں سب بتا دیا اب تم کیا چاہتی بیٹا وہ بتاؤ

ٹھیک ہے ہم کل آجائیں گے دیا کے جواب پر انہوں نے کال کاٹ دی اور گہری سوچ میں مبتلا ہو گئی

منہا اور اس کی ماما دوپہر تک دیا کو لینے آگئے تھے  
منہا کا کہنا تھا جب تک ماہر گھر نہیں آجاتا وہ دیا کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتی ہے جس پر انہوں نے کھلے دل سے اجازت دے دی تھی

دیا نے منہا کی ماما کو اشارے سے اپنے ساتھ روم میں آنے کا کہا تو انہوں نے اٹھنے سے پہلے کسی کو میسج ٹائپ کر کے سینڈ کیا اور پھر وہ اس کے پیچھے اس کے روم میں آگئی

تم نے اسے بتایا کہ کہا جا رہی ہو تم  
نہیں ضروری نہیں سمجھا میں نے

## Posted On Kitab Nagri

بات تمہارے ضروری سمجھنے کی نہیں اس کی اجازت کی ہے  
کس اجازت کی بات کر رہی ہے آپ  
یہ بات تم بہتر جانتی ہو

جانتی تو آپ بھی ہیں تو پھر کیوں تماشا دیکھنا چاہتی ہیں

وہ محبت کرتا ہے کیا کیا نہیں دیکھانچے نے تم نے بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی اور اب پھر جا رہی ہو اس پر نہیں تو خود  
پر رحم کر لو

رضیہ بیگم سے دیا کی کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی ان سے فون پر ہی رابطہ ہوتا تھا لیکن وہ ان سے اب شئیر کرتی تھی وہ  
صرف منہا کی ہی نہیں دیا کی بھی ماں بن چکی تھی  
خود پر اور اس پر رحم کر رہی ہوں تو جا رہی ہوں

گئی تو پہلے بھی ہو لیکن قسمت ہمیشہ اسی کے پاس لے آئی ہے نہ اس بار بھی ایسا ہوا تو مجھے ڈر ہے کہی اس کا ضبط  
جواب نہ دے جائیں اور جس چیز پر انسان صبر کر لیتا ہے نہ وہ سامنے بھی ہو تو نظر میں نہیں ہوتی  
اور تم دونوں لڑکیاں انتہا کی بیوقوف ہو اور تم دونوں سے زیادہ بیوقوف وہ ہیں جو تم لوگوں کی یہ حرکتیں برداشت  
کرتے ہیں چپ چاپ

میں یہاں آئی ہوں تو تمہیں سمجھانے لے کرتب ہی جاؤ گی جب تمہارا یہ شوہر اجازت دے گا انہوں نے  
دروازے پر کھڑے شاہ میر کو دیکھا جو سرخ ہوتی آنکھوں سے دیا کو گھور رہا تھا  
ان کی بات پر دیا نے حیرت سے پلٹ کر دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

شاہ میر دودن پہلے گھر سے گیا تھا اور جاتے وقت دیا سے کہا تھا کہ وہ ایک ہفتے تک اجائے گا لیکن اسے نہیں پتا تھا وہ ایسے اچانک سے آجائے گا

اپنے سامنے شاہ میر کو دیکھ کر دیا کا رنگ ایک دم سے فق ہوا  
جب کہ رضیہ بیگم کمرے سے باہر چلی گئی  
دیانے جلدی سے اپنا رخ کبرڈ کی طرف کیا

جب شاہ میر اس کے پیچھے آکر کھڑا ہوا تو دیا کو اس کی گرم سانسوں سے اپنی گردن کی جلد جھلستی محسوس ہوئی  
دیانے جلدی سے وہاں سے ہٹنا چاہا جب شاہ میر نے کلائی سے پکڑ کر روکا  
کیا تم پھر مجھے چھوڑ دو گی لہجے میں بے بسی اور دکھ شامل تھا  
وہ کچھ دیر اس کی طرف دیکھتی رہی اور پھر آہستہ سے دو قدم چل کر اس کے بالکل قریب آکر اس کے دونوں ہاتھ تھام کے باقی کا بھی فاصلہ ختم کر کے اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی لگا کر ایک لمبی سانس کھینچ کر اس کی خوشبو کو محسوس کیا

تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے اپنا ایک ہاتھ اس کے بائیں گال پر رکھا شاہ میر نے سکون سے اپنی آنکھیں بند کر لی جب کہ وہ کہہ رہی تھی تمہیں پتا ہے کی تم میرا عشق ہو تم ہوتے ہو تو مجھے لگتا ہے کہ زندگی ہے لیکن کچھ چیزیں اور لوگ ہمیشہ ادھورے ہی رہ جاتے ہیں ان کے نصیب میں مکمل ہونا نہیں لکھا ہوتا اور شاید کچھ رشتے بھی مجھے معاف کر دینا

اور میں نے کبھی تمہیں پہلے نہیں چھوڑا میر وہ بس ایک غلط فہمی تھی جو ہمارے ملنے پر دور ہو گئی  
دیا کی بات پر شاہ میر تلخی سے مسکرایا

## Posted On Kitab Nagri

میں عشق تو ہوں لیکن یقین نہیں شاہ میر نے تلخ لہجے میں کہا اور دو قدم پیچھے ہو کر کھڑا ہو گیا  
تمہیں اپنے بھائی سے محبت ہے وہ عزیز ہے میں جانتا ہوں لیکن تمہیں مجھ پر یقین نہیں یہ بات مجھے جیتے جی مارنے  
کے لیے کافی شاہ میر کی بات پر دیا نے تڑپ کر اس کی طرف دیکھا  
ایسا کچھ نہیں میر دیا جلدی سے اس کی طرف بڑھی تو شاہ میر نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا  
تم مجھ سے عشق نا کرتی دیا بس یقین کر لیتی تو تمہارا یقین ہی مجھے سرشار کر دیتا  
تم سے بس یہی کہو گا دو ہفتوں تک ویٹ کر لو پھر اگر تم نے جانا ہوا تو میں خود چھوڑ آؤ گا  
اور پھر وہ کمرے سے نکلتا چلا گیا

منہا اور رضیہ بیگم کو دیا نے کافی روکنے کی کوشش کی لیکن وہ یہ کہہ کر ٹال گئی جب ماہر آئے گاتب آئیں گی  
مجھے تو اس لڑکے کی سمجھ نہیں آتی یا تو وہ اس یونٹ دو تین مہینوں کے لیے چلا جائے تاکہ دس دن سکون سے چھٹی  
آئے

یہ دو دن آتا ہے پھر دس دن غائب ہو جاتا ہے اور ان دو دنوں میں بھی سارا دن گھر سے غائب رہتا ہے عمران  
صاحب اپنا غصہ دباتے ہوئے ندا بیگم سے بولے

آج آتا ہے تو میں بات کرتی ہوں اس سے انہوں نے جواب دیا تو وہ سر ہلا گئے

صاحب جی باہر کوئی فارس بابو آئے ہیں کہہ رہے چھوٹی بی بی جی کہ کزن ہیں ملازمہ نے آکر ندا بیگم سے کہا تو وہ  
اپنی جگہ سے جلدی سے اٹھی

باہر کیوں کھڑا کیا ہے اندر بلا کر لاؤ

میں دیا کو بلاتی ہوں وہ دیا کے کمرے کی طرف بڑھی

## Posted On Kitab Nagri

تم نے بتایا ہی نہیں آنے کا دیندا بیگم کے بلانے پر ان کے ساتھ ہی ڈرائینگ روم میں آئی تو فارس کو دیکھ کر کہا  
جو آتے ہی عمران صاحب سے گپے ہانکنے لگ گیا تھا  
کیونکہ میں بے وفاؤں سے بات نہیں کرتا فارس نے منہ بناتے کہا تو دیا کو ہنسی آگئی  
کیوں انکل ٹھیک کہا نا فارس نے عمران صاحب سے تائید لینا چاہی جیسے ان سے بہت یارانہ رہا ہو اس کا  
فارس کی بات پر انہوں نے مسکراتے ہوئے سر ہلادیا  
بیٹا مجھے لگتا ہے تمہاری کزن پر اس کے شوہر کا اثر ہو گیا ہے وہ بھی گدھا بڑا بے وفا ہے انہوں نے بھی دیا کو تنگ  
کرتے ہوئے کہا تو دیندا بیگم بھی قہقہہ لگا کر نہس پڑی  
تم لوگ باتیں کروں میں کھانا لگواتی ہوں ندایگم نے اٹھتے ہوئے کہا  
میں بھی ساتھ آتی ہوں ماما دیا نے بھی ان کی تقلید میں اٹھتے ہوئے کہا نہیں کوئی ضرورت نہیں تم یہی بیٹھو پہلے  
طبعیت ٹھیک نہیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کرنا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/Fb/Pg/Kitab-Nagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

وہ اسے ٹوک کر خود کچن میں چلی گئی تو وہ تینوں باتوں میں مصروف ہو گئے  
تمہارے آنے سے کچھ دیر پہلے ہی منہا اور آنٹی گئے تھے تم نے آنا تھا تو بتا دیتے تو وہ بھی تمہارے ساتھ آ جاتی  
نہیں میں تو کافی دن سے بزنس کے سلسلے میں آیا تھا آج فری ہوا تو سوچا تمہاری طرف چکر لگا لوں فارس نے عمران  
صاحب اور دیا کی طرف دیکھ کر تفصیلی جواب دیا

تو دیا نے سر ہلادیا

اچھا کیا بیٹا تم آ گئے آئندہ بھی اگر چکر لگے تو ضرور ہمارے پاس بھی آیا کرنا اپنا ہی گھر سمجھو

عمران صاحب نے اپنائیت سے کہا

آ جاؤ بچوں کھانا لگ گیا ہے ندا بیگم کے بلانے پر وہ سب ڈائینگ ٹیبل پر آ گئے



## Posted On Kitab Nagri

ایک دوسرے کے ساتھ ہنسی مزاق کرتے وہ کھانا کھانے میں مصروف تھے تبھی شاہ میر بھی گھر داخل ہوا اپنے سامنے فارس کو دیا کی ساتھ والی چٹیر پر بیٹھا دیکھ غصے سے رگیں تن گئی اس کی اپنی گھر موجودگی اسے گوارا نہیں تھی کہا وہ دیا کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا عمران صاحب کی اس پر نظر گئی تو انہوں نے آنکھیں گھما کر اسے ایسے نظر انداز کیا جیسے وہ وہاں ہو ہی نا تن فن کرتا وہ دیا کہ سر پر جا کر کھڑا ہو گیا تو ندیا بیگم اور دیا نے چونک کر اسے دیکھا جولال بھبھو کا چہرہ لیے فارس کو گھورنے میں مصروف تھا جبکہ فارس اور عمران صاحب اپنی باتوں میں ایسے مصروف تھے جیسے ان کے علاوہ وہاں کوئی بھی نہیں شاہ میر نے ایک ہی جھٹکے میں دیا کو بازو سے کھینچ کر کرسی سے اٹھایا تو وہ شاہ میر کے ایسے کھینچنے پر اس کے سینے سے آگئی دیا کو سب کے سامنے شاہ میر کے ایسے رد عمل کی امید نہیں تھی اب وہ کانپتے دل کے ساتھ شاہ میر کو دیکھ رہی تھی کیا اب وہ اسے سب کے سامنے ڈانٹے گا اسے پتا تھا وہ فارس کو پہلے دن سے پسند نہیں کرتا کیا اپنی ناپسندیدگی کی وجہ سے وہ اسے سب کے سامنے ذلیل کر دے گا جبکہ شاہ میر نے دیا کے چہرے پر ڈر محسوس کر کہ اسے ایک پل کو شرمندگی محسوس ہوئی تو بنا کسی کی پرواہ کیے جھک کر اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا تو دیا اس کے اس عمل پر سٹپٹا کر ایک دم سے سے پیچھے ہونا چاہا تو شاہ میر نے اس کی کمر میں بازو حائل کر کہ اپنے سینے سے لگالیا

## Posted On Kitab Nagri

جبکہ اس عمل پر عمران صاحب خو نوار نظروں سے اسے گھور رہے تھے  
سلام کرو دیا کازن ہے یہ عمران صاحب نے دبے دبے غصے میں شاہ میر سے کہا تو اس نے ان سے زیادہ خو نوار  
نظروں سے فارس کو دیکھا

آؤ اچھا سالاجی آئیں ہیں السلام وعلیکم سالاجی شاہ میر نے دانت پیس کر فارس سے کہا تو

اس نے چونک کر ایسے دیکھا جیسے اسے شاہ میر کے آنے کا پتا ہی ناچلا ہو

جبکہ شاہ میر کے سالاکہنے پر اس نے دل میں اسے دو سو گالیوں سے نوازا

وعلیکم السلام فارس نے بھی دانت پیستے جواب دیا

جبکہ دیا مسلسل خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی جس پر شاہ میر کی گرفت اس کی کمر پر مضبوط سے مضبوط  
ہوتی گئی

دیا کو شاہ میر کی انگلیاں اپنی جلد میں دھنستی محسوس ہو رہی تھی

بے بی گرل بتایا اپنے بھائی کو کہ یہ ماموں بننے والا ہے شاہ میر نے آنکھوں میں دنیا جہان کی محبت سمیٹ کر کہا تو دیا  
نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھا

www.kitabnagri.com

عمران صاحب کو بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کا بھتیجا اس وقت جل بھن رہا ہے تو انہوں نے تاسف سے سر جھٹکا  
تمہارے آنے سے پہلے کافی تفصیل سے ہماری باتیں ہو گئی ہیں لیکن تمہیں کافی دیر ہو گئی انہوں نے بھی جلتی پر  
تیل ڈالنے کا کام کیا

تو شاہ میر نے اپنی انگلیوں پر اتنا دباؤ بڑھایا تو دیا نے بامشکل پانی چیخ رو کی

چچی میں اپنی بیگم کے ساتھ لانگ ڈرائیو پہ جارہا ہوں واپسی تھوڑی لیٹ ہو گی شاہ میر نے ندا بیگم کو دیکھ کر کہا

## Posted On Kitab Nagri

ہاں بیٹا اور دیا کو کچھ راستے میں کھلا بھی دینا یہ کھانا دیکھ کر اس کی طبیعت خراب ہو رہی تھی کچھ کھایا ہی نہیں  
ندا بیگم کی بات پر شاہ میر نے سر ہلایا اور دیا کو ایسے ہی اپنی گرفت میں لیے باہر کی جانب قدم بڑھائے

دیا کو گاڑی میں آرام سے بٹھا کر وہ اپنی سائیڈ پر آیا جبکہ دیا کو امید تھی کہ ہمیشہ کی طرح اسے بٹکنے کے انداز میں  
بٹھائے گا لیکن اس کی ناراضگی میں بھی اپنی فکر کرتے دیکھ کر لبوں پر مسکراہٹ ریگ گئی  
جبکہ اب شاہ میر تم فن کرتا اپنا سائیڈ پر آیا اور زن سے گاڑی وہاں سے نکالتا چلا گیا  
جبکہ غصہ ضبط کرنے کے چکر میں چہرہ اسرخ ہوئے جارہا تھا  
دیانے اپنے خشک ہوتے ہونٹ تر کر کے اس کی جانب دیکھا  
مجھے لگا تم مجھے ڈانٹوں گے

دیا کہ بات پر شاہ میر نے ایک ہی جھٹکے میں گاڑی روکی اور تن فن کرتا اس کی سائیڈ آکر اسے بازو سے پکڑ کر باہر  
نکال کر دروازہ اتنی زور سے بند کیا کہ دیا کو اپنے کان کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے  
شاہ میر نے دیا کو گاڑی کے دروازے سے پن کر کے اس کے دونوں اطراف میں اپنے ہاتھ رکھ دیے  
مجھے ہر اس شخص سے پروہلم ہے جو تمہارے قریب آنے تم سے باتیں کرنے کی کوشش کرے گا  
یہ حق صرف اور صرف میرا ہے اور اپنا حق میں کسی کو نہیں دیتا

لیکن اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ میں بلا وجہ کسی تھرڈ پرسن کی وجہ سے اپنی بیوی کو کسی کے بھی سامنے  
ذلیل کر دوں شاہ میر نے سرد آواز میں کہا تو دیا کو اپنا رویہ یاد کر کہ شرمندگی محسوس ہوئی

## Posted On Kitab Nagri

آنکھیں پل میں نم ہوئی تو شاہ میر نے تاسف سے اس کی طرف دیکھا اور پھر ہمیشہ کی طرح دیا کو سمجھنے کا موقع دیا  
بغیر اس کے ہونٹوں پر جھک آیا

اپنی سانسوں کو دیا کہ سانسوں میں الجھا کر ہمیشہ کی طرح اسے بے بس کر دیا

شاہ میر کی بڑھتی شدت پر دیا نے پیٹھ سے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچ لیا دیا کے عمل پر شاہ میر نے اسے  
شدت سے اپنے سینے میں بھیج لیا

دیا کہ قربت میں ہمیشہ کی طرح وہ ساری دنیا بھول جاتا تھا جیسے اب وہ یہ تک بھول چکا تھا وہ صبح سے اس سے بہت  
ناراض تھا دیا نے اسے کتنی تکلیف پہنچائی اگر کچھ یاد ہوتا تھا تو وہ اس کا بے پناہ عشق جو اس کے سر چڑھ کر بولتا تھا  
جو اس کی ناراضگی اور ہر تکلیف سے بڑھ کر تھا

اپنی شرٹ پر کھیچاؤ محسوس کر کے اپنے لب آہستہ سے دیا کے لبوں سے جدا کیے جس پر اس نے ہانپتے ہوئے اپنے  
سر شاہ میر کے سینے سے ٹکا دیا

دیا کو گہرے سانس بھرتے دیکھ کر شاہ میر نے اس کی پیٹھ سہلائی جبکہ ہونٹوں پر گہری مسکراہٹ تھی  
دیا نے ایک دم سے شاہ میر کو پیچھے کر کے اس کے سینے پر مکہ برسانہ شروع کر دیے

تم میر تمہیں ذرا میری طبیعت کا احساس نہیں دیا نے روہانسی آواز میں کہا تو شاہ میر نے ہنستے ہوئے اس کے ہاتھ  
تھام کر گاڑی سے لگا دیے

جیسے تمہیں میرے دل کا احساس نہیں کہ کتنا تڑپا ہے اتنے دن سے تمہاری قربت کے لیے دیا کی گردن میں منہ  
چھپا کر اس کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے کہا تو دیا گردن تک سرخ پر گئی

جبکہ شاہ میر بے خود ہوتا دیا کی گردن پر جا بجا اپنے جنون کی داستان رقم کرنے لگا

## Posted On Kitab Nagri

مم۔ میر ہم روڈ پر ہیں دیا نے شاہ میر کی بڑھتی بے باکیوں پر منمننا کر کہا تو شاہ میر نے اپنی سرخ ہوتی آنکھیں اٹھا کر دیا کی آنکھوں میں دیکھا

آج تو فرار ناممکن ہے بے بی گرل بیٹ اس سے پہلے میرے اس بے بی کی بھوک کا انتظام کرتے ہیں دیا کے پیٹ کو ہلکے سے اپنے ہونٹوں سے چھو کر کہا تو دیا کو شرم سے اپنا سراٹھانا محال لگا جبکہ شاہ میر نے مسکراتے ہوئے اسے گاڑی میں بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھا اور دیا کہ طرف دیکھا جو اپنے لب کچلتی باہر دیکھ رہی تھی شاہ میر نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما اور گاڑی سٹارٹ کر دی

صاحب جی وہ بیگم صاحبہ کی صبح سے طبیعت خراب ہے ابھی بھی وہ کمرے میں رو رہی ہیں میں نے ڈاکٹر کو بلانے کا کہا لیکن وہ مانی نہیں رضا کو ملازمہ نے بتایا جو ابھی گھر آیا تھا کیا مطلب طبیعت خراب تھی اور ڈاکٹر کو نہیں بلایا فوراً سے ڈاکٹر کو کال کر کے بلائیں اور کچھ کھایا ہے فجر نے نہیں صاحب جی میں نے ابھی ملازمہ بات پوری کرتی کہ رضا سخت لہجے میں بولا حد کرتی ہیں آپ صبح سے اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ڈاکٹر کو نہیں بلایا تو کھانا تو کھلا سکتی تھی آپ رضا نے ملازمہ کی بات کاٹ کر جھنجھلا کر کہا اسے خود پر جی بھر کر غصہ آیا لیکن وہ خود بھی مجبور تھا جانتا تھا اسے ٹائم نہیں دے پاتا لیکن یہ مشن بہت امپورٹنٹ تھا

اب بس دو دن رہ گئے تھے پھر ان کا یہ مشن ختم ہو جانا تھا فجر کی ناراضگی اور اس کی فکر تھی لیکن اپنے فرض سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا



## Posted On Kitab Nagri

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو گھپ آندھیرے میں فجر کی سسکیاں سنائی دی تو رضا کو لگا کسی نے اس کا دل مٹھی میں بند کر دیا ہو فوراً سے ساری لائٹس اون کی اور نظر فجر کی تلاش میں دوڑائی جو اسے واشروم کے باہر منی کاؤچ رکھے اسے پر اوندھے منہ لیٹی نظر آئی تو رضا کی جان لبوں پر آگئی ایک ہی جست میں اس کے پاس پہنچ کر اسے اپنی بانہوں میں بھر کر بیڈ پر لایا رضا کے اٹھانے پر فجر کی سسکیوں میں اضافہ ہو گیا

فجر میری چڑیا کیا ہوا درد ہو رہا ہے کیا اپنے ہاتھوں سے اس کے بال چہرے سے پیچھے کرتے ہوئے پوچھا آنکھوں کے پوٹے رو رو کر سو جھ چکے تھے چہرہ درد برداشت کرنے یا رو کر سرخ ہوا پڑا تھا جیسے ابھی خون چھلک پڑے گا

فجر کی ایسی حالت دیکھ کر رضا کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا

رضا کے ہاتھوں کو اپنے چہرے سے ہٹا کر تکیے میں میں چھپا کر سسکنا شروع کر دیا تو رضائے بے بسی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا

تت۔۔ تم وو۔۔ ہی۔۔ جج۔۔ جا۔۔ و۔۔ جج۔۔ ہاں۔۔ رات۔۔ سس۔۔ سے۔۔ تھ۔۔۔۔۔ سسکیوں میں بامشکل اپنی

بات پوری کرتے ہوئے کہا تو رضائے ایک ہی جھٹکے میں فجر کو سیدھے کر کہ اپنے سینے میں بھینچ لیا

ایم سوری میری جان ایم ریلی سوری آئندہ ایسا نہیں ہو گا میں کبھی اپنی چڑیا کو ایسے نہیں چھوڑ کر جاؤ گا فجر کو مسلسل خود میں بھینچتے ہوئے کہا تو فجر نے رضا کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچ لیا

جبکہ رضائے آہستہ آہستہ پیٹھ سہلا کر اسے نارمل کرنا چاہا جب رضا کو لگا اب وہ پہلے سے بہتر ہے تو آرام سے اپنے سامنے کیا



## Posted On Kitab Nagri

سو جھی ہوئی آنکھوں کو اپنے لبوں سے چھوا کیا ہوا ہے فجر کہاں درد ہے مجھے بتاؤ دیکھو تمہیں اس حالت میں دیکھ کر مجھے تکلیف ہو رہی ہے فجر کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر اس کی سو جھی ہوئی آنکھوں کو اپنے آنکھوٹھے کے پوروں سے سہلاتے ہوئے فکر مندی سے استفسار کیا

تو فجر نے رضا کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر اپنا سراں کے سینے میں چھپا لیا مجھے رات سے بہت دوش ہو رہی ہے رضا میں تھک گئی تھی دوشروم جا جا کر اسی لیے میں کاؤچ دوشروم کے پاس کھینچ لیا رضا کی شرٹ پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا تو رضا نے اپنے لب ہولے سے اس کے بالوں سے مس کیے

تو ڈاکٹر کو کیوں نہیں بلانے دیا رضا نے خفگی سے کہا تو فجر نے سراٹھا کر اس کی طرف دیکھا مجھے ڈاکٹر کو نہیں بتانا آتا نا وہ پہلے میں کبھی بیمار نہیں ہوئی اگر ہوتی بھی تھی تو ماما ہی بتاتی تھی مجھے کیا پرالیم ہے مجھے شرم آتی ہے اپنی ناک رضا کی شرٹ سے صاف کرتے ہوئے کہا تو رضا اس کے ریزن پردل میں عش عش کر اٹھا

مطلب ڈاکٹر کو بتاتے ہوئے شرم آتی ہے خود کی چاہے جان چلی جائے رضا نے اپنی عقل مند بیوی کی باتوں پر افسوس سے سر ہلایا

تمہاری شرم کے چکر میں میرا چاہے نقصان ہو جاتا رضا نے فجر کا چہرہ اسامنے کرتے ہوئے کہا تو اس نے منہ پھیر لیا اتنی نقصان کی فکر ہوتی ہے تو ہر روز رات کو کیوں چھوڑ کر چلے جاتے ہو فجر نے منہ بنا کر کہا تو رضا کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

## Posted On Kitab Nagri

تو میری چڑیا کو کیا پر اہلم ہے رات کا ادھورا چھوڑا کام صبح آکر پورا تو کرتا ہوں نارضا کہ زو معنی بات پر فجر نے سٹیٹا کر اس کی طرف دیکھا جو اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا

فجر نے نظریں پھیرنی چاہی تو رضائے گرفت مضبوط کر دی جس سے فجر اپنے چہرے کو حرکت نہیں دے سکے جس پر اس نے اپنی نظریں جھکا دی

میرا تو ارادہ تھا گھر جا کر اپنی ساری تھکن اپنی چڑیا پر اتار دوں اور پھر اسے اپنی بانہوں میں بھر کر اس کی قربت میں میٹھی نیند سو جاؤں رضائے جھک کر فجر کے کان میں سرگوشی کی تو اسے اپنے جسم میں سنسناہٹ محسوس ہوئی دل اتنی زور سے دھڑکنا شروع ہوا کہ فجر کو لگا کہ رضا با آسانی اس کی دھڑکنوں کے شور کو سن سکتا ہے

ابھی رضا جھک کر کوئی گستاخی کرتا کہ کمرے کا دروازہ انکھلا ہوا تو رضائے ایک نظر فجر کے چہرے کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے کانپنے میں مصروف تھی ہستے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑ کر دروازے تک گیا اور دروازہ کھولا تو سامنے ڈاکٹر تھی

ڈاکٹر کو اندر آنے کا راستہ دیا تو وہ مشترکہ سلام کر کے اندر داخل ہوئی

آپ باہر چلے جائیں مجھے اکیلے میں ان کا چیک اپ کرنا ہو گا ڈاکٹر نے پلٹ کر کہا تو رضائے ہونٹ دبا کر مسکراہٹ روکی اور سنجیدہ آواز میں گویا ہوا

لیکن ڈاکٹر میری بیوی کو اپنی پر اہلم بتاتے ہوئے شرم آتی ہے میں چلا گیا تو کون بتائے گا فجر کو نظروں کے حصار میں رکھ کر کہا تو فجر کان کی لو تک سرخ پر گئی

اور بامشکل نظریں اٹھا کر رضا کو گھورنے کی کوشش کی

## Posted On Kitab Nagri

میں جاتا ہوں لیکن مسئلہ بتادوں میری بیگم کو رات سے ووٹ ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے کاؤچ واشروم کے پاس سیٹ کر لیا کیونکہ یہ تھک گئی تھی باقی آپ خود دیکھ لیں رضا مسکراتے ہوئے کمرے کا دروازہ بند کر گیا جبکہ فجر نے دانت پیس کر اس کی پشت کو دیکھا

-----

وہ بے چینی سے ڈاکٹر کے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا کتنی دیر ہو گئی تھی دوبار تو دروازہ بھی ناک کر چکا تھا جس پر ڈاکٹر نے ویٹ کرنے کو کہا تھا

ایک تو نیند سے برا حال تھا پھر فجر کی فکر ابھی تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ کب پھر جانا پڑ جائے اسی لیے وہ یہ وقت فجر کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا

ابھی وہ دوبار اسے پھر دستک دیتا کہ ڈاکٹر مسکراتی ہوئی دروازہ کھول کر باہر آئی تو رضا جلدی سے ان کی طرف لپکا سب ٹھیک تو ہے نا ڈاکٹر طبیعت زیادہ تو خراب نہیں ہوئی رضا نے ایک ہی سانس میں فکر میں استفسار کیا تو ڈاکٹر مسکرا جی

جی ایوری تھنگ از او کے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آپ کے لیے خوشخبری ہے پوروائف از پریگنٹ ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا تو رضا کا حیرت سے منہ کھل گیا اور آنکھیں پھاڑے ڈاکٹر کو دیکھنے لگا جواب اپنا بیگ لے کر باہر کی جانب چلی گئی

جبکہ رضا بھی بھی وہی بے یقینی کی کیفیت میں کھڑا ہوا تھا ایک دم سے ہوش میں آ کر کمرے کی طرف دوڑ لگائی وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو فجر نے شرما کر اپنا چہرہ بلیکٹ میں چھپا لیا جس پر رضا کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ آئی دروازہ الاک کر کہ جیسا ہی مڑا تو کسی نے دروازے ناک کیا تو رضا کو جی بھر کر کوفت ہوئی

## Posted On Kitab Nagri

کیا مصیبت ہے کھا جانے والے انداز میں دروازہ کھول کر بولا تو سامنے ملازمہ ہاتھ میں سوپ لیے کھڑی تھی اپنے لہجے پر افسوس ہوا تو معذرت کر کے سوپ پکڑ کر دروازہ بند کیا  
یہ سوپ رکھ کر جا رہا ہوں میرے فریش ہونے تک جتنا شرمناک ہے شرمالو اپنے لب دانتوں میں دبا کر فجر سے کہا جو خود کو مکمل طور پر بلینکٹ میں چھپا چکی تھی  
رضا مسکراتے ہوئے اپنے کپڑے لے کر واش روم میں چلا گیا تو فجر نے جلدی سے بلینکٹ اتار کر سوپ پیا اور پھر اس میں گھس گئی

وہ جیسے ہی باہر آیا تو نظر فجر پر گئی جواب بھی ویسے ہی لیٹی ہوئی تھی  
اپنے بیگ کے پاس جا کر اس میں سے ایک کالے رنگ کی گھٹلی نکالی  
لائٹ آف کر کے فجر کے پاس بستر پر نیم دراز ہو گیا سائیڈ ٹیبلپ اوں کر کے اس گھٹلی کو کھولا جس میں ایک بہت پیارا بٹر فلائے شیپ میں ڈائمنڈ کا پینڈیٹ تھا جس پر لائٹ گرین کلر کے نگ لگے ہوئے تھے  
رضانے ہاتھ بڑھا کر بلینکٹ اٹھانا چاہا لیکن فجر بلینکٹ کو چاروں اطراف سے خود کے نیچے کیے ہوئے تھی رضانے گھور کر فجر کو دیکھا

اور پھر ایک ہاتھ اوپر سے گزار کر بیڈ کے دوسری طرف رکھتا کہ فجر گرے نا اور اپنی طرف سے بلینکٹ کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر کھینچا تو بلینکٹ ایک طرف سے نکل گیا تو رضا ایک دم سے اس میں گھس گیا جس پر فجر نے ہڑبڑا کر باہر نکلنا چاہا لیکن رضانے اسے اپنے بازوؤں میں دبوچ لیا

## Posted On Kitab Nagri

فجر کی مزاحمت کو نظر انداز کر کہ اس کے گلے میں پینڈیٹ پہنا دیا یہ جب میں کشمیر گیا تھا ایک مشن کے لیے وہاں کے سردار نے مجھے اور شاہ میر کو یہ گفٹ دیا تھا بٹر فلائی کو دیکھ کر مجھے میری چڑیا یاد آئی تب سے تمہارے لیے سنبھال کر رکھا تھا لیکن تمہیں دینے کا ٹائم ہی نہیں مل سکا

لیکن مجھے لگتا ہے اس سے بہتر کوئی دن نہیں ہو سکتا مجھے اتنی بڑی خوشی دینے کے لیے شکریہ میری جان فجر کے چہرے پر جھکتے ہوئے رضائے سرگوشی میں کہا تو فجر کو رضا کی گرم سانسوں سے اپنا چہرا جھلستا ہوا محسوس ہوا جیسے ہی فجر نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دور کرنا چاہا تو رضا کو شرٹ لیس محسوس کر کہ فجر کی پیشانی پر پسینے کے قطرے نمودار ہونے لگے

رضامیر ادم گھٹ رہا ہے اس ہٹاؤ اپنی زبان تر کر کہ کہا تو رضائے اپنے اور فجر کے چہرے سے بلیںکٹ ہٹا دیا جب فجر نے گہرے سانس بھر کر فضا کے سپرد کر کہ آنکھیں کھولیں تو نظریں سیدھا رضا کی لائٹ براؤن آنکھوں سے ٹکرائی

جو آنکھوں میں خمار لیے ہونٹوں پر شوخ مسکراہٹ لیے اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا فجر نے سٹیٹا کر نظریں پھریں تو رضائے جھک کر فجر کی گال پر اپنے دانت گاڑے جس پر فجر نے کراہ کر رضا کو دور کرنا چاہا تو اس نے دوسری گال پر بھی یہی عمل کیا تو فجر نے دانت پیس کر اسے گھورا

رضائے تم پیٹ جاؤ گے میرے ہاتھوں رضا کے بال مٹھی میں بھر کر کہا تو فضا میں رضا کا جاندار قہقہہ گونجا ساتھ ہی ایک آنسو گال پر بہہ نکلا تو فجر نے حیرت سے رضا کے طرف دیکھا

جب کہ رضا اب خاموش نظروں سے فجر کو دیکھ رہا تھا رضا کے ایسے دیکھنے پر فجر نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر لیا



## Posted On Kitab Nagri

میرا بچپن بہت ادھورا گزرا ہے فجر ماما بابا ایسے ہی مہینوں گھر سے غائب رہتے تھے میرے پاس کوئی نہیں ہوتا تھا  
بس شاہ میر تھا جو اپنا تھا

لیکن میں اپنے بچوں کو ایسا بچپن نہیں دوں گا مجھ سے وعدہ کرو فجر میں رہوں یا نار ہو تم اپنا آپ پیسے کمانے پر ضائع  
نہیں کرو گی میری اولاد کو اپنا وقت بھی دو گی رضا کی سنجیدہ آواز پر فجر نے تڑپ کر اس کی طرف دیکھا  
رضا بھی فجر کچھ کہتی کہ رضا نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی

ہششش میں اس خوشی کو تمہارے ساتھ محسوس کرنا چاہتا ہوں انگلی ہونٹوں سے ہوتے ہوئے فجر کی پیٹ پر آکر  
رکی تو فجر نے شرم سے آنکھیں بند کر لی جبکہ سنجیدگی کی جگہ اب شوخی تھی جو رضا کی آنکھوں سے ظاہر ہو رہی  
تھی

فجر کے پیٹ کو اپنے ہاتھ سے چھو کر اس احساس کو محسوس کرنا چاہتا تو ایک خوبصورت مسکراہٹ رضا کے ہونٹوں پر  
جبکہ فجر رضا کے اس عمل پر سمٹنے پر مجبور ہو گئی

فجر کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر پوری شدت سے رضا اس کے ہونٹوں پر جھک آیا اور قطرہ قطرہ کر کہ فجر کی سانسوں  
کو خود میں اتارنے لگا

www.kitabnagri.com

فجر کے ناخنوں کا تشدد اپنی پیٹھ پر محسوس کر کہ رضا کی شدتوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور ایک خوبصورت رات نے  
اپنے پر پھیلا کر انہیں اپنی آغوش میں لے لیا جس میں گزرتی رات کے ساتھ رضا کی شدتوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا

-----

شاہ میر کی صبح آنکھ کھلی تو نظر اپنے سینے پر سر رکھے سوئی ہوئی دیا پر گئی جو اپنا حصار شاہ میر کے گرد باندھ کر سو رہی  
تھی جیسے وہ کہی چلا جائے گا



## Posted On Kitab Nagri

یہ حرکت وہ تب سے کر رہی تھی جب شاہ میر روز رات کو بناتائے چلا جاتا تھا اپنی بیوی کی معصوم حرکت پر شاہ میر نے مسکرا کر اس کے بال چہرے سے ہٹائے

دیا کو اپنے بازو پر منتقل کر کہ خود اس کے اوپر جھک آیا تو نظر ڈیپ گلا ہونے کہ وجہ سے دیا کی گردن پر گئی جس پر شاہ میر کی جنونیت کے نشان واضح تھے

اپنے دیے گئے نشانوں پر لب رکھ دیے تو شاہ میر کو اپنا آپ بہکتا ہوا محسوس ہوا جس کا ارادہ تھوڑا سا تنگ کر کہ پیچھے ہونے کا تھا اب خود پر اختیار کھوتا اپنی شدتوں میں اضافہ کرنے لگا اپنے گردن پر چھن اور جلن محسوس کر کہ دیا نے موندی موندی آنکھیں کھولیں تو تھوڑی دیر تو اسے سچویشن سمجھنے میں لگ گئی

خود پر جھکے شاہ میر کو دیکھ کر نیند بھک سے اڑی تو دیا نے اسے پیچھے کرنا چاہا جس پر شاہ میر نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں قید کر لیے

شاہ میر کی بیرڈ کی چھبن کو اپنی گردن پر محسوس کر کہ دیا نے اپنے لب دانتوں تلے دبالیے میر اپنی بھاری ہوتی سانسوں سے شاہ میر کو پکارا تو شاہ میر نے سر اٹھا کر دیا کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں نیند کا خمار لیے اسے دیکھ رہی تھی

دیا کی آنکھیں رت جگے کی کہانی بتا رہی تھی ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو شاہ میر نے اسے اپنی جان لیوا قربت سے رہائی دی تھی جب نڈھال ہو کر وہ اس کی بانہوں میں سمٹ کر سوئی تھی

دیا کی آنکھوں میں دیکھ کر شاہ میر کو اس کی حالت پر ترس آیا تو جھک کر اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا

## Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں کر رہا میں بے بی گرل سو جاؤ میں کام سے جا رہا ہوں جلد لوٹ آؤ گا دیا کے چہرے پر اپنے جھلساتی سانسوں کے ساتھ جھک کر کہا تو دیا نے اپنا سانس تک روک لیا

ہر گزرتے دن کے ساتھ شاہ میر کی محبت اور اس کی شدتوں میں اضافہ ہی ہوا تھا دیا کو اپنا آپ فضاؤں میں محسوس ہوتا تھا شاہ میر نے تو اسے اپنے ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھ لیا تھا

لیکن جب اپنی منمانیوں پر اترتا تھا تب دیا کی کوئی مزاحمت کام نہیں آتی تھی اور پھر وہ اپنے ساتھ دیا کو بھی خود میں گم کر لیتا تھا جیسے ابھی وہ اس کے اوپر جھکا اس کے چہرے کہ ہر نقش ہر اپنی شدت نچھاور کر رہا تھا

اپنا لمس دیا کے ہونٹوں پر چھوڑ کر اس پر مسکراتی نظر ڈال کر شاہ میر بستر سے اترتا دیا کی نظر جیسے ہی اس کی پیٹھ پر گئی تو اپنی ناخنوں کی وجہ سے پیٹھ پر آئی خراشوں کو دیکھ کر شرمندگی سے اپنے لب دبا لیے

اپنی پیٹھ پر دیا کی نظریں محسوس کر کہ جیسے ہی شاہ میر نے آئینے میں دیکھا تو دیا کی محویت دیکھ کر مسکراہٹ ہونٹوں پر آئی جسے چھپاتے ہوئے واشروم میں چلا گیا

تھوڑی دیر بعد شاہ میر فریش ہو کر باہر آیا تو دیا پھر سے سوچکی تھی

ایک تو اس کی نیند پہلے ہی بہت پکی تھی اور اس کنڈیشن میں وہ ہر جگہ سوتی ہوئی ملتی تھی

شاہ میر نے میڈیکل باکس میں سے ایک ٹیوب نکالی اور دیا کے پاس آ کر بیٹھ گیا

بے بی گرل بالوں میں ہاتھ پھیر کر دیا کو جگایا تو اس نے نیند سے بھری آنکھیں کھول کر شاہ میر کو دیکھا تو شاہ میر نے ٹیوب آگے کر دی

جس پر دیا نے نا سمجھی سے ایک نظر ٹیوب اور پھر شاہ میر کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

تم نے سارا دن اپنے تشدد کو یاد کر کے پریشان ہونا تھا ساتھ میری بے بی کو بھی کرنا تھا اسی لیے یہ لگا دوتا کہ تم بھی ٹینشن فری رہو اور میرا ٹل بے بی شاہ میر نے مسکرا کر بتایا تو دیا نجل سی ہوتی اٹھ کر بیٹھ گئی شاہ میر رخ بدل کر بیٹھ گیا دیا کی نرم گرم لمس پر اپنی روح تک اترتے سکون کو محسوس کر کے آنکھیں بند کر لی تھوڑی دیر بعد آنکھیں کھولیں اور پلٹ کر دیکھا کہ بیگم صاحبہ ٹیوب لگا کر پھر سے بستر میں گھس کر نیند پوری کرنے میں مصروف ہو گئی تھی

شاہ میر نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا اور تیار ہونے چلا گیا

جیسے ہی وہ باہر آیا تو چچا چچی بھی نہیں اٹھے تھے دیا کی نیند نے ان کی بھی روٹین خراب کی ہوئی تھی جب شاہ میر رات کو گھر نہیں ہوتا تو دیا میڈم سارا دن سو کر رات کو ان کے پاس بیٹھ جاتی جس پر انہوں نے بھی یہی حل نکالا جب دیا سوتی وہ بھی سو جاتے اور جب اٹھتی وہ بھی اسی ٹائم اٹھ جاتے شاہ میر سر جھٹک کر لان کی پچھلی سائیڈ آیا اور کیبل کی وائر کو کاٹ دیا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا آج رات تک آنے والی کوئی بھی نیوز دیا دیکھے

یہ کیبل کیوں نہیں آرہی دیا ندایگم اور عمران صاحب ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے جب عمران صاحب نے جھنجھلا کر کہا

بابا کوئی اور چینل لگا کر دیکھے شاید آجائے دیا نے پھل کھاتے ہوئے سر اٹھا کر ان سے کہا تو انہوں نے مایوسی سے سر ہلایا

کوئی بھی چینل نہیں آرہا بیٹا

## Posted On Kitab Nagri

پہلے تو وہ سارا دن نیوز دیکھتے تھے اور نڈا بیگم کو بھی مجبوری میں دیکھنی پڑتی تھی جب کہ دیا کہ آنے سے وہ اس کے ساتھ ڈرامہ دیکھتی تو ان دونوں کو دیکھ کر عمران صاحب کو بھی عادت ہو گئی

اب شاہ میر شام میں کسی وقت گھر ہوتا تو وہ تینوں کھانا پینا چھوڑ کر آٹھ بجے پورے ٹائم پر ٹی وہ کے آگے بیٹھ جاتے پہلے ڈنر اٹھ بجے کھاتے تھے سب لیکن اب ڈرامہ کی وجہ سے کبھی رات دس کبھی شام چھ بجے ہو کھانا پڑتا تھا شاہ میر ان تینوں کی اس حرکت پر خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتا عمران صاحب کی بات ہوتی تو وہ انہیں کچھ کہہ بھی دیتا اب چچی اور اپنی بیوی کو کیا کہتا

اتنی بار اس نالائق سے کہا ہے کہ انٹرنیٹ سے کنیکٹ کروادے لیکن نہیں اب مجھے لگتا ہے پیچھے سے کوئی مسئلہ ہو گیا ہو گا میں ذرا دیکھ کر آتا ہوں ناٹھیک ہوا تو کال کرتا ہوں آکر ریموٹ وہی رکھ کر وہ باہر آئے تو دیکھا کہ وار کونچ میں سے کاٹا ہوا تھا انہیں جی بھر کر شاہ میر پہ تاؤ آیا

دیا بیٹا اون کر کہ دیکھو کہ ٹھیک ہوئی کہ نہیں انہوں نے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا تو دیا نے جلدی سے ایل ای ڈی اون کی تو کی کیبل آرہی تھی

جی بابا ٹھیک ہو گئی دیا نے کہا تو وہ اندر آئے دیکھا اپنے بیٹے کر کر تو اب اسے نالائق گدھے کو میراٹی وی دیکھنا اتنا برا لگتا ہے کہ وار کٹ کر چلا گیا وہ غصے سے بولے

تو آپ نے بھی تو عورتوں والے شوق ڈال لیے ہیں نڈا بیگم نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں ان کی بات ہو ا میں اڑائی تو وہ بس اپنی بیگم کو دیکھتے رہ گئے انہوں نے نیوز چینل لگایا اور نیوز سننے لگے

## Posted On Kitab Nagri

جیسا کہ ناظرین آپ لوگ دیکھ رہے ہیں اس جگہ پہ آرمی آپریشن ہوا ہے جس کہ مطابق یہ بات منظر عام پر آرہی ہے کہ اے ایس پی حماد کے کیس میں کیپٹن شاہ میر شاہ کام کر رہے تھے بتایا جا رہا ہے کہ کیس اسمگلنگ کا تھا جس میں بچے لڑکیاں ڈرگزار ہتھیار وغیرہ تھے شاہ میر کے نام پر دیا اپنی جگہ سے ایک دم سے کھڑی ہوئی جبکہ عمران صاحب اور نندابیگم بھی حیرانگی سے نیوز دیکھ رہی تھے

ہمیشہ کی طرح آج بھی بزنس کے نام پر یہ کاروبار کیا جا رہا تھا جس سے پردہ اٹھ چکا ہے اور کیپٹن شاہ میر شاہ نے بہت بہادری سے اس کاروبار کے سب سربراہوں کو جہنم واصل کر دیا ہے اور وہ خود بھی اس دوران کافی زخمی ہوئے ہیں

عمران صاحب اور نندابیگم حیرانگی سے خبریں سن رہے تھے چونکہ تو تب جب دیاز مین بوس ہو گئی وہ دونوں ہڑ بڑا کر اس کی طرف بڑھے

اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی جب دیا کو ہوش نہ آیا تو وہ جلدی سے اسے لیے ہسپتال روانہ ہوئے

www.kitabnagri.com

وہ اتفاق سے اسی ہسپتال آئے جس میں شاہ میر اور اس کی ٹیم کے زخمی لوگ تھے پولیس اور میڈیا کا کافی رش تھا اتفاق سے رضا باہر ہی تھا جیسے ہی اس کی نظر عمران صاحب پر پڑی وہ جلدی سے ان تک پہنچا تو وہاں دیا کو بیہوش دیکھ اس نے جلدی سے اسٹیر چر منگوا یا اور رش کو ہٹا کر اندر کے لے کر گئے دیا کو ڈائریکٹ آئی سی یو میں لے گئے جبکہ نندابیگم باہر بیٹھ کر دعائیں کرنا شروع ہو گئی شاہ میر ٹھیک تو ہے نابیٹا عمران صاحب نے فکر مندی سے استفسار کیا



## Posted On Kitab Nagri

جی انکل وہ تو بالکل ٹھیک ہے بس تھوڑی بہت چوٹیں ہیں باقی الحمد للہ سب ٹھیک ہیں رضائے انہیں تسلی دی  
رضاء آرمی یونیفارم میں جس پر جگہ جگہ خون کے نشان لگے ہوئے تھے سرخ انگارے آنکھیں لیے ماتھے پر براؤن بال  
بکھرے ہوئے اپنی بھرپور مردانہ وجاہت سے وہاں سے گزرے لوگوں کو پلٹ کر دیکھنے پر مجبور کر رہا تھا سفید  
رنگت غصے اور ٹینشن کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی

غصہ کی وجہ وہاں کی نرسیں تھی جنہیں ایسی سچویشن میں بھی تاڑنے سے فرصت نہیں مل رہی تھی  
ابھی وہ عمران صاحب سے باتوں میں مصروف تھا کہ ڈاکٹر باہر آئی

آپ کی پشینت کا زوس بریک ڈاؤن ہوا ہے اگلے بارہ گھنٹوں تک انہیں ہوش نہیں آیا تو وہ کومہ میں بھی جاسکتی  
ہیں اور پھر شاید ان کے بچے کو بھی ناجایا جاسکے کیونکہ فلحال تو بچہ محفوظ ہے ڈاکٹر اپنی بات کر کے واپس چلی گئی  
جبکہ عمران صاحب سکتے کے عالم میں دروازے کو دیکھ رہے تھے

ابھی وہ لڑکھڑا کر گرتے کہ رضائے انہیں تھام لیا

اسے پتا تھا کہ نیوز آئے گی اسی لیے وہ دائر کاٹ کر گیا تھا اب میں اسے کیا جواب دوں گا عمران صاحب کی بات پر  
رضائے جبرے بھنچ لیے انہیں وہاں بٹھایا

www.kitabnagri.com

انکل انشاء اللہ کچھ نہیں ہو گا آپ دعا کریں سب ٹھیک ہو جائے گا عمران صاحب کو تسلی دے کر رضائے اپنے قدم  
شاہ میر کے روم کی طرف کیے جہاں اس کا ٹریٹمنٹ ہو رہا تھا

-----

رضاء روم کا دروازہ کھول کر داخل ہوا تو شاہ میر اپنی ڈرپ اتار رہا تھا رضا کے آنے پر نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور  
ڈرپ اتار کر کھڑا ہو گیا



## Posted On Kitab Nagri

یار کہاں بھی تھا زیادہ زخم نہیں ہیں ٹائم ویسٹ کیا میرا دل گھبرا رہا تھا عجیب بے چینی ہے آج میرا ارادہ وہاں سے سیدھا گھر جانے کا تھا تاکہ دیا کو بتا سکوں شاہ میر نے رضا کو دیکھ کر کہا تو وہ سنجیدہ نظروں سے شاہ میر کو ہی دیکھ رہا تھا رضا کہ ایسے دیکھنے پر شاہ میر نے آبرو اچکا کر اسے دیکھا کیا ہوا ہے ایسے کیوں دیکھ رہا ہے رضا کے چہرے کو دائیں بائیں ہلا کر مذاق میں کہا تو رضا نے شاہ میر کا ہاتھ پکڑ کر نیچے کیا

دیا آئی سی یو میں ہے نیوز دیکھ لی تھی اس نے نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے ہوش میں نا آئی تو کومہ میں جاسکتی ہے اور رضا نے سرد نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور آخری بات پر لب بھنج لیے جبکہ شاہ میر سکتے کے عالم میں رضا کو دیکھ رہا تھا شاید بے بی کو بھی بچا یا نا جاسکے رضا نے رخ پھیرتے ہوئے کہا جبکہ شاہ میر کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی

ابھی تو اس نے اس خوشی کو ٹھیک سے محسوس ہی نہیں کیا تھا اور دیا وہ تو اس کا جنون تھی جینے کی وجہ کیسے جی سکتا تھا وہ اس کے بغیر

ہوش میں آتے شاہ میر نے آئی سی یو کی طرف دوڑ لگائی

وہ جیسے ہی آئی سی یو کے باہر پہنچا تو عمران صاحب اٹھ کر اس کے سامنے آئے

چچا میری دیالال انگارا آنکھیں لیے بے بسی سے استفسار کیا تو انہوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی بولنے کو کچھ تھا ہی نہیں

شاہ میر اندر جانے لگا تو روم سے باہر آتے ڈاکٹر نے اسے روک دیا

## Posted On Kitab Nagri

دیکھیں آفیسر آپ اندر نہیں جاسکتے پیشنٹ کو جیسے ہی روم میں ابھی ڈاکٹر کچھ بولتا جب شاہ میر نے اسے کالر سے پکڑ کر کھینچا

جسٹ شیٹ اپ بیوی ہے میری ہوتے کون ہو روکنے والے اب اگر راستے میں آئے تو یہی زندہ دفنادوں گا سرخ آنکھیں لیے وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ پیچھے آتا رضا بھی ڈر کر اپنی جگہ رک گیا ڈاکٹر کو دھکادے کر دروازہ کھولتا وہ اندر داخل ہو گیا

جبکہ پیچھے آتے رضائے ڈاکٹر کو اٹھا کر معزرت کی بس یہی کام رہ گیا ہے کبھی اس کے اوپر پہنچائیں لوگوں کو ٹھکانے لگاؤ اور کبھی زمین پہ گریں ہوئے کو اٹھاؤ رضائے دل میں سوچ کر دانت پیسے

-----

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا تو دیا کو اس حالت میں دیکھ کر اپنا دل کٹا ہوا محسوس ہوا بھاری قدموں سے اس تک پہنچا اپنے ہاتھ سے دیا کے نقوش کو چھو کر اسے محسوس کرنا چاہا

میں نے وعدہ کیا تھا کہ تمہارے بھائی اور خود کو کچھ نہیں ہونے دوں گا میں نے وعدہ وفا کیا تو تم میرے ساتھ ایسے کیسے کر سکتی ہو دیا تم نے کہا تھا تم اپنا اور ہمارے بچے کا خیال رکھو گی تو پھر کیوں ہو یہاں

اگر تمہیں یا بے بی کو کچھ بھی ہوا دیا تو میں تم سے کبھی بات نہیں کرو گا اپنا سر دیا کہ سر سے ٹکا کر کہا تو کئی آنسو پلکوں کی بار توڑ کر دیا کے چہرے پر گرے

ڈیڑھ ماہ پہلے

میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا کیپٹن ماہر نے دروازے کی طرف دیکھ کر کہا جس سے شاہ میر اندر داخل ہو رہا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ایک نظر راشد کی لاش کو دیکھ کر سنجیدہ نظروں سے ماہر کو دیکھا جواب اپنی چیئر پر جا کر بیٹھ رہا تھا اور شاہ میر کو بھی اشارے سے اپنے سامنے والی چیئر پر بیٹھنے کا کہا

اب وہ آمنے سامنے بیٹھے سنجیدہ نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے  
اے ایس پی کافی ایماندار بندہ ہے لیکن افسوس وہ مجھے تین سال پہلے نہیں مل سکا ورنہ میں اس دلدل میں ناپکھنستا  
ماہر نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا جب کہ شاہ میر بغور سنجیدہ نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا  
کچھ تو تم سن چکے ہو آگے کا بتاتا ہوں دھواں فضا کی سپرد کر کہ ماہر نے کہا تو شاہ میر نے سر ہلانے پر اکتفا کیا  
مجھے صرف اتنا معلوم تھا کہ یہ لوگ ڈرگزار اور ہتھیاروں کی اسمگلنگ کرتے ہیں اور دنیا کی نظر میں میرے پار ٹر  
ہیں

لیکن ایسا نہیں تھا ایک دن میں اس ڈیل کو ختم کرنے کے لیے یہاں بات کرنے آیا تو اتفاق سے میں نے ان کی  
باتیں سن لی جن میں کڈنیپ کی ہوئی لڑکیوں کو دبئی بھیجنا تھا  
اور میں اس بات سے بھی واقف ہو گیا تھا کہ انہیں نیو اے ایس پی سے مسئلہ ہے میں نے ساری انفارمیشن اس تک  
پہنچادی جس پر انہیں کافی نقصان ہوا

www.kitabnagri.com

اور پھر میں اس میں انوالو ہونے لگا مجھے لگایہ سب جلد ختم ہو جائے گا  
لیکن جیسے جیسے میں اس میں شامل ہو رہا تھا تو اس گینگ کو اتنی جگہ پھیلا ہوا دیکھ کر مجھے واپس نکلنا مشکل لگا  
اپنے باس کا قتل کر کہ مجھے لگا اب آسانی سے نکل سکتا ہوں لیکن میں غلط تھا  
میرے پاس ان لوگوں کے اتنے راز تھے کہ اگر میں یہاں سے نکل بھی جاتا تو یہ لوگ مجھے اور میری فیملی کو ختم کر  
دیتے اس لیے میں نے دیا کو پاکستان آنے سے روکا ہوا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ماہر نے گہری سانس لے کر شاہ میر کو دیکھا  
کرنل سے کیسے رابطہ ہوا شاہ میر نے ویسے ہی سنجیدہ نظروں سے پوچھا تو  
اے ایس پی پر میری پوری نظر تھی جب تم کسی مشن پر گئے تو اس نے کرنل سے رابطہ کیا اور تمہیں اس مشن میں  
شامل کرنے کی پر میشن مانگی وہاں سے ہی میں نے کرنل سے رابطہ کیا  
پھر ہر انفارمیشن انہیں دیتا رہا اور پھر اس سب کو ختم کرنے کا پلین بنایا  
اب بس ہم اختتام پر ہیں ماہر نے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے کہا  
اور مجھے لگا میں اس کیس کو لے کر چل رہا ہوں جبکہ میں تمہارے بنائے ہوئے پلین پر عمل کر رہا تھا شاہ میر نے سر  
جھٹکتے ہوئے کہا تو ماہر نے مدھم سا ہتھکھڑکا لگایا  
پلین کیا ہے شاہ میر نے پلٹ کر راشد کی لاش کو دیکھتے ہوئے پوچھا  
تم مجھے اپنی حراست میں لو گے تاکہ جو سانپ بل میں چھپ کر بیٹھے ہیں وہ منظر عام پر آئیں وہ مجھے ہر حال میں ختم  
کرنے کے لیے آئیں گے کیونکہ میرے پاس جوان کے راز ہیں انہیں بری طرح سے تباہ کر سکتے ہیں  
اور پھر ان کو یہاں سے ختم کرنے کے بعد تم مجھے لوگوں کی نظروں میں ہلاک ظاہر کرو گے تاکہ بیرون ملک میں  
جتنے بھی اس گینگ سے منسلک لوگ ہیں وہ مجھے مرا ہوا سمجھ لیں تاکہ میں اس سب سے باہر نکل آؤ  
باقی یہ کیس یہی ختم ہو جائے گا اور جو بیرون ملک تک گینگ ہیں اس پر کرنل اپنی ٹیم کے دوسرے لوگوں کو بھیجے  
گا ماہر نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا تو شاہ میر نے شرابہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا جو اتنی دیر میں پتہ نہیں  
کتی پھونک چکا تھا

## Posted On Kitab Nagri

شاہ میر کے گھورنے پر ماہر نے نظریں اٹھا کر دیکھا جو اسے گھورنے میں مصروف تھا شاہ میر کے گھورنے پر ماہر مسکرایا

محبوب پاس ناہو تو اسی سے کام چلانا پرتا ہے ماہر نے آنکھ دبا کر کہا تو شاہ میر ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھا اور دل میں اپنے سالے کو دو سو گالیوں سے نوازا

دو دن بعد میری بیگم کو مجھ سے ملانے لے آنا میری دوری اس سے برداشت نہیں ہوگی اور مجھے بھی چین نہیں آئے گا اور جب مجھے چین نہیں آئے گا تو تمہاری مدد نہیں کر سکو گا شاہ میر کو جاتے ہوئے دیکھ کر ماہر نے پیچھے سے ہانک لگائی تو اس نے شعلہ برساتی آنکھوں سے پلٹ کر ماہر کو دیکھا

آج وہ چار دن بعد منہا کو لے کر اپنی سیکرٹ جگہ پر آیا تھا جہاں ماہر موجود تھا تم یہاں بیٹھو منہا میں آتا ہوں شاہ میر منہا کو صوفے پر بٹھا کر اندر گیا وہاں سے سیکرٹ ڈور کھول کر نیچے بنے تہہ کھانے میں گیا

جہاں ماہر ایک آدمی کو مارنے میں مصروف تھا شاہ میر کے آنے پر پلٹ کر دیکھا

یہ پاشا کا بندہ ہے اس کی انفارمیشن کے مطابق وہ کراچی میں چھپا بیٹھا ہے اور ہر حال میں پانچ دنوں تک لڑکیاں پہنچانی ہیں اب اس کا کوئی فائدہ نہیں زندہ ہونے کا تو شاہ میر کو پلٹ کر جواب دیتے ایک دم سے سیدھا ہو کر اس شخص کی گردن دبوچی اور ایک ہی جھٹکے میں اسے جہنم واصل کر دیا



## Posted On Kitab Nagri

دیا کو پتالگ گیا کہ تم میرے پاس ہو اور وہ سمجھ رہی ہے کہ میں تمہیں مارنا چاہتا ہوں شاہ میر نے سرد آواز میں کہا تو ماہر نے حیرت سے پلٹ کر دیکھا

مطلب ماہر نے حیرت سے استفسار کیا تو شاہ میر نے اپنی اور اے ایس پی کی بات بتائی  
یہ ضروری ہے شاہ میر اس اے ایس پی کے ٹھانے میں بہت دشمن ہے کوئی بھی مخبری کر سکتا ہے ابھی اے ایس پی کو اس میں شامل نہیں کر سکتے اس کے ساتھ ویسے ہی کام کرو جیسے سب جاننے سے پہلے کر رہے تھے ماہر نے اپنے ہاتھ واش کرتے ہوئے کہا تو اس کی بات پر شاہ میر نے دانت پیسے  
اور ہاں اپنی بیوی کو بھی خود سنبھالو میں کچھ نہیں کر سکتا ماہر نے کندھے آچکا کر کہا تو شاہ میر کا دل کیا منہا کو ابھی واپس چھوڑ آئے

اپنی بیوی کو سنبھال لوں گا تم اپنے والی کو سنبھالو جو باہر انتظار کر رہی ہے شاہ میر نے دانت پیس کر کہا تو ماہر نے خوشی اور حیرانگی کی ملی جلی کیفیت سے اس کی طرف دیکھا

منو آئی ہے اور تم میرا یہاں وقت برباد کر رہے ہو شاہ میر کو جواب دیتے وہ ماہر وہاں سے باہر کی جانب بڑھا جبکہ شاہ میر دیا کو سوچتے ہوئے پریشان ہوگی

ماہر جیسے ہی باہر آیا منہا صوفے پر بیٹھی اپنے ہاتھوں کو دیکھنے میں مصروف تھی  
منہا کو دیکھ کر ماہر کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی

زندگی ماہر نے بوجھل آواز میں منہا کو پکارا تو منہا نے جھٹ سے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا تو ماہر اس کی طرف مسکراتے ہوئے آ رہا تھا

اتنے دنوں بعد ماہر کو اپنے روبرو دیکھ کر منہا کی آنکھیں پل میں نم ہوئی



## Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ اس کے پاس جا کر اسے بانہوں میں بڑھتا کہ شاہ میر کی آواز پر پلٹا  
اے ایس پی کو انفارمیشن ملی ہے میں جا رہا ہوں رات تک یا صبح تک آؤ گا پھر منہا کو گھر چھوڑ دوں گا شاہ میر نے بنا  
رکے دروازے تک جاتے ہوئے کہا تو ماہر نے سمجھ کر سر ہلایا  
اور اس سب کے دوران منہا سر جھکائے اپنے آنسو روکنے کی تگ و دو میں تھی جو لاکھ روکنے کے باوجود بھی رخسار  
پر بہہ نکلے تھے

منہا کے پاس آ کر ماہر نے اس کے جھکے سر کو دیکھا  
اور کمر میں ہاتھ ڈال کر خود سے قریب کر لیا منہا نے نظریں جھکائے اپنے دونوں ہاتھ ماہر کے سینے پر رکھ دیے  
کچھ دیر ماہر اس کے بولنے کا انتظار کرتا رہا لیکن منہا کی مسلسل خاموشی پر اس کی تھوڑی کو دو انگلیوں کی مدد سے  
اوپر اٹھایا

سفید چہرہ آنسوؤں سے تر تھا لمبی گھنی پلکیں جھکی ہوئی تھیں گلابی بھرے بھرے ہونٹوں کو سسکی روکنے کے لیے  
دانتوں میں دبایا ہوا تھا

ماہر نے جھک کر ان موتیوں کو اپنے ہونٹوں سے چن لیا جس پر منہا نے ماہر کی شرٹ اپنی مٹھیوں میں دبوچ لی  
اپنے چہرے پر جا بجا ماہر کے ہونٹوں کا لمس محسوس کر کہ منہا کو اپنے پاؤں پر کھڑے رہنا محال ہو گیا تب اس نے  
ماہر کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اس کے سینے میں چہرہ چھپالیا

منہا کا تیز دھڑکتا دل ماہر کو اپنے سینے میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا اور منہا کے بالوں کی دلکش خوشبو اپنے  
اعصابوں پر چھاتی محسوس ہو رہی تھی

منہا کے گرد اپنی گرفت مضبوط کر کہ اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا

## Posted On Kitab Nagri

میں نے آپ کو بہت یاد کیا ماہر منہا نے بھاری ہوتی سانسوں کے ساتھ سرگوشی کی تو ماہر نے حیرت سے اپنے سینے سے لگے منہا کہ سر کو دیکھا

یہ شاید پہلی بار تھا جو منہا پہل کر رہی تھی اور بتا رہی تھی کہ اس نے یاد کیا ورنہ وہ کبھی ماہر کی باتوں کے جواب میں کہہ دیتی تھی ورنہ وہ سن لیتی تھی ماہر کے لیے یہی بہت ہوتا تھا

اپنے ہاتھ منہا کے چہرے اور گردن کے درمیان رکھتے ہوئے اسے سامنے کیا اور اپنی مخمور آنکھوں کو اس کی آنکھوں میں گاڑ دیا

جبکہ منہا سے ان جزبے لٹاتی نظروں میں دیکھنا محال ہو گیا تو اس نے نظریں جھکا دی منہا کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اسے اپنی بانہوں میں بھر کر وہاں شاہ میر کے دیے گئے روم میں لے گیا جبکہ منہا اس اچانک افتاد پر ہونق بن کر ماہر کو اور کبھی کمرے کو دیکھ رہی تھی

جب ماہر نے پاؤں کی مدد سے دروازہ بند کیا اور منہا کو لا کر بیڈ پر لٹایا اور خود جا کر دروازہ لاک کرنے لگے ماہر کے ارادے جان کر منہا کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی ایک ہی جست میں بیڈ سے اتر کر وہ ماہر کے پیچھے آئی ماہر دروازہ کھولے مجھے جانا ہے منہا نے نظریں ملائیں بغیر کہا اور آگے بھر کر دروازہ کھولنا چاہا تو ماہر نے پیچھے سے اسے اپنی گرفت میں لے لیا

کیوں جانا ہے میں یہاں ہوں تو تمہیں بھی یہی میرے پاس ہونا چاہیے اپنی دہکتی سانسیں منہا کی گردن پر چھوڑتے ہوئے کہا تو منہا کے جسم میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی منہا کو کپکپاتے محسوس کر کے ماہر نے اپنی گرفت اور مضبوط کر دی

## Posted On Kitab Nagri

نن۔ نہیں ماہر شاہ میر کیا سوچے گا منہا نے اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا جس پر ماہر نے اسے خود میں بھیج لیا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

## Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں سوچے گا بلکہ تم یہ سوچوں کہا میں اس ہفتے میں تمہارے لیے کتنا تڑپا ہوں منہا کے بال گردن سے پیچھے کر کے جا بجا اپنا لمس چھوڑتے ہوئے کہا تو منہا اس حصار میں تڑپ کر رہ گئی جب کوئی مزاحمت کام نہ آئی تو اپنے ہاتھ ماہر کے ہاتھوں پر رکھ دیے جس نے ایک جھٹکے میں منہا کو سیدھا کر کے سامنے دیوار سے پن کر دیا اور اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں قید کر کے دیوار کے ساتھ لگا دیا اپنا سر منہا کی سر کے ساتھ ٹکا کر اس کو خوشبو میں گہری سانس بھری تو منہا شرم سے گردن تک سرخ پر گئی میں نے تمہاری خوشبو کو بہت مس کیا جذبوں سے بہکی آواز میں سرگوشی کی تو منہا کو شرم سے نظریں اٹھانا محال ہو گیا

جبکہ ماہر اس کی خوشبو اور سانسوں کو خود میں انہیل کرنے میں مصروف تھا جب منہا نے اپنے نازک ہاتھوں کو اس کے سینے پر رکھ کر دور کرنا چاہا

کیونکہ ماہر کی گرم سانسوں سے اسے اپنا چہرہ جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا  
ماہر کی جان لیوا قربت ہمیشہ اس کی جان لبوں پر لے آتی تھی  
ماہر نے اپنی آنکھیں کھول کر منہا کو دیکھا جو ہولے ہولے کانپ رہی تھی نظر بھٹکتی ہوئی ہونٹوں پر جا ٹھہری جو اس وقت لائٹ براؤن کلر کی لپ اسٹک سے سجے ہوئے تھے

ایک ہاتھ منہا کی گردن میں ڈال کر دوسرا اس کی کمر میں ڈال کر پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھک آیا اور اپنی سانسوں کو منہا کی سانسوں سے الجھا دیا

پوری شدت سے اپنی وارفتگیوں اس پر لٹانے لگا منہا نے خود سپردگی کے عالم میں اپنا حصار ماہر کے گرد باندھ دیا

## Posted On Kitab Nagri

سگریٹ کے دھوئیں کی وجہ سے منہا نے اپنی آنکھیں کھولی اور خود کو ماہر کے حصار میں پایا جو بازو منہا کے گرد لپیٹے دوسرے ہاتھ سے سگریٹ سلگا رہا تھا گود میں رکھے لیپ ٹاپ پر کچھ پڑھنے میں مصروف تھا پھر سگریٹ والے ہاتھ سے کچھ ٹائپ کیا اور سینڈ کر دیا منہا نے بغور ماہر کے چہرے کی طرف دیکھا نیلی آنکھیں اس وقت خمار کی سرخی لیے ہوئیں تھی گلابی لب جن میں سے سگریٹ کا دھواں وہ فضا کے سپرد کر رہا تھا کسرتی جسم جس میں منہا کو اپنا آپ محفوظ محسوس ہوتا تھا اور جب وہ اس پر چھاتا تھا تب منہا کو اپنا اپنا اس کے وجود میں گم ہوتا محسوس ہوتا تھا بے اختیاری میں منہا نے اپنے انگلی کو ماہر کے مسلز پر ٹریس کرنا شروع کیا منہا کی اس حرکت پر ماہر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی لیکن وہ اپنے ہی خیالوں میں گم کبھی انگلی کو اوپر گردن تک لے جاتی اور کبھی ہاتھ تک واپس لے آتی شاہ میر کو انفارمیشن اور لوکیشن سینڈ کر کہ لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھا اور منہا کو ایک جھٹکے میں کھینچ کر اپنے سینے پر کیا وہ جو اپنے خیالوں میں گم تھی ماہر کی حرکت پر بوکھلا کر دور ہونا چاہا لیکن ماہر نے دونوں ہاتھوں کو کمر پر لاک کر دیا تمہارا ہی ہوں میں زندگی تو پورے حق سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھو ایسے چھپ چھپ کر نہیں ماہر کی بات پر منہا نے نجل سی ہو کر شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا کروٹ بدل کر منہا کے اوپر جھک آیا اور اپنے دیے گئے نشانوں پر اپنے لب رکھ دیے

## Posted On Kitab Nagri

میں لنچ ریڈی کرتا ہوں تم شاور لے کر آ جاؤ منہا کے بھگے لبوں پر انگلی پھیر کر کہا تو اس نے سر ہلادیا

-----

منہا جیسے ہی باہر آئی ماہر کھانا لگا رہا تھا آ جاؤ زندگی ماہر نے منہا کو دروازے پر رکے دیکھ کر کہا تو وہ ہچکچاتے ہوئے وہاں آ کر بیٹھ گئی

ماہر نے منہا کو کھانا سر و کیا اور اس کے ساتھ والی چئیر پر بیٹھ گیا  
جب منہا کھانا کھا چکی تو ماہر نے برتن سمیٹ کر رکھے اور چائے بنانے لگا  
ماہر کو چائے بنانا دیکھ کر منہا سنک تک گئی اور برتن دھونے لگی  
منہا کی پشت کو دیکھ کر ماہر ہولے سے مسکرایا اور چائے کپوں میں ڈال کر ٹیبل پر بیٹھ گیا  
جب منہا بھی اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی وہ مسلسل ماہر کو دیکھنے سے کترار ہی تھی گالوں پر حیا کی لالی چھائی ہوئی تھی  
جو ماہر کو بے خود کر رہی تھی  
منو میری بات غور سے سننا منہا کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھام کر سنجیدہ لہجے میں کہا تو منہا نے سوالیہ نظروں سے  
ماہر کی طرف دیکھا

www.kitabnagri.com

شاہ میر ایک مشن پر ہے اور اس کے لیے اسے میری ضرورت ہے جس کے مطابق اسے میری جھوٹی موت کا  
ڈرامہ کرنا ہو گا لیکن مجھے کچھ نہیں ہو گا منہا کی آنکھیں بھگتے دیکھ وہ جلدی سے بولا

منہا کو وہ سچ نہیں بتانا چاہتا تھا کہ وہ اس سب کا حصہ تھا وہ جانتا تھا پاگل لڑکی پھر خود کو الزام دے گی  
کتنی مشکل سے وہ اسے زندگی کی طرف لایا تھا کتنا ٹوٹ کے بکھرا تھا جب پتا چلا تھا کہ وہ ڈر گز لیتی ہے



## Posted On Kitab Nagri

جب اسے پتا چلا تھا کہ اس کی فیملی کو خطرہ ہو سکتا ہے گھر میں کیمرہ لگائیں تو اس نے منہا کو کام والی سے ڈر گز لیتے اور پھر چھپ کر اس کا استعمال کرتے دیکھا کتنا مشکل وقت تھا وہ اس کے لیے

اب وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ پھر ویسا کچھ کرے اس لیے شاہ میر سے چھپ کر منہا کو بتا دیا منہا کے معاملے میں ہمیشہ وہ خود کو خود غرض محسوس کرتا تھا اس لڑکی کے عشق کا جنون سر چڑھ کر بولتا تھا کبھی کبھی تو ماہر خود پر حیران رہ جاتا تھا

وہ کیوں اسے اتنی اچھی لگتی ہیں اور اس کیوں کا ہی جواب نہیں اسے ملتا تھا اور ہر روز اس کا عشق بڑھتا ہی جا رہا تھا تم یہ بات کسی کو نہیں بتاؤ گی منو اور میرے آنے تک کوئی بھی نیوز سننے کو ملے تم اس پر یقین نہیں کرو گی بلکہ میری واپسی کا انتظار کرو گی یا شاہ میر سے پوچھو گی ماہر نے منہا کے بال سہلاتے ہوئے کہا جو اس کے سینے سے لگی آنسو بہا رہی تھی ماہر نے اپنے ہونٹ منہا کے سر پر رکھ دیے اور اس کی پیٹھ سہلانے لگا مجھے کہی نہیں جانا ماہر مجھے اپنے ساتھ رکھ لے میں کیسے رہوں گی پلیز منہا نے روتے ہوئے سراٹھا کر کہا تو ماہر نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھا

اور تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہارے بغیر سکون سے رہ سکتا ہوں لیکن کچھ دنوں کی بات ہے پھر میں اپنی زندگی کے پاس آ جاؤ گا اور کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا منہا کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو اس نے نفی میں سر ہلا کر ماہر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا

## Posted On Kitab Nagri

آپ جو کہے گے ماہر میں کروں گی اور دیکھے نا یہاں تو میڈ بھی نہیں میں آپ کے سارے کام کر دوں گی شاہ میر سے بولے آپ سے کام نہیں ہوتے اس لیے مجھے رکھ لیا لیکن مجھے نا بھیجے خود سے دور منہا نے نم آنکھوں سے کہا تو ماہر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

منہا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی گود میں بٹھالیا جو کہو گا وہ سب کرو گی ماہر نے سنجیدہ آواز میں کہا تو منہا نے آنسو صاف کرتے ہوئے جھٹ سے سر ہاں میں ہلایا تو ماہر نے دانتوں میں ہونٹ دبا کر مسکراہٹ روکی مگر وہی تو نہیں ماہر نے پھر سنجیدہ آواز میں کہا تو منہا نے ماہر کا چہرہ ہاتھوں میں بھر لیا نن۔ نہیں بس مجھے نہیں جانا ماہر

او کے دن کس می ماہر نے اپنی گال پر انگلی رکھ کر کہا تو منہا منہ کھولے اس کی طرف دیکھا جواب مسکرا کر دیکھ رہا تھا

میں سیریس ہوں ماہر منہا نے خفگی سے منہ پھیر کر کہا تو ماہر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا میں بھی سیریس ہوں اگر یہاں رکنا ہے تو میری جان لیوا قربت بھی روز برداشت کرنی ہو گی اور رات ہوتے ہی تم خود میرے پاس آؤ گی اور یہاں اپنا لمس چھوڑ کر خود کو میرے سپرد کر دو گی منہا۔ کی انگلی اپنے ہونٹوں پر رکھ کر کہا تو منہا نے جھٹ سے اپنا ہاتھ پیچھے کر کے ماہر کا حصار توڑ کر کھڑی ہو گئی

آپ جلدی آجائیں گا میں انتظار کر لوں گی اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا تو ماہر نے بغور منہا کی طرف دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

اگر تم چاہتی ہو میں گھر جلدی آؤ تب بھی یہی شرط ہوگی ورنہ شرط منظور نا ہونے کی صورت میں انتظار لمبا بھی ہو سکتا ہے ماہر نے کندھے آچکا کر کہا تو منہا نے تڑپ کر اس کی طرف دیکھا جو انجان بنا اب موبائل میں کچھ دیکھ رہا تھا

مم۔ مجھے منظور ہے منہا کی بھیگی آواز پر ماہر نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ خفگی سے اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی اگر آپ جلدی نا آئیں تو سزا کی صورت میں مجھ سے دس فٹ کے فاصلے پر رہیں گے انگلی اٹھا کر وارن کرنے والے انداز میں کہا تو ماہر نے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر کو خم دیا اور پھر جب شاہ میر اسے لینے آیا تب بھی منہا نے اس لیے ماہر کی طرف دیکھا شاید وہ اسے روک لے لیکن وہ انجان بنا لپٹاپ میں مصروف رہا

-----&&&&

جیسے کہ عورتوں کے پیٹ میں کوئی بات نکلتی نہیں منہا نے یہ بات اپنی ماما سے شنیر کی تو انہوں نے اسے ڈانٹا اگر شوہر نے منع کیا تھا تو کیوں سب کو بتاتی پھر رہی ہو کیونکہ اس کا ارادہ دیا کو بتانے کا بھی تھا کہ وہ بھی فکر نا کرے لیکن رضیہ بیگم کے ڈانٹنے پر خاموش ہو گئی

www.kitabnagri.com

اسی لیے جس دن دیا نے رضیہ بیگم سے بات کی تو انہوں نے شاہ میر کو کال کی لیکن اس کا فون مسلسل بند تھا جب وہ اسے لینے گئی تب بھی انہوں نے شاہ میر کو میسج کیا شاید وہ دیکھ لے اور خوش قسمتی سے شاہ میر آ بھی گیا تھا اور دیا سے وعدہ کر کہ اسے روک لیا تھا

-----

## Posted On Kitab Nagri

وہ منزل کے بہت قریب تھے لاہور کراچی اور فیصل آباد سے کڈنیپ ہونے والوں بچوں کی لسٹ ان کے پاس آگئی تھی جو اسمگل ہونے تھے اور ساتھ لڑکیاں بھی تھی اور پاشا کی ایگزیکٹ لوکیشن بھی انہیں پتا چل چکی تھی مسلسل ہوتی ناکامی پر پاشا کا پلین تھا کہ وہ خود اس بار مال اسمگل کروائے گا اپنی نگرانی میں کیوں کہ یہاں اس کے گینگ بری طرح سے تباہ ہو چکے تھے

آج آخری وار تھا شاہ میر اسی لیے وار اتار کر بے فکر ہو کر اپنی ٹیم کے ساتھ پلین ڈسکس کر رہا تھا یہ اس جگہ کی بیک سائیڈ ہے شاہ میر نے اڈے کا نقشہ سامنے رکھتے ہوئے کہا جہاں بیک سائیڈ درختوں میں چھپی ہوئی تھی

سر یہاں تو سارے درخت لگے ہوئے ہیں اور اتنی اونچی دیوار ہے یہاں سے کیسے جائے گے ایک ٹیم ممبر نے حیرانگی سے استفسار کیا تو شاہ میر نے سر ہلایا

بالکل یہ جگہ بالکل کور ہے دیکھنے میں یہاں جانے کا کوئی راستہ نہیں جبکہ حقیقت میں انہیں درختوں کی آڑ میں خفیہ راستہ ہے جو اس دیوار کو تیس سیکنڈ تک کھولتا ہے اور بند ہونے کے پندرہ منٹ بعد دوبار اکھلتا ہے اسی لیے ہمیں تیس سیکنڈ میں اندر جانا ہو گا اور جو لوگ پیچھے رہ جائیں گے ان کا انتظار کرنا ہو گا اور اندر داخل ہو کر پندرہ منٹ تک کسی کی بھی نظر میں آنے سے بچنا ہو گا

اور باہر رہنے والے پندرہ منٹ پہلے کوڈ نہیں ڈائل کریں گے ورنہ سیکیورٹی الارم آن ہو جائے گا اور کوڈ ہمیں ماہر وہاں چل کر بتا دے گا شاہ میر نے ماہر کو دیکھ کر کہا جو سگریٹ سلگانے میں مصروف تھا

## Posted On Kitab Nagri

جیسا اس سے ضروری کام تو تھا ہی نہیں شاہ میر نے سر جھٹک کر سب کو ریڈی ہونے کا کہاں اور وہ سب اپنی منزل کی طرف گامزن ہو گئے

وہ سب ایک ہی بار میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے اب شاہ میر نے ایک ٹیم کو دائیں جانب ماہر کے ساتھ آگے بڑھنے کا کہا اور خود بائیں جانب اپنی ٹیم کے ساتھ آگے بڑھا جبکہ رضا سامنے کی طرف اپنے ساتھیوں کو لے کر آگے بڑھا

ماہر جیسے ہی آگے بڑھا دو آدمی اس کی طرف پیٹھ کیے کھڑے تھے اپنی ٹیم کو ہاتھ کے اشارے سے رکنے کا بول کر دے قدموں سے ان تک پہنچا اور دونوں آدمیوں کو سمجھنے کا موقع دے بغیر اپنے ہاتھ آگے کر کے چاقو سے شہ رگ کاٹ ڈالی اور وہ دونوں وہیں زمین بوس ہو گئے

جبکہ شاہ میر جس طرف گیا اس طرف کافی پہرے دار ایک کمرے کے باہر پہرہ دے رہے تھے جس میں سے لڑکیوں کی چیخوں پکار باہر تک آرہی تھی جس سن کر کسی کا بھی دل کانپ جائے

ان آدمیوں کی شاہ میر پر نظر پڑی اس سے پہلے وہ اپنی بندوقیں تانتے شاہ میر اور اس کی ٹیم نے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر کے انہیں جہنم واصل کر دیا

www.kitabnagri.com

سائنس سر لگے ہونے کی وجہ سے اندر آواز نہیں گئی

شاہ میر نے دروازے کے پاس آتے اسے پورے زور سے ٹھوکر ماری جس سے وہ کھل گیا اندر کا منظر دیکھ کر شاہ میر نے ضبط سے آنکھیں میچی اور جب کھولی تو وہ خون لیے ہوئی تھی

کیونکہ وہاں معصوم لڑکیوں کی عصمتوں کو رندے جارہا تھا اور د گرد کھڑے حیوان ویڈیوز بنا رہے تھے تاکہ بیرون ممالک میں بھیج سکیں



## Posted On Kitab Nagri

اپنے سامنے آرمی ٹیم دیکھ کر ان سب کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے انہیں تو اپنی سیکورٹی پر بڑا غور تھا اسی لیے بے فکر ہو کر اپنی حیوانیت میں مصروف تھے اب انہیں بھاگنے کو جگہ نہیں مل رہی تھی جب شاہ میر کی ٹیم نے ان پر دھاوا بول دیا جبکہ شاہ میر وہاں لگے ہوئے کرٹنز کو کھینچ کر اتار رہا تھا اور پھر سب کرٹنز اتار کر وہاں موجود لڑکیوں کو ان سے ڈھانپ دیا وہاں موجود حیوانوں کی لاشوں کو اپنی ٹیم کو باہر لے جانے کا کہا جب وہ لاشیں باہر لے گئے شاہ میر نے کمرے کا جائزہ لیے جہاں ایک کبرڈبئی تھی جب کھول کر دیکھا تو اس میں سب واحیات ڈریز تھے جب اس نے زور سے پٹ بند کیے اور باہر چلا آیا

جبکہ رضا جیسے ہی آگے گیا تو گھپ اندھیرے میں راستہ آگے جا کر ختم ہو رہا تھا یہ ایسے تو نہیں ہو سکتا رضا نے دیواروں کو چھوتے ہوئے کہا پھر اپنی جیب سے لائٹرنکال کر روشنی کی اور سب دیواروں کو چیک کرنے لگا جب اپنے پاؤں کی ٹھوکریوں پر ماری تو وہ ایک دم سے پیچھے کو ہونے لگی جب وہ پیچھے ہو گئی تو رضا اپنی ٹیم کے ساتھ آگے بڑھا

جیسے ہی وہ لوگ اس میں داخل ہوئے تین چار سو کے قریب ہر عمر کے بچیں وہاں موجود تھے جنہیں دیکھ کر رضا نے اپنا موبائل نکال کر اے ایس پی کو میسج کیا اسے میڈیا اور ایسبوالینس کے ساتھ آنے کا کہا سب بچے یہی ہیں تم چار لوگ یہاں رکوا نہیں پورا یقین تھا کہ کوئی یہاں تک نہیں پہنچ سکے گا اسی لیے یہاں سیکورٹی نہیں



## Posted On Kitab Nagri

جبکہ ماہر اور اس کی ٹیم کئی لاشوں کے ڈھیر گراتی آگے بڑھ رہی تھی اس دوران ماہر اور اس کے کچھ ساتھی بھی زخمی ہوئے تھے

جب انہیں اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی تو وہ ایک دم سے پلٹے مگر اپنے پیچھے رضا اور شاہ میر کو دیکھ کر حیران ہوئے

بچپن محفوظ ہیں رضا نے کہا تو ماہر نے شاہ میر کی طرف دیکھا جو آگ برساتی آنکھوں سے سامنے دیکھنے میں مصروف تھا

اس سائڈ کا ایریا کھلیں ہو گیا ہے اب وہ حیوان اور باقی کی لڑکیاں ادھر ہی ہو گی شاہ میر کی سرد آواز پر اور باقی لڑکیاں کہنے پر ماہر اس کی بات سمجھ گیا اور سر ہلا کر قدم آگے بڑھائے جیسے ہی وہ کوڈ ڈائل کر کہ اندر داخل ہوئے وہاں کئی بچوں کے سینے کھلے ہوئے پڑے تھے اور ساتھ پڑیں جارہیں دل گردے وغیرہ پڑے تھے

یہاں کا کوڈ چینیج ہو چکا تھا لیکن ماہر نے پہلے والا کوڈ ایڈ کر کہ یہاں کے سارے کوڈ ہیک کر لیے تھے اسی لیے انہیں کوئی پریشان نہیں ہوئی تھی

www.kitabnagri.com

کمرے میں اور بھی کمروں کے راستے تھے جہاں شاہ میر اور ماہر کی ٹیم داخل ہو گئی جبکہ رضا ماہر اور شاہ میر زندہ بچ جانے والے بچوں کو دیکھ رہے تھے

یہ سب زندہ ہیں رضا نے اپنی سائڈ پر بیہوش پڑے بچوں کو دیکھ کر کہا

جبکہ ماہر اور شاہ میر نے وہاں کھڑی لکڑی کی الماری کی طرف اپنے قدم بڑھائے جیسے ہی اس کا دروازہ کھولا سامنے کپڑے لٹکے ہوئے تھے جسے سائڈ پر کر کہ ماہر نے کوڈ لکھا تو وہ ایک طرف کو کھل گئی

## Posted On Kitab Nagri

جسے دیکھ وہ دونوں اندر داخل جہاں پاشا نشے میں دھت بستر پر اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا  
اس پاشا کو میں اپنی پسند سے موت دوں گا ماہر نے سرد آواز میں کہا تو شاہ میر نے اس کی طرف دیکھا  
لیکن پلین میں چیجنگ کی ہے ہم نے اب تمہیں دنیا کہ سامنے مرنا نہیں پڑے گا کیونکہ پھر تمہارا بزنس ڈوب  
جائے گا

کرنل نے اپنی ٹیم بھیج دی ہے دبئی اور جن ممالک میں ان کے گینگ ہیں  
صرف ان کی نظر میں تم مر چکے ہو لیکن یہاں نہیں اگر یہاں ہم تمہیں سب کے سامنے مردہ ثابت کرے گے  
اور اس گینگ کا حصہ تو فیوچر میں تمہارے لیے پر اہم ہوگی  
باقی کا کرنل تم سے میٹنگ کریں گے تمہیں بس کچھ دن وہی رہنا ہو گا اور اس کے ساتھ تم جو مرضی کر سکتے ہو شاہ  
میر نے کہا تو ماہر نے مدھم قہقہہ لگایا  
جس پر شاہ میر نے تعجب سے اس کی طرف دیکھا  
یہ میرا ہی پلین تھا جو میں نے کرنل سے سنیر کیا تھا اور وقت آنے پر تمہیں بتانے کا کہا تھا ماہر نے پاشا کو باندھتے  
ہوئے کہا تو شاہ میر نے دانت پیسے  
اس بندے کو تو وہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا ورنہ اس کی بہن نے اس کا قتل کر دینا تھا جو آگے اسے اپنے بھائی کو  
دشمن سمجھے بیٹھی ہے شاہ میر نے سر جھٹکا  
اور پھر وہ اپنے مشن میں سرخرو ہو گئے بچوں کو ہاسپٹل جبکہ لڑکیوں کو شاہ میر کے سیکرٹ ہاسپٹل پہنچا دیا گیا  
اور ماہر پاشا کو لے کر وہاں سے غائب ہو گیا

## Posted On Kitab Nagri

حال

بھابھی کو ہوش آگئی ہیں اور میں نے ماہر سے ان کی بات کروادی وہ تم سے ملنا چاہتی ہیں رضانا شاہ میر سے کہا جو پرئیروم سے نفل ادا کر کہ آرہا تھا

اور آج پہلی بار رضانا دیا کو بھابھی کہا تھا شاہ میر کے تیور دیکھ کر اسے ڈر لگ رہا تھا کہ کسی بات کا بہانہ بنا کر اپنا غصہ اس پر ناساتار دے

جبکہ شاہ میر نے رضا کی بات سن کر اپنے قدم روم کی طرف بڑھائے وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا دیانے نظریں اٹھا کر آنے والے کو دیکھا اور شاہ میر کو دیکھ کر دھک سے رہ گئی

جو بکھری حالت میں ماتھے پر ہر وقت سیٹ رہنے والے بال بے ترتیبی سے بکھرے ہوئے تھے کالی آنکھیں اس وقت سرخی لیے ہوئے تھی اور اب وہ خطرناک تیور لیے دیا کی طرف بڑھ رہا تھا تو دیانے اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہوا

دیا کہ پاس آ کر شاہ میر نے جیسے ہی اپنا دایاں ہاتھ اٹھا دیا نے ڈر کہ آنکھیں بند کر لی جبکہ اپنے پیٹ پر شاہ میر کے ہاتھ کو محسوس کر کہ آہستہ سے اپنی آنکھیں واہ کی جواب اس کے پیٹ پر جھک کر اپنا لمس چھوڑ رہا تھا

شاہ میر کی حرکت پر دیا کہ زرد پڑی رنگت میں پل میں گلال بکھرا اور مطمئن مسکرا ہٹ دیا کہ ہونٹوں پر آئی کہ شکر ہے وہ ناراض تو نہیں

## Posted On Kitab Nagri

لیکن یہ صرف کچھ سیکنڈز کے لیے ہی تھا جب شاہ میر نے اپنے دونوں ہاتھ دیا کے ارد گرد رکھے اور اپنی بے تاثیر نگاہوں سے دیا کی طرف دیکھا

تو بتاؤ مجھے مسسز شاہ میر شاہ کہ تمہاری نظر میں میری کوئی حثیت ہے کہ نہیں شاہ میر ایک دم سے دھاڑا تو دیا نے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر بے ساختہ نکلنے والی چیخ کا گلا گھونٹا اور نرم آنکھوں سے شاہ میر کی طرف دیکھا

جو آگ برساتی آنکھوں سے دیا کو گھور رہا تھا شاہ میر کی گرم سانسیں دیا کو اپنی جلد کو جھلساتی محسوس رہی تھی زبان تو جیسے تالوں سے چپک چکی تھی

تم کیا بتاؤ گی میں بتاتا ہوں کہ تمہاری نظر میں میری کیا حثیت ہے میں ایک کاٹھ کا الو ہو جس کی کسی بھی بکواس پر تمہیں رتی برابر یقین نہیں شاہ میر پھر سے دھاڑا تو دیا نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

نن۔۔ نہیں میر م۔۔ مجھے یقین ہے ت۔۔ تم پہ سسکتے ہوئے شاہ میر کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے کہا تو شاہ میر نے بری طرح سے دیا کے ہاتھ جھٹک دیے

یقین ہے تو پھر یہ کیا ہے بے بی گرل اپنی طبیعت خراب کر کہ کونسی پکنک منانے آئی ہو ہو سسپٹل ہنسہ شاہ میر نے طنزیہ انداز میں کہا تو دیا نے اپنے ہونٹوں پر مٹھی رکھ کر سسکی روکی

چپ ایک دم چپ اگر ایک آنسو بھی اور بہانا تو یہی گاڑ دوں گا تمہاری وجہ سے اگر میری اولاد کی صحت پر ذرا بھی اثر ہوا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا دیا کہ جبرے کو ہاتھ میں دبوچتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تو دیا نے سسکتے کہ عالم میں دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

کہا تھا نایہ بچہ مجھے تمہاری وجہ سے عزیز ہے لیکن اب مجھے اندازہ ہو گیا ہے نایہ بچہ اور ناس کا باپ دونوں کے ہونے یا نا ہونے سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا تو بے بی گرل میرے بچے کو میرے حوالے کر کہ اپنے بھائی کے پاس ہمیشہ کے لیے جاسکتی ہو

پھر ساری عمر اپنے بھائی کی حفاظت کرتی رہنا

لیکن یہ بات کبھی نا بھولنا کی شاہ میر شاہ تمہیں اپنے نام سے کبھی آزاد نہیں کرے گا تمہارے وجود پر آتی جاتی سانسوں پر سر سے لے کر پاؤں تک تمہاری کر سوچ اور ہر احساس پر صرف میرا حق ہے اور میرے مرنے کے بعد بھی میرا ہی رہے گا

لیکن تمہیں اپنا بھائی زیادہ عزیز ہے اس لیے تمہیں اس کے پاس ہی چھوڑ دوں گا دیا کا گال تھپتھا کر پیچھے ہٹا تو دیا نے تڑپ کر شاہ میر کا ہاتھ پکڑنا چاہا جسے اس نے دیا کی پہنچ سے دور کر دیا نن۔ نہیں میر مجھے تمہارے ساتھ ساری عمر رہنا ہے پلیر ایم سوری دیا نے سکتے ہوئے کہا لیکن شاہ میر بے تاثر نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا

اور پھر ہمیشہ کی طرح دیا کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کے ہونٹوں پر پوری شدت سے جھک گیا شاہ میر کی ناراضگی کی وجہ سے دیا نے اس کی شدت پر آنکھیں میچ لی لیکن اسے خود سے دور نا کیا

دیا کا تنفس بگڑتے محسوس کر کہ بھی شاہ میر پیچھے نا ہٹا بلکہ دیا کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹوں کی گرفت سخت کر دی خون کا ذائقہ منہ میں گھلتے محسوس کر کہ شاہ میر پیچھے ہٹا تو دیا گہرے گہرے سانس لے رہی تھی جبکہ شاہ میر نے بھگے ہونٹوں پر اپنا نگھوٹھا پھیرا اور پھر وہاں سے نکلتا چلا گیا

جبکہ دیا نے نم نگاہوں سے اسے خود سے دور جاتے دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

پاشا کے جسم پر جگہ جگہ گہرے کٹ لگا کر ماہر نے اس کے جسم پر شہد گرایا  
جبکہ پاشا درد سے کراہتا زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا  
پھر ایک جار کھول کر اس میں سے خطرناک کیڑے مکوڑے پاشا کے جسم پر چھوڑ دیے پاشا کی دردناک چیخوں سے  
کمر اگوںج اٹھا تو ماہر نے نفرت سے سر جھٹکا  
تم سے میرا ذاتی بدلہ تھا پاشا میرے مجرموں میں تم بھی شامل تھے  
پاشا کی چیخوں پکار کو نظر انداز کرتا ماہر باہر آگیا  
سگریٹ سلگاتے ہوئے پاشا کی موت کا انتظار کرنے لگا جو اکیٹھ گھنٹے تک چیختا چلاتا رہا اور اب بالکل سکوت چھا چکا تھا  
اپنی آدمی کو اشارہ کر کہ اس جگہ کو جلانے کا حکم کیا  
اور خود گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا پلٹ کر دیکھا تو وہ چھوٹا سا لکڑی کا گھر آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آچکا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آٹھ مہینے بعد

کتنا کچھ بدل گیا تھا اس وقت میں  
منہا بھی ماں بننے والی تھی ماہر نے اسے اپنے ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھا تھا  
جبکہ دیا پہلے تو ماہر سے ناراض تھی لیکن بعد میں مان گئی  
لیکن شاہ میر اس دن کا گیا ابھی تک واپس نہیں آیا تھا



## Posted On Kitab Nagri

شاہ میر کے جانے کے بعد رضا کو بھی ڈیوٹی پر بلا لیا گیا تو وہ فجر کو دیا کہ پاس چھوڑ کر چلا گیا اور اب تک اس کی بھی واپسی ناہوئی

اور یہ آٹھ مہینے دیا اور فجر نے تڑپ کر گزارے سارا دن گھر میں بوکھلائی پھرتی تھی اور وہ دونوں ظالم اپنی عادت ڈال کر غائب ہو گئے تھے

جبکہ عمران صاحب کے ساتھ ندایگم کو بھی دونوں لڑکوں پر شدید غصہ تھا جنہوں نے پلٹ کر حال تک نہیں پوچھا

آج کل موسم کے تیور بھی بگڑے ہوئے تھے روز موسلا دھار بارشیں ہو رہی تھیں دیا بھی بجلی کے گرجنے کی آواز پر دیا نے موندی موندی آنکھیں کھول کرے کی کھڑکی کھلی ہوئی تھی جس سے ٹھنڈی ہوا اندر آرہی تھی

خود سے کمفر ٹرہٹا کر کھڑکی تک آئی اور اسے بند کیا

پلٹ کر دیکھا تو گھڑی رات کے بارہ بج رہی تھی

اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھے آہستہ آہستہ چل کر بیڈ کے پاس آئی اور سائیڈ ٹیبل پر پڑی شاہ میر کی تصویر کو اپنے ہاتھ میں پکڑا

کئی آنسو پلکوں کی بار توڑ کر شاہ میر کی تصویر پر گرے

میری غلطی اتنی بھی نہیں تھی جتنی تم نے سزا دی مجھے میرا اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے شکوہ کیا جیسے شاہ میر سچ میں سامنے ہو

تصویر کو سینے سے لگائے خود پر کمفر ٹر لے کر سونے کی کوشش کی

## Posted On Kitab Nagri

پورے آٹھ ماہ بعد شاہ میر نے گھر میں قدم رکھے تھے بارش کی وجہ سے کپڑے سارے بھیگ چکے تھے یہ مشن ختم ہوتے ہی انہیں ایک مشن کے لیے فوری جانا پڑا تھا وہ چاہ کر بھی دیا سے رابطہ نہ کر سکا وہ ناراض تھا لیکن دیا کو اس حالت میں اکیلے چھوڑنے پر ساری ناراضگی فکر میں بدل چکی تھی اب تیز قدم چلتے وہ کمرے میں داخل ہوا آہستہ سے دروازہ بند کر کے نظریں سامنے لیٹے وجود پر مرکوز کی جسے دیکھ کر سکون روگوں میں سرایت کر گیا اپنا بیگ ٹیبل پر رکھا اور پلٹ کر آہستہ قدموں سے بیڈ کے قریب آیا بالوں میں ہاتھ پھیر کے انہیں جھٹکا پانی کی بوندیں دیا کے چہرے پر گری تو اس نے کسمکسا کر کروٹ بد لنی چاہی لیکن اپنے بھرے بھرے وجود کے ساتھ شاید اسے کروٹ لینے میں مشکل ہوئی کیونکہ پھر سے سیدھے ہو کر لیٹ گئی شاہ میر نے کمفر ٹرہٹا کر دیا کے بھرے بھرے وجود کو محبت سے دیکھا نظریں دیا کے چہرے پر ٹکا کر اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے شروع کیے شرٹ اتار کر صوفے پر اچھالی اور دوسری جانب آکر دیا پر جھک گیا گہری نظروں سے دیا کے سبھی نقوش کو دل میں اتار اگلا بی گال بھرے بھرے لگ رہے تھے ہاتھوں پر ہلکی ہلکی سو جن تھی جنہیں دیکھ کر شاہ میر نے ان پر اپنے ہونٹ رکھے دیا کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑ کر اس کی خوشبو کو محسوس کرنا چاہا اتنے مہینوں بعد اپنے محبوب کو اپنے اتنے قریب پا کر شاہ میر کا دل اس کی قربت کے لیے مچل گیا لاکھ کوشش کے بعد بھی وہ خود کو روک نہ پایا اور پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھک آیا

## Posted On Kitab Nagri

ایک ہاتھ دیا کی کمر کے گرد لپیٹ کر اور دوسرا اس کے بالوں میں الجھا کر دیا کی سانسوں کو قطرہ قطرہ کر کہ خود میں انڈیلنے لگا

اپنے لبوں کو کسی کی گرم سخت گرفت میں محسوس کر کہ دیا نے پٹ سے آنکھیں کھولیں جب خود پر جھکے وجود کو دیکھ کر آنکھیں لبالب پانیوں سے بھری اور خود کو اس گرفت سے آزاد کرانا چاہا

دیا کی مزاحمت محسوس کر کہ شاہ میر نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا جو آنکھیں میچیں خود کو چھڑوا رہی تھی

چھوڑوں مجھے گھٹیا انسان لعنت ہو تم ابھی دیا اپنی بات مکمل کرتی شاہ میر نے اپنا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا

تو دیا نے پلکیں واہ کر کہ خونخوار نظروں سے سامنے دیکھا اپنے سامنے شاہ میر کو دیکھ چہرے کے تاثرات بدلے

تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میرے علاوہ کوئی ایسی حرکت کر سکتا ہے اپنی ناک دیا کی گردن پر سہلا کر کہا تو اس نے شاہ میر کی پیٹھ پر اپنے ہاتھ رکھ لیے

دیا نے شاہ میر کو خود سے پڑے کیا اور اٹھ کر بیٹھ گئی جبکہ شاہ میر اپنے دونوں ہاتھ سر کے پیچھے باندھے آنکھوں میں جڑبوں کی آنچ لیے اسے دیکھ رہا تھا جو دوپٹا اپنے پیٹ کر گرد لپیٹ کر اپنا وجود چھپانے کی کوشش کر رہی تھی

اس خاموشی میں صرف دیا کی بھاری ہوتی سانسوں کا شور تھا اور کھڑکی پر برستی بارش کی بوندوں کی ٹپ ٹپ تھی

دیا اٹھ کر جانے لگی جب شاہ میر نے ایک ہی جست میں آٹھ کر اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیا اور اپنے ہاتھ نرمی اس کے پیٹ پر باندھ دیے

اپنی تھوڑی دیا کے کندھے پر رکھ دی

مجھ میں ہمت نہیں تم سے بحث کرنے کی اسی لیے چھوڑ مجھے میر دیا نے جھنجھلا کر اس کا حصار توڑنے کی کوشش کی

تو شاہ میر نے آہستہ سے دیا کا رخ اپنی طرف کیا

## Posted On Kitab Nagri

اور بحث کیوں نہیں کرنی شاہ میر نے مسکراہٹ چھپا کر پوچھا تو دیا نے خفگی بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھا ناراض ہوں میں تم سے اب شرافت سے مجھ سے دور رہو شاہ میر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دور ہونا چاہو تو اس نے کلائیوں سے کھینچ کر اپنے سینے میں بھینچ لیا

ایسی کی تیسری تمہاری ناراضگی کی اپنی بات کہہ کر دیا کہ ہونٹوں پر جھک آیا دیا کے نیچے والے ہونٹ کو اپنے لبوں میں دبا کر کھینچا اور اس میں اپنے دانت گاڑ دیے تو دیا نے اپنی مٹھی میں شاہ میر کے بال مضبوطی سے قید کر لیے یہ اس بات کی سزا جس پر میں ناراض تھا ماٹھا دیا کے ماتھے سے ٹکا کر کہا

تو دیا نے حیا سے بھاری ہوتی پلکوں کو اٹھا کر شاہ میر کو دیکھا جو مخمور آنکھیں لیا دیا کو ہی دیکھنے میں مصروف تھا دیا کے دیکھنے پر اس کی سانسوں میں گہری سانس بھری تو دیا کان کی لوح تک سرخ پر گئی ہاتھ بڑھا کر دیا کا دوپٹہ اس کے وجود سے اتار کر بیڈ پر اچھالا تو دیا نے ایک دم سٹیٹا کر دوپٹہ پکڑنا چاہا تو شاہ میر نے دیا کے گرد اپنی گرفت مضبوط کر دی

مجھ سے کیسا شرمنا بے بی گرل یہ میری ہی بے شرمی کا نتیجہ بے شرمی کی طرح آنکھ دبا کر کہا تو دیا نے شرمنا کر اپنے ہاتھوں میں چہرہ اچھپا لیا

www.kitabnagri.com

تم سے دوری پر تمہاری محبت اور قربت کی تڑپ میرے وجود میں زہر کی طرح سرایت کر گئی تھی اب اس کا حل تمہارا میری روح میں شامل ہو جانا ہی ہے تم سے دوری سہان روح ہے بے بی گرل

دیا کا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر جبوں سے بھاری آواز میں کہا تو دیا کو اپنا آپ اس لمحے بہکتا ہوا محسوس ہوا اور پھر اچانک ہی شاہ میر کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اپنے پاؤں شاہ میر کے پاؤں پر رکھ کر اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر شاہ میر کے ہونٹوں پر پوری شدت سے جھک گئی

## Posted On Kitab Nagri

جبکہ شاہ میر اس افتاد پر پوری آنکھیں کھولیں دیا کو دیکھ رہا تھا

پھر اپنی حیرانی پر قابو پا کر دیا کی شدتوں میں اپنی شدتیں شامل کر دی اپنے ہونٹوں پر دیا کے دانتوں کا دباؤ محسوس کر کے شاہ میر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی اور اس شدت کو وہ آنکھیں بند کر کے محسوس کرنے لگا

جب دیا نے نڈھال ہو کر اپنا سر شاہ میر کے سینے سے ٹکا دیا تو شاہ میر نے دیا کی پیٹھ سہلائی کمرے میں دیا اور شاہ میر کی بھاری ہوتی سانسوں اور بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں کا شور رقص کر رہا تھا

دیا کہ سانس ہموار کرنے پر شاہ میر نے اس کے بال مٹھی میں بھر کر چہرہ سامنے کیا اور اس کی گردن پر جھک گیا جابجا اپنا شدت بھرا لمس چھوڑنے لگا

مم۔ میر میرے پاؤں میں درد ہو رہا ہے شاہ میر نے سراٹھا کر دیا کہ طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر درد کے آثار دیکھ کر ایک جھٹکے میں اسے اپنی بانہوں میں بھر کر بیڈ پر لٹایا اور خود اس کے ساتھ نیم دراز ہو کر کمفرٹر دیا پر

پھیلا یا

ایم سوری بے بی گرل کہ اس کنڈیشن میں تمہارے ساتھ نہیں تھا میں دیا کا ہاتھ تھام کر کہا تو دیا نے اپنا سر شاہ میر

کے سینے سے ٹکا دیا

www.kitabnagri.com

مجھے بہت ضرورت تھی تمہاری میر سب تھے لیکن تم نہیں تھے پاس تو سب بے معنی تھا مجھے اپنا آپ نامکمل لگتا تھا تمہارے بغیر کئی بار رات کو مجھے تمہاری ضرورت محسوس ہوئی چچی چچا تھے لیکن دنیا کا کوئی بھی شخص تمہارا نعم

البدل تو نہیں ہو سکتا



## Posted On Kitab Nagri

ہم نے ساتھ زیادہ وقت نہیں گزارا تھا لیکن مجھے اپنی ہر ضرورت ہر تکلیف ہر خواہش کا حل تم ہی محسوس ہوتے تھے شاہ میر کا سینا اپنے آنسوؤں سے بھگوتے ہوئے بھیگی آواز میں کہا تو شاہ میر نے نرمی سے اپنے لب اس کے بالوں سے ٹکا دیے

منہا کے موڈ سونگنز میں بھائی اس کے بہت لاڈ کرتے تھے منہار ورتاتی تھی مجھے اس سے حسد نہیں ہوتی لیکن تمہاری کمی مجھے شدت سے محسوس ہوتی تھی اگر تم اب بھی نا آتے میر تو میں اس دوری کو اور برداشت نہ کر پاتی تمہارے بغیر ایسی زندگی سے موت بہتر ہے اور میں شاید مر جاتی اب دیا کے کہنے پر شاہ میر نے تڑپ کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا

یہ کیا بکواس ہے دیا تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو دبی دبی آواز میں چیخا تو دیا نے اپنی بھیگی پلکیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو شاہ میر نے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کی

آئندہ ایسا کبھی بھی نہ کہنا دیا اپنا سر دیا کے سر سے ٹکا کر کہا تو دیا نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھوڑی دیر بعد دیا کی بھاری ہوتی سانسوں کو محسوس کر کہ شاہ میر نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو دیا اس کے بازوؤں پر سر رکھے سوچتی تھی تو شاہ میر نے مسکرا کر اسی اپنی بانہوں میں بھر لیا اور اپنا چہرہ دیا کی گردن میں چھپا کر سونے لگا

تین سال بعد

آپریشن تھیر کے باہر بے چینی سے ٹہلتے ہوئے نظریں بار بار دروازے کی طرف جارہی تھی جبکہ عمران صاحب خونخوار نظروں سے شاہ میر کو گھور رہے تھے



## Posted On Kitab Nagri

اب تم ایک جگہ بیٹھ رہے ہو یا میں دو لگاؤ تمہیں آنکھیں گھما دی ہیں میری جاہل انسان عمران صاحب نے دبی دبی  
آواز میں چلا کر کہا تو شاہ میر کے قدموں کو بریک لگی  
یہ آنکھیں آپ کی میری وجہ سے نہیں یہ آتی جاتی نرسوں کو دیکھنے کی وجہ سے گھوم رہی ہیں  
اور مسئلہ میر اگھو منا نہیں آپ کی ان نظروں کے سامنے رکاوٹ بننے کا ہیں شاہ میر نے دائیں بائیں نرسوں کی  
طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران صاحب نے دانت پیسے  
اتنی ہی فکر ہو رہی ہے تو کیا ضرورت تھی یہ کھڑا ک ڈالنے کی پہلے تین تو سنبھالے نہیں جاتے  
شاہ میر کو ماشاء اللہ سے ٹرپلٹس ہوئے تھے اور اب نو ماہ پہلے انہیں پتا چلا تھا کی دیا پھر امید سے ہے شاہ میر کا اور  
بچوں کا ارادہ تو نہیں تھا لیکن یہ خبر سن اس کے پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے تھے  
پہلے تین بیٹے تو اسے اپنے رقیب لگتے تھے ان نو مہینوں میں دن رات اس نے بیٹی کی دعا کی تھی جو اس کی ٹیم میں ہو  
کھڑا نہیں آپ کی بہو سے محبت ہے شاہ میر نے آنکھ دبا کر کہا تو انہوں اپنا رخ ہی پھیر لیا  
جب شاہ میر ان کے پاس آکر بیٹھ گیا  
انہیں پتا تھا یہ جو بلا خاموشی سے بیٹھی ہے ضرور کچھ ابھی وہ کچھ کہتے کہ دونر سیں باہر آئی مبارک ہو سر ٹونز  
سیٹیاں ہوئی ہیں  
نرس کی بات پر شاہ میر ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور اپنی بیٹی کو بانہوں میں بھر کر چٹا چٹ چوم ڈالا جبکہ  
عمران صاحب اس کے شودے پن پر گھور کر رہ گئے اور دوسری بچی کو اپنے بازوؤں میں اٹھا کر اس کے ماتھے پر پیار  
دیا

## Posted On Kitab Nagri

جبکہ شاہ میراب عمران صاحب کے بازوؤں میں سوئی ہوئی اپنی بیٹی کو چوم رہا تھا تو انہوں نے پاؤں اس کے پاؤں پر مارا تو شاہ میرا چھل کر پیچھے ہوا

یہ جاہل پن تمہارا ساری عمر دیکھنا ہے انہوں نے آج کے دن رحم کھاؤ بچیوں پر  
عمران صاحب بچی کو لے کر چمیر پر بیٹھے اور اس کے کانوں میں اذان دی اس بچی کا نام روحا ہے روحا شاہ  
پھر دوسری بچی کو تھام کر اس کے کان میں اذان دی اور اس بچی کا نام حورم ہے حورم شاہ  
وہ مسکراتے ہوئے بچی کو دیکھ رہے تھے جب شاہ میر کی زبان پر کھجلی ہوئی

اب تو گھر سونا سونا نہیں لگتا چچا جان اتنے بچے کافی ہیں نا اگر پھر بھی خاموشی محسوس ہوتی ہے تو میں آپ کو ٹپس  
دے سکتا ہوں باقی کی ٹیم آپ تیار کر لیجیے گا کیونکہ اپنی معصوم بیوی پر میں زیادہ بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا شاہ میر نے  
آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا تو عمران صاحب خون کے گھونٹ بھر کر رہ گئے اس کی بے شرمی پر  
جب عمران صاحب کہ موبائل پر کال آئی تو انہوں نے ایک ہاتھ سے بچی کو تھام کر موبائل نکالنا چاہا جب شاہ میر  
نے اپنے دوسرے ہاتھ سے ان کی گود سے حورم کو اپنے ہاتھ میں لے لیا  
اور عمران صاحب کو لگا کہ بچی ان کے ہاتھ سے سلپ ہو گئی انہوں نے موبائل چھوڑ کر بچی پکڑنی چاہی لیکن بچی تو  
شاہ میر کے پاس تھی اور پھر ٹھاکا کی آواز کے ساتھ عمران صاحب کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا کیونکہ ان کا نیو آئی  
فون تھرٹین زمین بوس ہو چکا تھا

جبکہ شاہ میر دونوں بچیوں کو تھامیں آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے عمران صاحب کو دیکھ رہا تھا جو آنکھیں پھیلانے سامنے  
دیکھ رہے تھے کیونکہ نیچے گرے اپنے موبائل کی لاش دیکھنے کی ہمت نہیں تھی  
شاہ میر پتر بول دے میرا موبائل نہیں گرا انہوں نے شاہ میر کو پچکار تے ہوئے کہا

## Posted On Kitab Nagri

جس نے معصومیت کے ریکارڈ توڑتے ہوئے ہونٹ باہر نکال کر نفی میں سر ہلایا  
جھوٹ بولنا تو گناہ ہے چچا جان اور میں آپ کو جھوٹی تسلی نہیں دے سکتا لیکن اس عمر میں ایسے حادثے دل کے  
لیے بھی تو نقصان دہ ہوتے ابھی وہ اپنی بات جاری رکھتا کہ عمران صاحب دھاڑے  
دفع ہو جا کھوتے انسان ورنہ اس عمر میں پانچ پانچ بچوں کا باپ بن کر مجھ سے سرے عام جوتے کھانے والا حادثہ  
ساری عمر یاد رہے گا

جس پر شاہ میر نے دیا کے روم کی طرف دوڑ لگائی جہاں اسے شفٹ کیا جا رہا تھا  
جبکہ عمران صاحب نے جھک کر اپنے موبائل کی لاش کو اٹھایا

رضائے جاؤ بندر تمہاری گندی اولاد نے مجھے تگنی کا ناچ نچایا ہوا ہے اگر تم ناٹھے تو میں اکیلی چلی جاؤ گی پھر  
سنجھالتے رہنا اپنا سپوت فجر نے بلیںکٹ کھینچتے ہوئے کہا جسے رضا مسلسل خود پر لپیٹے جا رہا تھا  
بھاڑ میں جاؤ باپ بیٹا میں جا رہی ہوں بلیںکٹ رضا پر پھینکتے ہوئے فجر جیسے ہی پلٹی رضا نے کلائی سے پکڑ اپنے اوپر  
گرا لیا

www.kitabnagri.com

فجر اس اچانک افتاد پر بھونچکا رہ گئی

رضاب اٹھ کر جا کر دروازہ لاک کر کے پلٹا تو فجر نے حیران نظروں سے اسے دیکھا جس نے اپنی شرٹ اتار کر فجر  
کے منہ پر پھینکی

## Posted On Kitab Nagri

جبکہ رضا آنکھوں میں شوخی لیے فجر کی طرف بڑھ رہا تھا رضا کے ارادے جان کر فجر نے وہاں سے بھاگنا چاہا جب رضا نے ایک ہی جست میں اس کی کلائی سے کھینچا اور وہ جو بیڈ سے اٹھ کر واشروم کی طرف بڑھنے لگی تھی سیدھا رضا کے سینے پر گری

دل اتنی زور سے دھڑکا کہ فجر کو اپنے کانوں میں دھڑکتا محسوس ہوا۔۔۔ رضا کیا بے شرمی ہیں یہ چھوڑوں مجھے رضا کو کندھوں سے پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا

بے شرمی نہیں پیار ہے میرا فجر کو کمر سے پکڑ کر بیڈ پر دھکا دے کر اس کے اوپر جھک آیا تمہیں نہیں لگتا ہم شاہ میر سے کافی پیچھے رہ گئے ہیں جو لوگ پانچ سالوں میں کرتے ہیں وہ اس نے تین سالوں میں کر لیا

ہمیں بھی ٹرائے کرنا چاہیے ناویسے بھی مجھے لگتا ہے ہمارے بیٹے کو بہن کی کمی محسوس ہوتی ہے فجر کے ہونٹوں پر آنکھوٹھار ب کرتے ہوئے سرگوشی کی تو فجر کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی گلابی چہرہ ایسے ہو گیا جیسے ابھی خون چھلکا دے گا رضا نے مہوت ہو کر یہ منظر دیکھا لمبی پلکیں سایہ فلن تھی گلابی لب ہولے ہولے کانپ رہے تھے

رضا کو اپنی قربت میں فجر بالکل الگ ہی لگتی تھی وہ لڑتے تھے جھگڑتے تھے پہلے کی ہی طرح لیکن رضا کی ذرا سی قربت پر اس کی زبان تالوں سے چپک جاتی تھی

جس کا فائدہ وہ ہمیشہ ہی اٹھاتا تھا اور اپنی شدتوں سے فجر کو خود میں ہی سمٹنے پر مجبور کر دیتا تھا رضا نے ہاتھ بڑھا کر فجر کا دوپٹا اس کے گلے سے الگ کیا جب فجر نے سٹیٹا کر دوپٹہ پکڑنا چاہا دیا ویٹ کر رہی ہوگی رضا فجر نے نظریں جھکائے منمننا کر کہا تو رضا نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی

## Posted On Kitab Nagri

ہشش اور جو میں اتنے دنوں سے تمہاری قربت کے لیے تڑپ رہا ہوں وہ انگلی کو فجر کے چہرے پر ٹریس کرتے ہوئے گھمبیر آواز میں کہا تو فجر نے اپنے کپکپاتے ہاتھ رضا کے کندھوں پر رکھ دیے  
تمہیں اپنے بندر سے زیادہ وہ چوزا عزیز ہو گیا جسے ساری رات بانہوں میں بھرے رکھتی ہو فجر کی گردن میں منہ چھپاتے کہا تو فجر نے رضا کے کندھوں پر گرفت مضبوط کر دی  
تت۔ تم۔۔ تمہارا ہی بیٹا ہے تم جیسا ہی ہے فجر نے بھاری ہوتی سانسوں کے درمیان کہا تو رضا نے مخمور نظروں سے اس کی طرف دیکھا  
رقیب لگتا ہے مجھے رضا نے دانت پیس کر کہا تو فجر کھلکھلا کر ہنس پر جب رضا نے ایک دم سے اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھک آیا  
اپنے لب پوری شدت سے فجر کے لبوں پر رکھ کر اس کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھادی  
رضا کی شدت پر فجر نے آنکھیں میچ کر ہاتھ اس کے بالوں میں الجھادیے  
جان تو تب نگلی جب رضا کے ہاتھوں کا لمس اپنی کمر پر محسوس کیا جواب زپ کھول رہا تھا فجر نے سٹپٹا کر پیچھے کرنا چاہا جو فجر کے دور کرنے پر اس کے لبوں پر گرفت سخت کر دیتا تھا  
ایک ہی جھٹکے میں زپ کھول کر شرٹ کو کندھے سے سر کا کر سیکنڈز میں لبوں سے کندھوں تک کا سفر طے کیا  
جا بجا گردن پر اپنا لمس چھوڑنے لگا  
تت۔ تم۔ بن۔ در پھیلو مت ہمیں جانا ہے رضا کو دور کرتے ہوئے کہا جس نے اب کروٹ بدل کر فجر کو اپنے سینے پر کر لیا رضا کے ایسا کرنے سے فجر کے بال چہرے کے ارد گرد ہالہ بنا گئے ان کی خوشبو کو محسوس کر کے رضا نے کان کے پیچھے اڑسا



## Posted On Kitab Nagri

اور جذبات سے سرخ ہوتی آنکھوں کو فجر کی سرخ ہوتی آنکھوں میں گاڑ دیا  
لیکن تمہاری یہ بھاری ہوتی سانسیں یہ سرخ آنکھیں تو کچھ اور ہی کہہ رہی ہیں فجر کی آنکھوں اور سینے پر اپنا ہاتھ  
رکھ کر کہا تو فجر نے رضا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر اپنی انگلیاں رضا کی انگلیوں سے الجھا دیں  
فجر کے ایسا کرنے پر رضا نے مخمور نظروں سے اسے دیکھا اور فجر کے بالوں میں ہاتھ پھنسا کر اسے اپنے ہونٹوں پر  
جھکا لیا

اور قطرہ قطرہ اس کی سانسوں کو خود میں اندیلنے لگا  
ایک دم کروٹ بدل کر فجر کے اوپر جھک آیا اپنا لمس فجر کے چہرے پر جا بجا چھوڑتے ہوئے کندھے پر اپنے لب  
رکھ دیے  
تو آنکھوں میں اپنی شادی کا پہلا دن یاد آیا تو ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی ایک نظر فجر کے چہرے کو دیکھا اور پھر  
مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر اپنے دانت گاڑ دیے  
جس پر فجر نے پٹ سے آنکھیں کھول کر رضا کے سر کو دیکھا  
جنگلی انسان چھوڑوں مجھے رضا کے بال مٹھی میں بھر کر کہا تو رضا نے ہنستے ہوئے چہرہ اٹھایا  
یہ بدلہ تمہاری چڑیا آنکھ دبا کر کہا تو فجر نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا اور ایک دم سے رضا کے ہونٹوں پر  
جھک کر اس میں اپنے دانت گاڑ دیئے

بدلے میں رضا نے اپنی شدتوں میں اضافہ کر دیا

رضا کو دروازہ کھلنے کی آواز آئی لیکن اس نے نظر انداز کیا کیونکہ اس نے تو دروازہ لوک کیا تھا

چیچ تو تب نگلی جب اپنے بیٹے نے دونوں ہاتھوں میں بال بھر کر پیچھے کو کھینچا تو رضا کراہ کر پیچھے ہٹا



## Posted On Kitab Nagri

تھولو میلی ماما تو دندے بندر (چھوڑو میری ماما کو گندے بنر) عیان نے اپنی تو تلی آواز میں کہا تو فجر نے جلدی سے اپنی شرٹ ٹھیک کی اور دوپٹا جلدی سے اوڑھا اور خونخوار نظروں سے رضا کو دیکھ رہی تھی جواب شعلہ برساتی نظروں سے اپنے بیٹے کو گھور رہا تھا

تھولو کے کچھ لگتے دروازے کیسے کھولا رضا نے دبی دبی آواز میں چیخ کر کہا

دو بلیتی ٹی

دو بلیتی ٹی چھ (ڈبلیکیٹ کی سے) عیان نے اپنے ہاتھوں میں تھامی چابی کو آگے کر کے کہا تو رضا کا دل کیا اپنے چھوٹے نمونے کو دو لگا دے

اور یہ کہاں سے ملی تمہیں رضا نے دانت پستے ہوئے کہا

تجن تھے (کچن سے) عیان نے فجر کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے کہا جو اپنی مسکراہٹ چھپانے کی کوشش کر رہی تھی

مان گیا میں شاہ میر کو جو تین تین شیطانوں کے ہوتے پھر سے باپ بن گیا اور میرا یہ ایک ہی میری نیا پار نہیں لگنے دیتا

رضابر بڑاتے ہوئے واشروم میں گھس گیا

ماہا بیٹا اٹھ جاؤ پھر پھوپو کے گھر جانا ہے منہا نے اپنی لاڈلہ بیٹی کو اٹھاتے ہوئے کہا

السنے اسے تین سال پہلے بیٹی کی رحمت سے نوازا تھا جس کا نام اس نے اور ماہر نے ماہر اور اپنے نام کو جوڑ کر رکھا تھا

## Posted On Kitab Nagri

ماہر کا ماور منہا کاہا اور یہ ماہر کی خواہش تھی جس پر منہا کو اپنی خوش قسمتی پر جتنا ناز ہوتا تھا کم تھا  
ماہر آپ ہی اٹھ جائیں آپ نہیں اٹھے گے تو یہ بھی نہیں اٹھی گی منہا نے ماہر کو کہا جو آنکھیں موندے سونے کا  
ناٹک کر رہا تھا

ماہر سے شرط منہا کو بہت بھاری پڑی تھی کیونکہ جس دن وہ شرط پوری نہ کرتی تو ماہر اس سے ناراض رہتا اور جس  
دن اسے وہ مناتی وہ اپنی ناراضگی پوری شدت سے اس پر اتارتا

رات ہی تو منہا نے اسے منایا تھا اور پھر ساری رات اس کی منمائیاں برداشت کی اور اب وہ اٹھ نہیں رہا تھا  
کہنا تھا ساری رات وہ اس کی وجہ سے جاگتا رہا

ابھی منہا اٹھ کر جاتی کہ ماہر نے اسے بازو سے پکڑ کر خود پر گرایا لیکن یہ اس نے بہت احتیاط سے کیا تھا کیونکہ منہا  
پریگنٹ تھی اور ماہر کو پہلے سے زیادہ اس کی فکر تھی اس کا تو اور بچوں کا ارادہ نہیں تھا لیکن منہا کا کہنا تھا کہ وہ ایک  
بیٹا چاہتی ہے جو بالکل ماہر جیسا ہو

اور جب اس کی بیٹی بیاہ کہ جائے تو اس گھر میں دوسری بیٹی اجائے  
منہا نے بوکھلا کر ماہر کو دیکھا جو مخمور نظروں سے منہا کو دیکھ رہا تھا

ماہر کے ایسے دیکھنے پر منہا نے سٹیٹا کر اپنا دوپٹہ ٹھیک کیا جس پر ماہر نے مدہم قہقہہ لگایا

اففف میری زندگی ماہر نے اپنی ناک منہا کی ناک سے سہلا کر شوخ آواز میں کہا

تو منہا کانوں کی لوح تک سرخ پر گئی

اپنے لبوں سے منہا کے لبوں کو آہستہ سے چھو کر پیچھے کیا اور اٹھ کر اپنی بیٹی کو بانہوں میں بھر لیا

بابا کی جان کب اٹھے گی ماہر نے اسے گدگداتے ہوئے کہا

## Posted On Kitab Nagri

تو ماہا کھکھلا کر ہنس دی

دب میلے بابا تھے دے (جب میرے بابا اٹھے گے) ماہا نے تو تلی زبان میں کہا تو ماہر کے ہونٹوں پر زندگی سے بھر پور مسکراہٹ آگئی

زندگی مشکل ہوئی تھی ایسا محسوس ہوا تو کہ اب سب ختم لیکن اللہ پر یقین قائم تھا اور وہی یقین زندگی کی طرف واپس لے آیا تھا آزمائش تھی تو اس کا انعام بھی انہیں مل گیا تھا ایک مکمل خوشیوں سے بھرے گھر کی صورت میں

دیا شاہ میر منہا ماہر فجر اور رضا ایک ساتھ بیٹھے اپنی باتوں میں مصروف تھے جبکہ ندا بیگم اور عمران صاحب سامنے بیٹھے اپنے بچوں کو خوشی سے دیکھ رہے تھے کتنے دکھ دیکھے کتنا کچھ کھویا تھا

لیکن جو چیز انہوں نے کبھی نہیں چھوڑی تھی وہ تھی محبت کبھی اپنے غصے آنا کو اپنی محبت پر حاوی نہیں ہونے دیا اور آج وہ سب ہنسی خوشی ساتھ تھے

ابھی وہ باتوں میں مصروف ہی تھے جب شاہ میر کے بڑے بیٹے دامتیر شاہ نے اپنے سے چھوٹے دلاور کو پٹک کر نیچے پھینکا تو دلاور سے پہلے برہان کا سپیکر اتنی زور سے پھٹا کہ شاہ میر ایک ہی جست میں آٹھ کر باہر بھاگا اور جا کر برہان کو اٹھایا

کیا ہوا میرے شیر کو شاہ میر نے برہان کو چپ کراتے ہوئے کہا

## Posted On Kitab Nagri

ڈیڈ میں دلا (ڈیڈ میں گرا) دلا اور نے دانت پیس کر باپ کو کہا جو دوسرے نوٹنکی کو چپ کر رہا تھا  
دلا اور کے کہنے پر شاہ میر نے حیرانگی سے روتے ہوئے اپنے بیٹے کو دیکھا جو آنسو بہانے میں مصروف تھا  
تم کیوں رو رہے ہو شاہ میر نے حیرت سے استفسار کیا

مدے لد ایہ مدے بی مالے داتی لیے لویا تاتے آپ آداؤ (مجھے لگایہ مجھے بھی مارے گا اسی لیے رویا تاتہ آپ آجاؤ)  
برہان نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا تو شاہ میر نے دانت پیسے جبکہ رضا فخر دیا ماہر اور منہا کے پیچھے سے چھت  
پھاڑتے قہقہوں پر شاہ میر نے اپنے بیٹوں کو گھورا

کوئی ایسا دن نہیں ہوتا تھا جب وہ اس کا نام روشن نہیں کرتے تھی لیکن نام بھی بلب پر لکھ کر روشن کرنے والا  
باپ تو نمونہ تھا ہی بیٹے بھی اپنے جیسے نمونے پیدا کر لیے عمران صاحب نے اپنا بدلہ لیا  
شاہ میر کے بیٹوں کا یہ فائدہ تھا کہ وہ شاہ میر کو دل کھول کرتانے دے لیتے تھے اور تب وہ کچھ کہہ نہیں پاتا تھا

The end ♥

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595